



۹۲  
۹۳  
انتصاح عن اهل الصلاح

(مصنف)

مخزن نقود و کرامات معدن اہل حسنات گرم رفتار سنازل شریعت قافلہ سالار اہل طہارت

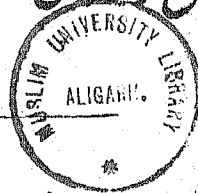
مطلع انوار عرفان حضرت مولانا شاہ حافظ علی انور قادری قدس سرہ لاہور

University Library,

Aligarh.

SUBHANULLAH COLLECTION

(مع تہ)



لکھنؤ بہ ایضاح فی ترجمہ اہل الصلاح از تازہ افادات حقائق آگاہ معارف ستارگان

عالم باعمل حضرت شاہ مولانا محمد حبیب حیدر قلندر زینت بخش سجادہ کاظمیہ

(حسب فرمایش)

مرد صادق مخلص و اثق مقبول اب جناب منشی سید میر محمد سلیمان مدظلہ العالی کوری

درج المطابع سید محمد حسین طبع شد

بہتمام خاکسار محمد عبد الولی بن علامہ آسی مولانا محمد عبد العالی مدرسی مرحوم مفتی

# تازہ بشارت

## فتح الکون

مصنفہ حضرت مولانا شاہ تراب علی قاندر قدس سرہ العزیز تصوف کا ایک نایاب خلاصہ ہے حضرت شیخ مخی الدین ابن عربی اور ایسے ہی اکثر بزرگوں کے کلام سے انتخاب ہو سالک اور طالب الی اللہ کی ہدایت کیلئے لاجواب ہو۔ ریاست رامپور میں طبع ہو رہا ہو خط و کاغذ عمدہ۔ قیمت علاوہ محصول ڈاک ۴۲

## تحریر کا نور فی تفسیر القلند

مصنفہ صاحب انتصاح۔ اس رسالہ میں نہایت خوب بیان کیا ہو کہ قلندر کے کیا معنی ہیں اور قلندر کس کو کہتے ہیں اور اسکے ضمن میں ان حضرات کے حالات بھی ہیں جو اس مرتبہ جلیلہ پر فائز ہوئے ہیں۔ یہ بھی طبع ریاست رامپور کا مطبوعہ رسالہ ہو۔ قیمت علاوہ محصول ڈاک ۴۲

ہر دو کتب موسومہ بالا اور انتصاح اس پتہ سے مل سکتی ہیں۔

محمد سی علی علوی۔ لکھنؤ۔ بازار جھاؤ لال مکان ۳۱۲

## شہادت نامہ (معروف بہ شہادت نامہ کلان)

مصنفہ صاحب انتصاح ۲۷۔ یہ شہادت نامہ طبع اولیٰ بن ایسا مقبول ہو کہ اب دستیاب نہیں ہوتا بلکہ اسکی ایک ایک جلد چار چار پانچ پانچ روپیہ کو فروخت ہوئی اب شائقین کے اصرار سے اسی پر پس لکھنؤ میں دوبارہ چھپ رہا ہو۔ اس کی تعریف میں صرف اس قدر لکھنا کافی ہو کہ یہ نہایت جامع ہو اور ہمہ جہہ ہے مثل ہو۔ خط و کاغذ عمدہ۔ قیمت علاوہ محصول ڈاک دو روپیہ۔

ملنے کا پتہ قاضی محمد احترام علی خان۔ محلہ قاضی گڑھی قصبہ کاکوری ضلع لکھنؤ

## التماس

کتاب انتصاح کی جس جلد پر خاکسار کی مہر نوہ مال مسروقہ سمجھی جائے۔ دیگر گزارش یہ کہ جو صاحب شہادت نامہ بھی خریدنا چاہیں وہ اگر خاکسار کے پاس فرمائش بھیجینگے انشاء اللہ تعمیل کی جائیگی۔

محمد سی علی علوی۔ لکھنؤ۔ بازار جھاؤ لال۔ مکان ۳۱۲

# فہرست مضامین کتاب نہ تصلح عن کراہل الصلاح

| صفحہ | مضمون   | صفحہ | مضمون  | صفحہ | مضمون  | صفحہ | مضمون  |
|------|---|------|--|------|--|------|--|
| ۳    | وہاچہ دیہان فہمہ بحیرہ حالات<br>اولیای کرام رحمہم اللہ تعالیٰ | ۲۲   | حال حضرت شاہ قطب الدین<br>بنیاد دل قلند درم                                | ۲۴   | حال حضرت شیخ ابوالفتح یوسف<br>طوسی درم   | ۶۵   | حال حضرت شیخ عثمان باقری درم<br>و تحقیق لفظ ارون                   |
| ۷    | سبب الیقین کتاب   | ۲۶   | حال حضرت سید نجم الدین<br>غوث الدہ قلند درم                                | ۲۸   | حال حضرت شیخ الفضل<br>عبدالواحد می درم   | ۶۶   | حال حضرت حاج شریف ندنی درم<br>و حضرت خواجہ مردود چشتی درم          |
| ۸    | بیان سلسلہ قلندریہ بحیرہ حضرت<br>شاہ تقی علی قلند درم         | ۲۸   | حال حضرت سید خضر رومی<br>قلند درم  | ۲۹   | حال حضرت شیخ عبدالغیر میمنی درم<br>و حضرت شیخ ابوبکر شہابی درم                 | ۶۷   | حال حضرت خواجہ ابوالوہاب چشتی درم                                  |
| ۹    | حال حضرت شاہ حیدر علی<br>قلند درم                             | ۲۹   | حال حضرت شاہ شرف الدین بابی پتی<br>معروف بشاہ بوعلی قلند درم               | ۵۰   | حال حضرت شیخ جنید بغدادی درم   | ۶۸   | حال حضرت خواجہ ابوالحسن چشتی درم<br>و حضرت خواجہ ابوالحسن چشتی درم |
| ۱۱   | حال حضرت شاہ تراب علی<br>قلند درم                             | ۳۰   | حال حضرت شیخ سید العزیز علی مہدی<br>عبدالعلیم و از قلند درم                | ۵۲   | حال حضرت خواجہ بری قطبی درم<br>و خواجہ معروف کرخی درم                          | ۶۹   | حال حضرت خواجہ ابوالاسحاق<br>چشتی درم                              |
| ۱۳   | حال حضرت شاہ محمد کاظم<br>قلند درم                            | ۳۱   | جہود بن ابی ایشا بن سہاء الراعی ثانی<br>صحابی شہزادہ بیت مہدی تحقیق عثمانی | ۵۲   | حال حضرت امام علی موسی رضا<br>رضی اللہ تعالیٰ عنہ                              | ۷۰   | حال حضرت خواجہ محمد مشاہد علوی<br>دینوری درم                       |
| ۱۵   | حال حضرت شاہ سعید علی<br>قلند درم                             | ۳۲   | بیان انکہ صوفی اگر خلاف شرع است<br>نام صوفی برد عاریت است                  | ۵۵   | حال حضرت امام موسی کاظم<br>رضی اللہ تعالیٰ عنہ                                 | ۷۱   | حال حضرت خواجہ میرزا ابیصری درم                                    |
| ۱۶   | حال حضرت شاہ باسط علی<br>قلند درم                             | ۳۵   | حال حضرت امیر المؤمنین علی نقی<br>کرم السوجہ                               | ۵۶   | حال حضرت امام جعفر صادق<br>رضی اللہ تعالیٰ عنہ                                 | ۷۲   | حال حضرت خواجہ حذیفہ عشتی درم                                      |
| ۱۷   | حال حضرت شاہ الہدیہ احمد<br>قلند درم                          | ۴۰   | حال بناب رسالت پناہ<br>صلی اللہ علیہ وسلم                                  | ۵۷   | حال حضرت امام محمد باقر و حضرت<br>امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہما      | ۷۳   | حال حضرت خواجہ ابراہیم<br>ابن ادریس درم                            |
| ۱۹   | حال حضرت شاہ منہج<br>قلند درم                                 | ۴۱   | بیان سلسلہ عالیہ قادریہ و نقویہ  | ۵۹   | حال حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ   | ۷۴   | حال حضرت خواجہ فضیل<br>ابن عیاض درم                                |
| ۲۰   | حال حضرت شاہ مجاہد<br>قلند درم                                | ۴۲   | حال حضرت سید نظام الدین غزنوی<br>وسید نور الدین مبارک غزنوی درم            | ۶۰   | بیان سلسلہ عالیہ چشتیہ   | ۷۵   | حال حضرت خواجہ عبدالواحد<br>ابن زید درم                            |
| ۲۱   | حال حضرت شاہ عبدالقدوس<br>قلند درم                            | ۴۳   | حال حضرت شیخ شہاب الدین<br>سہروردی درم                                     | ۶۱   | حال حضرت خواجہ قطب الدین<br>بختیار کاکی درم                                    | ۷۵   | حال حضرت خواجہ حسن بصری درم  |
| ۲۲   | حال حضرت شاہ عبدالسلام<br>قلند درم                            | ۴۴   | حال حضرت غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ                                       | ۶۲   | مختصر حال حضرت شیخ فرید الدین<br>گنج شکر درم                                   | ۷۶   | بیان سلسلہ عالیہ سہروردیہ  |
| ۲۳   | حال حضرت شاہ محمد قطب<br>قلند درم                             | ۴۶   | حال حضرت شیخ ابو سعید مبارک غزنوی<br>و شیخ ابوالحسن بہکاری درم             | ۶۳   | حال حضرت خواجہ عین الدین چشتی تحقیق<br>لفظ بحرانی لکہ بحرانی صحیح و بحرانی غلط | ۷۷   | حال حضرت شیخ شمس الدین بن علی درم                                  |

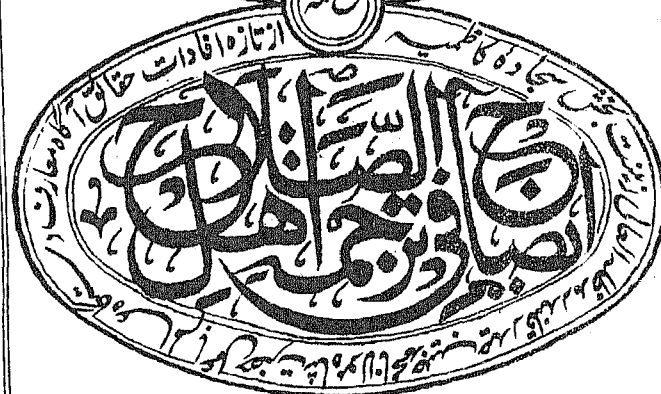
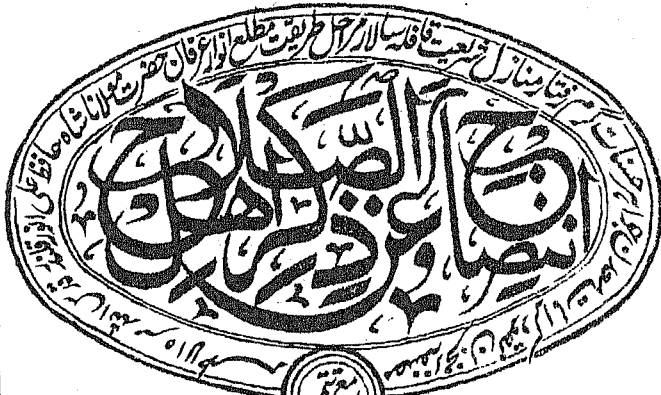


| صفحه | مضمون  | صفحه | مضمون   | صفحه | مضمون   |
|------|--|------|---|------|---|
| ۹۰   | حال حضرت شیخ کریم الدین ابوالفتح مسکین رح  | ۱۱۳  | حال حضرت حاجی بیهوش رح و حضرت شیخ ابوالفتح میرزا و حضرت شاه قاضی رح | ۱۶۳  | تتمه کتاب یعنی الإصلاح فی ترجمه اهل الإصلاح مع سبب الیقین |
| ۹۱   | حال حضرت شیخ صدیق الدین الحاجی جبرائیل هند رح  | ۱۱۴  | حال حضرت شیخ ابوالحسن خرمستانی رح                                   | ۱۶۷  | حال حضرت شاه عبدالقادر لاهوری رح                          |
| "    | حال حضرت شیخ کریم الدین کریم عالم ابوالفتح گمانی سهروردی رح  | ۱۱۵  | حال حضرت خواجہ بایزید بطای رح                                       | ۱۶۸  | حال حضرت شاه خدابخش قلندر اکر آبادی رح                    |
| ۹۸   | حال حضرت شیخ صدیق الدین عارف سهروردی گمانی رح  | ۱۱۶  | سلسله عالیقشندیہ و صاحب حضرت مولوی نقشبندی کریم رح                  | ۱۶۹  | حال حضرت خواجہ حسن محمودی لکهنوی رح                       |
| ۱۰۰  | حال حضرت شیخ بہار الدین ذکریا گمانی رح   | "    | حال حضرت شیخ ابوالفتح نقشبندی رح                                    | ۱۷۰  | حال حضرت شاه علی مظهر قلندر اکر آبادی رح                  |
| ۱۰۱  | حالات حضرت شیخ شہاب الدین سهروردی و حضرت شیخ ابوالحسب سهروردی و حضرت شیخ وجہ الدین ابوالفضل سهروردی رح | ۱۱۸  | حال حضرت سید علیم الدین بایوی رح                                    | ۱۷۱  | حال حضرت مولانا شاه علی اکبر قلندر کاکوردی                |
| ۱۰۲  | حال حضرت شیخ محمود عروجی و حضرت شیخ احمد اسود دینوری رح  | ۱۱۹  | حال حضرت شیخ محمد باقی باسدر رح                                     | ۱۷۲  | حال حضرت مولانا و شہنا حافظ شاہ علی انور قلندر کاکوردی    |
| ۱۰۳  | بیان سلسلہ عالیہ فیروزہ حال حضرت شیخ جمال مجر سادگی رح   | ۱۲۰  | حال حضرت شیخ ابوالحسن نقشبندی رح                                    | ۱۷۳  | جدول تواریخ و سنین ولادت و وفات پیران سلاسل               |
| ۱۰۴  | سلسلہ عالیہ فیروزہ حال حضرت شیخ حسین بن مرتضیٰ العلی رح  | ۱۲۱  | حال حضرت شیخ ابوالحسن نقشبندی رح                                    | ۱۷۴  | تاریخ و تواریخ طریقہ                                      |
| ۱۰۵  | حال حضرت شیخ شرف الدین بیکیری رح   | ۱۲۲  | حال حضرت شیخ ابوالحسن نقشبندی رح                                    | ۱۷۵  | کتاب ہذا  |
| ۱۰۶  | حال حضرت شیخ شرف الدین بیکیری رح   | ۱۲۳  | حال حضرت شیخ ابوالحسن نقشبندی رح                                    |      |   |
| ۱۰۷  | حال حضرت شیخ شرف الدین بیکیری رح   | ۱۲۴  | حال حضرت شیخ ابوالحسن نقشبندی رح                                    |      |   |
| ۱۰۸  | حال حضرت شیخ شرف الدین بیکیری رح   | ۱۲۵  | حال حضرت شیخ ابوالحسن نقشبندی رح                                    |      |   |
| ۱۰۹  | حال حضرت شیخ شرف الدین بیکیری رح   | ۱۲۶  | حال حضرت شیخ ابوالحسن نقشبندی رح                                    |      |   |
| ۱۱۰  | حال حضرت شیخ شرف الدین بیکیری رح   | ۱۲۷  | حال حضرت شیخ ابوالحسن نقشبندی رح                                    |      |   |
| ۱۱۱  | سلسلہ عالیہ مداریہ   | ۱۲۸  | حال حضرت شیخ ابوالحسن نقشبندی رح                                    |      |   |

مجموعہ

الْحَمْدُ لِلَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بتوفیق حضرت حق و تائید ولی مطلق دین زمان صداقت اقتران

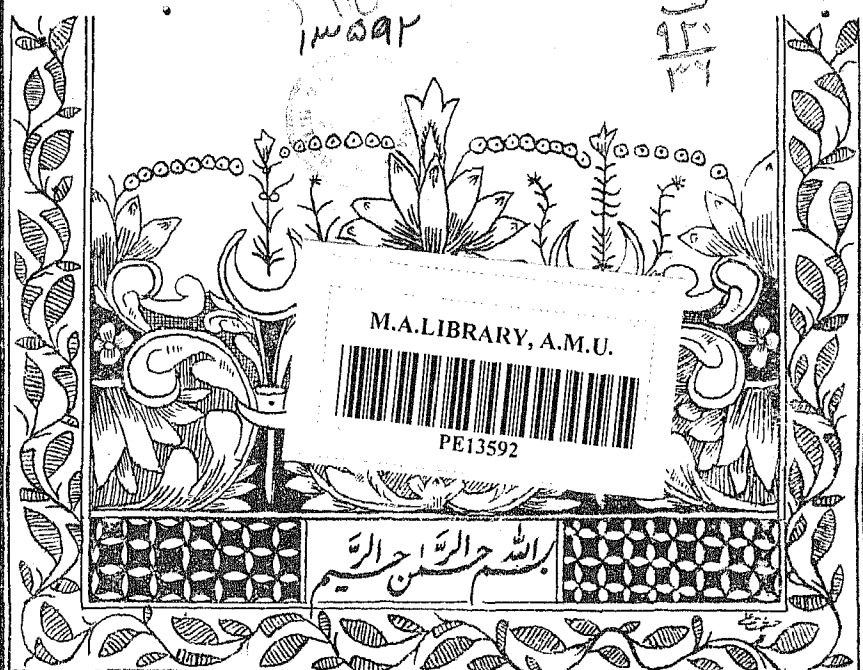


با اتمام خاکسار محمد عبد الولی بن آئی مولانا محمد عبد العلی مدرس رحمة الله علیه

بسم الله الرحمن الرحیم

۱۳۵۹۲

۱۳۶۱  
۱۳۶۱



|                             |                           |
|-----------------------------|---------------------------|
| محمد را با تو سبسته است دست | بر در هر که رفت آن در دست |
|-----------------------------|---------------------------|

بمصدق انص میخ و ان من شئی الا یسیر و چون ذرات ممکنات که از پرده علم بعصره گاه اعیان برآمده اند  
 لخته بلسان حال و بجنه بزبان قال زبایه سخنوری دست یاب برداشته اند تا هر همه سخنی به نسبت خویش  
 از هر چه بلند تر باشد بر لوح دل و لوحه درون نقش بسته در خور ستایش حق جل و علا انگازند و لائن سپاس آفریدگار  
 بر حق پندارند هر چند ستودگیش بدان کمال که شایان نیایش ایزد بهیال باشد پدیدار گردد و بجز ترانه لایحی

|                           |                             |                               |
|---------------------------|-----------------------------|-------------------------------|
| قطعه در گوش نیندا دوس     | صد برگ زبان تر از ادای حمدش | بابرگ هزار در نوای حمدش       |
| که شاخ قلم گل طرب بر بندد | گل کرد شکفتن از نوای حمدش   | فاما اقتضای بخشش عماره و سحان |

است که هر اداییکه از شای موجودات درست افتد مژده قبول یابد و در صفت مکنده اجابت بنوازش عطا  
 صلوات و ارسد همین گونه در صومعه ان الله و ملائکته همگان بر خط فرمان پذیری سر نهاده چندی از  
 صورت خانه الفاظ و جمیع از کلبه رنگ آمیز معانی صورت ترکیب آگهی گرفته اند تا هر یک بر مرکب و اداس  
 نیایش رسم نموده هر خاتم پیمیر صورت و معنی علیه السلام شناسند و حلقه انگشتری خدیوی با سواد اندیشند

له حال بهشت معنی انباز و بهتا ۱۱

(۷)

۲۰۰۲

۱۳۶۱

۱۳۶۱

پس هر حلقه که بنگین اخلاص تر صیغ پذیرفت در خضر قبول جا گرفت و هر چه در ایهام ناپذیر فتاری جای  
 یانگشت نمانی غش آلودگی در پویه اوار گداخت اللهم صل وسلم علیه و علیٰ اهل صحابه الذین هم بخیر  
 الدین فی بطن و ذل الیهین و بعد ازین مروض رسای اولی الایدی و الا بصار و ذوی الخیرت الاعتبار  
 با و که کا ملترین مکافات حرمان دولت ملازمت اهل کمال و مشاهد جمال ارباب وق و حال استماع خیا  
 و اسماع آثار ایشان ست و ازینجا ست که اخلاص بے خلالت قرنا بعد قرن و زمانا بعد من حفظ آثار خیا  
 اسلاف نموده در محافل خود بیان می فرمودند که بمحایه حال قال این خدا شناسان طالب استقامت  
 دهر که دست از عقده تعلقات چیده بر اعلیٰ معارج طلب رسد و وای این آنرا فواید بسیار است یکی آنکه  
 در مشکوه شریف بر وایت حضرت ابن مسعود رضی الله عنه آمده که فرمود آنحضرت صلی الله علیه و سلم  
 افرقوا مبینکم و ما شئتموا الحدیث پس تازه روئی و خوش عیشی از حق تعالی گوینده و شنونده هر فرد ازین مش  
 مستفاد می شود و با فضل هذا الشرف شیخ محی الدین بن عربی در فتوحات مکیه گوید که درجه نخستین اهلی است  
 و در صفت انبیا بر وز عرصات خواهند ایستاد و این دعا در حق محمدین است بحجت حفظ کلام نبوی پس  
 ازین مفهوم می گردد که هر که کلام اولیا را یاد دارد و بطلالباں دیگر رساند او را درجه قرب و خوشنودی الی الخ  
 اولیا حاصل خواهد شد در احیاء العلوم است که الشیخ فی قومه مکا لنبی فی اشته مولانا رومی می فرماید

|                            |   |                           |
|----------------------------|---|---------------------------|
| گفت پیغمبر که شیخ وقت خویش | چون نبی باشد میان قوم و خویش                                      | قول ان من استه را یاد گیر |
| تا به الا و حلا فیها نذیر  | و دیگر آنکه شیخ ربانی حضرت ابوالحسن خرقانی فرموده اند که در زیارت |                           |

من ندانم که کسانیکه زیارت من آمده باشند ایشان را حاجت بشفاعت باشد بلکه ایشان بامقام شفاعت  
 دینند تا دیگران را شفاعت کنند و هر که استماع کند سخن مرا فردا پیش من درجه او آن باشد که او را احسان  
 و دیگر آنکه از ابوعلی قاق پرسیدند که در شنیدن سخنان مردان هیچ فائده هست گفت بے شک آنکه  
 اگر مرد طالب بود قوی هست شود و اگر نامرود مرد گردد و دیگر آنکه شیخ الاسلام عبد الله انصاری صمدیت  
 گردیده از اکابر و زکا را و اما تر نامدار و هر چه بر سخنی یاد گیرید و اگر نتوانید نام ایشان یاد دارید که بآن  
 بهره یابید و هم نشان سعادت درین کار است که سخنان مشایخ شنوی و ترا خوش آید و بدل سوسو ایشان

گرائی و میگردد آنکه شیخ ابوعلی شایح گوید که مراد او از روستایی آنکه یاسخنه از سخنان او شنوم یکسی از کسان  
 او به بنیم گفت من نمی آیم چیزی توانم نوشت و نه چیزی توانم خواند یا کسی بایم که سخن او گوید و  
 من شنوم یا من گویم و او بشنود و اگر در بهشت گفتگوی او بخوابد و بعد علی را بهشت خوش نخواهد آمد و میگردد آنکه  
 در شجاعت است که مولانا نورالدین عبدالرحمن جامی فرموده اند که کلمات قدسیه اولیا را مستقیماً از انوار  
 حقیقت حضرت سالت اید صلی الله علیه و سلم پس بچنانکه تعظیم قرآن و حدیث واجب است کلام ادیبان  
 را نیز لازم است ایشان بآداب و حرمت زندگانی باید کرد تا کسی از خود بر خور داری باید و میگردد آنکه خواجه  
 عبید الله احراز فرموده اند که اگر شنوم و دانم که در خطا کافری سخنان این طائفه را بهنجاری گوید میروم  
 و ملازمت وی میکنم و منت میدارم و میگردد آنکه خواجه ابوالوسف همدانی را پرسیدند که چون این روزگار  
 بگذرد و این طائفه رفته در نقاب تواری آری آنچه کنتم تا سادامت ما نمیکفت هر روز بهشت و رقی از  
 سخنان ایشان بخوانید و میگردد آنکه شیخ فرید کینج شکری فرماید که هر مرید که احوال پیران خود بخواند و از او  
 مرتبه و درجه در مقام اعلیٰ عیالین خواهد شد و میگردد آنکه مدار استقامت عالم و انظام امور اخروی بنی آدم  
 بلکه دنیوی نیز ازین سلسله است و عالییه است و نجات بے آنکه کسی درین سلسله است و عالییه تنظیم باشد  
 آسانی متصور نیست در حدیث آمده است که روز قیامت بنده نومید مانده باشد و مفلسی کرد و از خود حق تعالی  
 فراموشی کند من فلان دانشمند را در فلان محله می شناختی و فلان عارف اسی شناختی گوید می شناختم  
 فرماید برو که ترا بخشیدم پس و قتی که شناخت سبب نجات می گردد چه جامی یاد کنانیدن اخبار و آثار حضرت  
 سلاسل و میگردد آنکه ملک اعلا شاه ابوالدین عمر دولت آبادی در آخر مناقب السادات می گوید که ای  
 عزیز روز قیامت روزی صعب است آنجا امیر اسیر گرد و شاه آنجا فقیر و هر یکی از بنی آدم متخیر و مدبوش  
 باشد اولیا و انبیاء نفسی گویند تا آنکه آدم صلی الله علیه و سلم حضرت خیر الانام محمد مصطفی صلی  
 علیه و سلم تنها بکه پناه گیرد و ابراهیم خلیل الله را در شفاعت خواهد رسید و محمد مصطفی صلی الله علیه و سلم  
 اگر شفاعت بر میان بندد و هر که محب و مخلص خاندان اوست شفاعتش مشرف گردد و معاند مخالف خاندان  
 شفاعت نکند و سبب آن سید صفیاء و دوستان و ولادوی بر سر حینت در سرور باشند و دشمنان ایشان

در دوزخ مقهور و مخدول عزیز من هرگز ابد دولت ایمان و نعمت عرفان سرشته اند و بخصا کل حمید و عادات  
 پسندیده پیراسته روح او را با قلوب اولاد اطهار رسید ابرار مونس گردانیده اند اذ الله شیئا هبنا السبایه  
 او سبحانه تعالی همگان را از دین مصطفی صلی الله علیه و سلم بهره سعادت روزی گردانند بمحمد و آل الا محمدا و استیجا  
 که درویشان مریدان را شجره دهند تا مراتب هر کسی بر ترتیب شناسند و نیکو دانند که در همه عالم فقر و شجی از  
 خاندان مصطفی صلی الله علیه و سلم پیدا شده و سادات که نتیجه سرفراز و لیا و امیر المؤمنین امام تقیین علی کرم الله  
 وجهه اند پیرو سیر زاده همه عالم باشند و اگر کسی تمام پیران عالم را رسیده باشد و زهد تمام پیران عالم دریافته از  
 کرامت اخبار و غیبات گوید و بر موهو ابر و لیکن سر موی خلاف قاعده ادب و سوء عقیدت چیزی دلی داشته باشد  
 تحقیق بدان که اوضاع و احوال مضل است هرگاه که خود چنین بود دیگران را چون را باند و دیگران که حضرت جنید  
 میفرماید که حکایات المشائخ چندین جنود الله تعالی انفسی پرسیدند که این حکایات مریدان انچه نفع  
 می کند جواب داد که حضرت حق سبحانه تعالی می فرماید و کلاً نقص علیک من انباء الرسل ما نثبت  
 به فؤادک یعنی قصه های پیغمبران و اخبار ایشان بر تو میخوانم و از احوال ایشان ترا آگاه نمیکنم دلی  
 ترا بآن ثبات باشد و قوت افزاید و چون بار و رنج بر تو رسد از اخبار احوال ایشان شغوفی و بر اندیشی دینی  
 که چون مثل این بار و رنج بایشان رسیده و ایشان در آن صبر کردند و تو کل پیش آوردی بدل ترا بآن ثبات  
 و صبر افزاید همچنین بشنیدن سخن نیکان و حکایات پیران و احوال ایشان دل مریدان اتر بیت باشد و قوت  
 افزاید و در آن از حضرت حق سبحانه تعالی باند و در بلا و امتحان از او بر درویشی و ناکامی قدم فشارند تا عدم مراد  
 یابند و سیرت ایشان گیرند و دیگران که سخنان مشایخ و دوستان حق دوستی ایشان آرد و دوستی ایشان آرد  
 بایشان در نسبت افکند مصطفی را پرسیدند صلی الله علیه و سلم از مردی که قومی را دوست میداد اما یکبار از ایشان  
 نمیرسد گفت المرء مع من احب بر بآنکس است که وی دوست می آرد و دیگران که ابوالعباس عطا گوید  
 که اگر نتوانی که دست در دوستی او زنی دست در دوستی دوستان او زن که دوستی دوستان او دوستی او  
 در حدیث آمده است که آنحضرت با ابن مسعود فرمود اندری انک لا سلام او ثقی قال قلت الله و  
 رسوله اعلم قال صلی الله علیه و سلم الولاية لله و المحب فيه و البعض فيه و دیگران که ترفیع فرمودند

حکایات این طائفه آنست که بدانکه افعال اقوال و سخن ایشان ست از کردار خود برگردد  
و تقصیر خود در جنب کردار ایشان بیند و از عجب ریا پر سیزد و دیگر آنکه ذکر اولیا را باعث تولد حجت  
چنانکه روایت کرد ابو الفرج بن الجوزی در مقدمه مصفوه و تابع شده و اعرافی و محدثین از شیخ  
و عسقلانی و سخاوی و محمد بن یوسف دشتی و غیر جم از امام سفیان بن عیینه گفت عند ذکر الصالحین  
تنزل الرحمة و نسبت کرد این احافظ ابو عمر بن عبد البر در کتاب العلم و کتاب الاستقفا از سفیان بن عیید  
الثوری و صاحب جمع الاحباب بسوی امام عبد الله بن المبارک ابن الصلاح در علوم حدیث گوید که ویت نام  
از ابی عمرو سمعیل ابن نجید که از کبار شیوخ حاکم و غیره است و از اجل صحاب عبد الله بن الامام احمد که سوال  
کرد اباجعفر احمد بن حمدان را که بکدام نیت در حدیث افرموده یا روایت نکرده است که بکدام نیت حدیث  
نازل می شود گفت نعم ابن حمدان گفت پس رسول الله صلی الله علیه و آله و سلم و سخاوی نام غنی  
و محی الدین بن العربی در کتب درستی در بودن این از حدیث اصل جلیل آورده اند و طبقات هروی است که  
ان شیخ بغداد الامام محمد بن منصور الطوسی و فی الحدیث استاذ الخافض عثمان بن سعید الدارمی  
بینهم کان یتکلم فی جمع و کان یروی الکلام فی الاملا متیة فقال احدهم مالنا و لهذا فقال الامام  
عند ذکر الصالحین تنزل الرحمة فاذا الغیث صار یزول من غیر صحاب قالوا کان  
ذلك صورة المعانی الفاضلة و لهذا کان بلا صحاب پس از اینجا ثابت شد  
استحسان بیان کردن حال اسامی مشایخ طریقت و دیگر آنکه درین ماه چهل فراموشی آن گویند و در طائفه  
خصوصا شائع گشته که هیچ کی از اینها تحقیق اسامی بزرگان و گذشته گان خود نمیدانند و در روز و در ذری کردن  
نیت و نیت اخیری که در نیت گفته در نیت

|                                 |                               |
|---------------------------------|-------------------------------|
| امروز قدر گوهر خارا برابر است   | باد سوم باد ام عیسی برابر است |
| سرگین گاو و عنبر سارا برابر است | پس تا بدو فستق جالات تفصیل    |

چون در شام اهل جهان تیار نیست

و اجمالی ایشان چه رسد و تاریخ ولادت و وفات و مدفن که دیگر طایبان از وفات گرفته باشند این سبب  
ترویج ارواح مقدسه ایشان بود و ابواب عنایت امداد بر سر و کشانند و همچنانکه این کس ایشان را  
اینها بخیر ذکر می کند ایشان نیز بکلم تخلق باخلاق الهی و در ادان عالم بر نیکی یاد نمایند با جمله هر چند که مناقب







از خاومان و چاکران در باره خدمت ضرورت غمگسایه با کبر امر فرمودند و در هر کار عمل بر قول خیر خریدار نمودند  
 اوسطهای فرمودند عمر شریف هفتاد و هفت سال و وفات هفدهم رجب سنه یک هزار و دصد و نود  
 هجری روز چارشنبه قریب یک نواخت روز یارضا تپ محرقه و مدفن بنیعت حریم روضه حضرت الداجد  
 خویش جانب مشرق است و بعد چندی قاضی احمد علی خان صاحب میر و رکنبند عالی بناساختند و  
 سعادت اربین حاصل نمودند یار و یربرک باز آغا ظم خلفاے ایشان حضرت مرشدنا و ابنا مولانا  
 شاه علی اکبر قلندر رح و رکن مکن دین متین حضرت مولوی شاه رکن الدین قلندر لاهر پوری قدس سرها

|   |                                 |                                 |
|---|---------------------------------|---------------------------------|
| بودند تاریخ وفات از مولوی غلام امام شهید صاحب |                                 |                                 |
| رهبر و رهنماے اهل یقین                        | عالم با عمل یگانہ منحصر         | پیر کامل تقی علی ولی            |
| رخت بر بست ناگهان جهان                        | بهر گلگشت باغ عسلین             | در اصول و فروع شرع متین         |
| از دل پر تعب شهید خیزین                       | گفت با تفت که بسیر و پاشد       | سال تاریخ جلالتش می حببت        |
| ایضا از مولوی محمد محی الدین خان صاحب ذوق     |                                 | کریم و فضل هم شریعت و دین       |
| پائی برون زاویه هر متکلف کشید                 | در داکه شعله ستم خیز بے خطا     | بر داشت بن صبر دل آبخان ناک     |
| یعنی سوسه شاه تقی آمده ز حق                   | پیک اجل صدای قوم لا تفت کشید    | دست نشاء عشرتیان نکشید          |
| لبیک زبانه دل محترف کشید                      | جستم ز غیب حال دل ذوق سینه کشید | آن سالک طریق مضار بر غیب        |
|   |                                 | گفت از فراق شیخ تو گوئی کف کشید |

و کرم سلطان العارفین بر پان اول صلیین تمیم طریقه محبتی قطب الحقیقه الایستی  
 ثانی شیخ الاکبر مولانا وجدنا و مرشدنا حضرت شاه حید علی قلندر نور الدین مرقدہ اطهر

بدانکه حضرت ایشان از آغا ظم خلفاے حضرت الداجد خویش شاه تراب علی قلندر و پیر طریقت نجم دعارف نابند  
 حضرت شاه علی منظر قلندر خلف خلیفه حضرت سید شاه مسعود علی قلندر آله آبادی بوده اند و ولادت با سعادت  
 ایشان در سنه هجری یک هزار و دصد و پنج هشتتم ماه شعبان المعظم بوده حضرت ایشان در سلامت  
 و بهین وجود طبع و خوبی صفات و حسن اخلاق و سکوت دائم و بودن جوامع الحکم نادر الافاق بودند تخلیه از

رزائل و تحلیله فیضائل در ذات قدسی صفات ایشان فطری بود و ترکیه ظاهر با حکام شریعت و تصفیه باطن  
 آباد طریقت جمیلی در علوم طائفه علمیه صوفیه مرتبه بلند و پایا ارجمند و در تقریر مسئله توحید مخصوصا و بسائل  
 دیگر عموما شانی عجیب بیانی غریب داشتند و از صطلحات ایشان هر گاه تمام و در تحقیق مسائل عقاید قدیق  
 محققانه مالا کلام می نمودند کتب درسیه بخدمت عمده الازکیا مقدمه العلماء و الاولیاء علم خویش حضرت مولانا  
 شاه حمایت علی قلند قدس سره گذرانیدند در ریاضات و مجاهدات آیتی بودند از آیات الهی اگر تفصیل آن بگام  
 کتاب مستقل گردد بفعل مختصری مفصل نا حال حضرت ایشان در تکمیلروض لازم هر که حوض الکوشن نام دارد از  
 ابتدائا انتها نگاشته ام هر که آنجا خواهد نگردد باطل ازین و حضرت ایشان مورد عنایت یمایت حضرت  
 والده مرشد خود گذشته بر از و نیاز مصطفوی و سوز و گداز مرقد صوفی آگاه شدند و از خلعت فاخره خدای و خدا  
 رسانی مشرف گردیدند الحق رع این دو ستم کتون تا کردیند زیاد ازین اینجا چو گویم که مقامات  
 بلند و کرات ارجمند ایشان کفلق الصبح بین و بهوید اند و در چار سوسه عالم چون سپیده صبح پیدا دیده بنیای  
 و دل اناشاید تابیند و در یاد حوصله وقت از بیان آنها تنگ ست خامه را در میدان تحریر فیه بالذکر مختصر اندیکه  
 اگر گویم تا قیامت صفت او پیچ آن را غایت و مقطع مجو در شر و پوشش شسته آفتاب  
 فهم کن و اسد علم بالصداب شب ستم ماه شوال قریب یک و نیم پاس از شب باقی مانده روز جمعه  
 بعارضه فالج در سن یک هزار و دصد و هشتاد و چهار هجری قات فرمودند رفت آن سلطان معنی بی فتور  
قص قصان سوی آن ریای نور و صبح آن روز شنبه بعد ظهر در حرم بیرونه حضرت مرثی جانم مغرب  
 مدفون شدند و الا کن بران گنبدی بنا ساخته قاضی احمد علی خان صاحب مرحوم قائم ستیز از و تبرک  
 عمر شریف هفتاد و نه سال بوده قطعه تاریخ وفات از مولوی حکیم لطف الله صاحب ه  
این حضرت حیدر قلند ز شرب اسی لطف که بود قطب وقت و جد برده شسته دل چو شند ز دار فانی  
مردانه نمود قطع راه مقصد تاریخ بمجنوی و صورتی گفتم هشتاد و چهار و یک هزار و دصد  
ایضا از مولوی حبیب علی صاحب در عزای حضرت حیدر علی آنکه فقر از نسبت او شاه شند

|                        |                         |                              |
|------------------------|-------------------------|------------------------------|
| مصر پر در را برکش حبیب | مرشد م حقا قانی الله شد | ایضا از مولوی محی الدین صاحب |
| وقت کز انقلاب دوران    | شادی و الم بهم برآمد    | قطر که ریخت وین تر           |
| از بهر فشار گوی هر آمد | هر برق لب بخنده بکشود   | هر ابر دیده تر آمد           |
| خاکستر غم بر سر مات    | صیقل گر حسن جوهر آمد    | در تعمیر و تخریب همه         |
| طعم پی سال سیر آمد     | خورشید گرفت منزل ماه    | از راه ویه افق بر آمد        |

ذکر حضرت قدوة الاصاغر والاکابر مرشد شیخ والشاب ولسلسله  
الازهر جدایی و مرشدی مولانا شاه تراب علی قلندر روح الله

بدانکه ولادت با سعادت ایشان در سن یک هزار و یک صد و هشتاد و یک هجری است از ابتدای شروع  
در تحصیل علم و فضل مشغوف و منظور بودند در ایام صبا از بهمت حسن ادب و سلیقه مورد نظر عنایت الدیاجد  
خویش شدند بلکه حضرت والد ماجد شان بمشاهده پیچ و فرشته چون گل شکفتند نصیبی ری آن پیدا بدید  
که وی را چنین سپر باشد کتب صفار فارسیه و عربیه از ملاقه در اندک ایامی و مولوی معین الدین بنگالی ثقیلی  
از قدوة العلماء الرحمن مولانا حمید الدین الکا کوری که از اجله فضلا و عمده ابرار و اقیای عصر بودند تحصیل  
کردند بعضی از رسائل در خدمت قضی القضاات قاضی محمد نجم الدین علیخان مغفور و جلدین اخیرین بهایه  
بر مولوی فضل الدین ساکن نیوتنی گذر ایچند و در عین تحصیل علوم رسمیه کسب معارف و حقائق و تفهال اعلیوم  
صوفیه معمول ایشان بود و کیفیت مطالعه و قوت ادراک مطالب غامضه افراسلم و مقرر نزد مشرکائی پس  
ایشان بوده کتب سلوک و طریقت و حقائق و خدمت والد ماجد خود گذرانیدند و سی و چند سال خدمت  
والد ماجد خود حاضر بوده کسب مقامات سلوک نموده و انواع ریاضات مجاهدات برنج مقرر ارباب طریقت  
در عمل آورد به تشریف کلمه کیدی مشرف شدند چنانچه در کشف المتواری مؤلفه خود ارقام میفرمایند که اجازت  
و خلافت فقیه در سلسل سبعه و تربیت و تعلیم اموز فرستید از حضرت والد خود دست اولاً و ثانیاً از بیعت خود  
حضرت شاه مسعود علی قلندر قدس سره ثالثاً از حضرت شاه عبدالقدندر لاهور پوری برادر نماده و خلیفه

حضرت شاه عید الرحمن قلندر لاهور پوری و در سلسله نقشبندی نیز از طرف والد خود مجازست آنحضرت از مولوی احمدی خلیفه شاه عدل عرف شاه لعل بریلوی بالمعاوضه رسیده بود و هم در سلسله حشمتیه نظامیه و در اولیسیه که از حضرت شیخ محی الدین عربی بشاه علی اکبر بود و دی رسیده بود و از او نشان نخواست و صاحب امیده تقیه مجازست اینتهی و نیز حضرت ایشان به نعمت اجازت خلافت سلاسل خاندانی از حضرت شاه خد بخش قلندر خلف اصغر حضرت سیدی شاه باسط علی قلندر آله آبادی رسیده چنانچه در کتاب دستطاب اصول المقصود اظهارش فرموده اند حضرت ایشان انصافیت را ایقده اند که اکثری از ان بقالب طبع رنجیده شده اند و ویک ثانی اند جلالت و سمیت ظاهری و باطنی ایشان چنانکه دیده و شنیده شده است اگر آنکه از ان نوشته شود کتابی در از گردن طاب را اکثر حالات حضرت ایشان از صحیفه شریفه روض المظهر فی آثار القلندر دریافت باید کرد و الحق که ذات عالی اکرمه تهذیب اخلاق گویند بجا است و مخزن عموم اشتفاق گویند و وار و زنجبینه دوم جمادی الاولی وقت دو پهر و فتنه عارضه فلج بجانب لیم عارض گردید و بهنگام شب یکشنبه یک نیم پاس از شب باقی مانده که صبح آن پنجیم جمادی الاولی نسیه یکست هزار و صد و هفتاد و پنج جالده عصری گذشتند و علی الصبح بتایخ نیم قریب ظهر خطبه بیرون خانقاه مابین هزار و الیه ماجیده و المیه صالحه خویش دقن شدند و الآن گنبدی عالی و عمارتی رفیع بناست تا ضی احمد علی خان صاحب برادر بران قائمست یزار و تبرک به عمر شریف نود و چهار سال بوده حضرت ایشان از خلفا اند عظم و ارفع شان این بزر و صاحبزادگان اند که قدری از حال شان بالا ذکر کرده شد قطعه تاریخ وفات الهی

|  |   |                                |
|--|---|--------------------------------|
| محی الدین خان صاحب ذوق   | سوز که ام حادثه شد که این سپهر                                | جان حزین شعله نام کباب کرد     |
| دام که بر اوج حقیقت تبارک  | زینجا بعزم خلد مگر پاتراب کرد                                 | ایضا از مولوی هادی علی صفا     |
| اشک فی العریبه   | مقتدی الخلق لایح من دنیا                                      | عاد نحو المعاد حممله           |
| قال فکری لعام رحلتہ  | قل بروض الجنان منزه   | ایضا از منشی محمد صفا صبره     |
| بیرا چون جهان گذران کرد سفر  | شد بارش لبت و تاجرخ کن  | گفتم از من بجای مصرع سال تاریخ |
| پیرن مرشدن هادی من قبله من   | فائده باید دانست که سلسله قلندریه را شغب بسیار اند اکثر و اوق |                                |
| از ان شعبه مجتبی الیه است که بواسطه حضرت شاه مجا قلندر لاهور پوری میرسد و این شعبه هم شغب کثیره دارد |   |                                |

آشهر از ان شعبه باسطیه است که بواسطه حضرت سید شاه باسط علی قلندر آک آبادی میرسد و این نیز شعب  
 کثیره دارد و ارتباط حضرت مرشدی بدو شعبه است یکی به شعبه مسعودیه که بواسطه سید السادات شاه مسعود علی  
 قلندر میر رحمت حضرت مرشدی میرسد و دیگری شعبه کاظمیه که بواسطه سیدی شاه محمد کاظم قلندر میرسد چنانچه در  
 شجره منظومه خود حضرت مرشدی میفرماید 



  
 و مراد ازین آن هر دو حضرت شاه مسعود علی قلندر و شاه محمد کاظم قلندر بوده اند.

ذکر السید العارف و حذر زمانه فرید اوانه جامع مکارم الاخلاق و مضمی  
 الشامل فی الآفاق قبله اعراف و صفوة العلماء شیوخ الاما جد العالم  
 الامام العالم المسمی مولانا شاه محمد کاظم قلندر عسکری روح بدو

بدانکه حضرت ایشان از اعظم خلفای حضرت سید شاه باسط علی قلندر آک آبادی اند ولادت با سعادت  
 ایشان بهقدیم ماه رجب المرجب و زو شنبه سنه یک هزار و یکصد و پنجاه و هشت هجری است در سلالت زمین  
 وجود ادراک و خوبی صفات و حسن اخلاق نادره آفاق و یگانه و روزگار بودند تخلیه از زائل و تخلیه بفضائل و ذات  
 ستوده صفات ایشان فطری است در ذریه ظاهر با حکام شریعت و تصفیه باطن با آداب طریقت جلی او اتم  
 کتب سیه بخدمت حافظ عبد المعزیز کاکوری و حمده العلماء الراسخین مولانا محمد حمید الدین کاکوری نور الله  
 ضریح گذرانیدند و واسطه او و اخرا از رئیس الاذکیا سید غلام محیی بهاری و ملا حمد الله السندی تحصیل فرمودند  
 و فی الحقیقت علوم ایشان همه و بهیبه بودند و فائده این تحصیل صوری محافظت است اسد بوده است درس  
 و مطالعه کتب قدما و صوفیه چون تعریف ابوبکر کلا آبادی و قوت القلوب ابوطالب مکی و رساله امام قشیری و  
 کشف علی غزنوی و اشعار و از متاخرین کتب حجه الاسلام محمد الغزالی و غوث الثقلین محی الدین عبدالقادر  
 الجیلانی و شیخ محی الدین ابن عربی و مولانا نور الدین عبدالرحمن الجاسمی و اتباعهم از معمولات بوده است روشن  
 حضرت شاه ولی المدح در سلوک و تحقیقات ایشان بسیار پسندید فرمودند و در طریق تعلیمیه

علوم حضرت ایشان ایشانی عظیم و حالی فخم عطا شده اگر کسی بهره کامل از اتباع سنت معصومیت و جنت الیه بخت  
 و نصرت کماحقه نداشته باشد بذاق سخن ایشان نتواند رسید الله تعالی قوت عظیم و عظمت تمام ایشان را قلوب خواص  
 و عوام نهاد و مرتبه تقبلیت کبری و ولایت عظمی عطا فرمود و جمیع فرق ناس از فقها و فقرا و طلبه علوم از اقطار  
 ارض و آفاق عالم توجیه بجانب عرش کباب ایشان داد و چشمهای حکمت از محیط قلب شریف بر لسان فیض تجلی  
 جاری ساخت و علامات قدرت امارات ولایت ظاهر و باهر گردانید و مفاتیح خزائن جود و تصرف وجود تقبضه  
 اختیار ایشان سپرد و بسیاری از اصناف مردم بصرف توجیه و التفات ایشان از کجی بر راستی آمده سالک سالک  
 صدق و صواب شدند و جمیع مشائخ و اکابر عصر بکمال فضل و ولایت ایشان معترف در رعایت تعظیم و تکریم متفق  
 بودند و شیوع و استقامت از کان دین و شریعت که از توجیه و صرف همت حضرت ایشان بظهور آمده آثار آن هنوز  
 باقی اند اول دلیل است کجالات باطنی و احوال حقیقی ایشان رضی الله عنه و ریاضات و مجاهدات و کرامات و  
 محاسن اخلاق و محامد اوصاف و حفظ آداب ظاهر و باطن و تقوی و ورع که شنیده شده است بر بانی فصیح  
 بر علو قربت ولایت و سمو منزلت تقبلیت در **فصل مسعودی** که ملفوظ سید السادات سیدی شاه باسط علی قلندر  
 الکریم آبادی است مرقوم است که حضرت ایشان مدت ده سال در خدمت مرشد طریقت خود حاضر ماند و تحصیل  
 علم حقیقت و تکمیل ادکار و افکار و دعوت اسماء بوجه احسن نموده باجارت سلاسل سبزه سرفراز شد و لقب  
 بصاحب السراحت یا سید شاه محمد کاظم قلندر شدند و در وطن خود رخت اقامت و استقامت نهاد و عالمی را  
 بانوار طاعات و مجاهدات و افادت علوم دینی و افاضه معارف یقینی مستفیض ساختند انتهای غرض در خاندان  
 قلندریه باسطیه صاحب طبقه و چون آفتاب درخشان بودند کمالات ایشان اظهر من الشمس است حاجت  
 بیان ندارد کتاب اصول المقصود و مجاهدات الاولیا و مشنوی شیخ فیض بخش صاحب که از اجلا اعیان معصومه  
 صحاب ایشان اند در شرح و بیان حالات و مقامات حضرت ایشان کافی است وفات در عرصه صیقل  
 بعرضه تپ تباریخ بست و یکم ربیع الآخر روز چارشنبه سنه یک هزار و دصد و هشت و یک هجری است  
 و حضرت ایشان را اجازت سلسله نقشبندیه از مولوی احمدی صاحب ساکن کرسی که از خلفای معتبرین  
 سید محمد عدل عرف شاه لعل بریلوی بودند بالمعاوضه رسیده بود یعنی حضرت ایشان ایشان را اجازت

سلسله قلندریه داده بودند و ایشان را اجازت سلسله انقشبنده یا از عظم خلفائے ایشان برادر خرد ایشان حضرت شاه میر محمد قلندر و هر دو صاحبزادگان ایشان حضرت مولانا شاه تراب علی قلندر و حضرت مولانا شاه حمایت علی قلندر بودند و سواے ایشان دیگر حضرات بوده اند که تفصیل آنها را کتاب اصول المقصود کا فیت مزار شریف اندرون تکیه شریفه پائین مزار والدین ایشان است بعد مدتی شیخ لعل محمد از مریدین مخلصین ایشان عمارتی عالی و رفیعہ تعالی بنا ساختند که تا حال نظاره بخش زمانیان است تاریخ وفات از حضرت پیر و شری

|                      |                         |                          |
|----------------------|-------------------------|--------------------------|
| برحق قدس سره         | شاه کاظم قدوه اہل صفا   | صاحب سر و امام عارفان    |
| چون دنیا رفت اصل شبح | از فراقش ماتے شد الامان | شد بس کربال تا بخش تاب   |
| از برے یادگار طالبان | ہاتف غیب از رفسوس گفت   | حیف رحلت کرد آن قطب زمان |

ذکر سید الاجل قدوة ارباب الطریق وزبدۃ اصحاب تحقیق سلالۃ  
السادات الامجاد اکرام نتیجۃ الاولیاء الاکابر العظام النور الاظم  
والنور الازہر سیدی حضرت شاہ مسعود علی قلندر آلہ آبادی قدس سرہ

ولادت با سعادت در روز یکشنبہ بیست سوم ماہ محرم الحرام سنہ یک ہزار و یک صد و شصت و پنج ہجری شدہ  
بدانکہ حضرت ایشان فرزند اکبر و خلیفہ و صاحب سجادہ حضرت شاہ باسط علی قلندر اند از ابتدائے سن تمیز  
تا عتقوان شباب در حجر عنایت الدماجد خود تربیت یافتہ و خطی کامل و نصیب وافر اند و ختمہ عالم معلوم  
کتاب و سنت و کامل در شریعت و طریقت و حقیقت بودند کتب تصوف و علوم دیگر مضبوط و اتقان تمام  
برو الدماجد خود خواندند و اسرار باطن از آنجناب گرفتند جمیع معارف ایشان در حقیقت معارف الد  
ایشانند کہ در مراتب باطن ایشان از غایت جلا و صفا پر تو انداختہ و ہمہ علوم ایشان در حقیقت علوم آنجناب  
اند کہ بر ساحت استعداد کمال ایشان درود یافتہ و فی نفس الامر ہمہ کمالات ایشان قاضی است کہ کسب  
را در آن دخل نیست بیچ وقت ایشان از لیل و نہار خالی از لطافات نبودہ والد بزرگوار ایشان را بجمع امور



درویشی و راز و نیاز و اذکار و افکار و اسرار قلندی و نعمت آبابی و مرشدی خود و الامال ساختند مگر رسم حیات و اجازت و خلافت از مرشد زاده خود حضرت شاه عبدالرحمن قلندر خلعت و خلیفه سیدنا شاه الهدیه احمد قلندر قدس سره پیاس ادب و حفظ سنت آبابی گناینده بودند بن بعد اجازت و خلافت نجاشینی خود و درین حیات بایشان بخشیدند حضرت ایشان بعد از وفات حضرت والد بزرگوار خود قریب بیست و پنج سال بر صدر ارشاد و سجادگی جلوه فرمادند وفات آنحضرت بتاریخ بیست و پنجم جمادی الاولی یوم دوشنبه سنه یک هزار و صد و بیست و یک داد عمر شریف پنجاه و پنج سال بود و از مبارک در موضع دگر برابر مرقد شریف حضرت شاه محمد وصل عم ایشان طرف شرق است و از جمله خلفائے مشهرین ایشان که مروج سلسله اعلیه قلندر سلسله شاند حضرت مولانا مرشد ناجانی شاه تراب علی قلندر کاکوروی بودند اگر زیاد ازین خواهی در کتاب ستطاب اصول المقصود نظر کن.

و کرمه المشایخ و الاقطاب امام الایمه فروالاجاب سید اسد  
و من السعادات رابط النعم و باسط الایادی ملقب باسرار الله  
و کلید عرفان سیدی شاه باسط علی قلندر الاله آبادی قدس سره

بدانکه ولادت با سعادت ایشان در سنه یک هزار و یک صد و چهارده هجری واقع شده و آنحضرت سید رضوی  
نیشاپوری نقیاده دو دمان سیادت و سلاله اهل علم و عبادت بودند در صغر سن باراده تحصیل علم از وطن  
مالون مهاجرت اختیار کردند و سالها اوستاد و عصر خود متفاضله علوم عقلی و نقلی نمودند بعد چندی طالع رسا  
بخیریت حضرت شاه الهدیه احمد قلندر لاهور پوری رسانید چند سال بخیریت بابرکت حاضرانده بشرف  
بیعت و ولایت و تعلیم اذکار و افکار قلندریه مشرف گردیدند و در آن حضرت قلندر صاحب فرمودند که عالم ظاهر  
که بچندین ریاضت حاصل کرده اید و قریب بفراغت رسیده باید که در خدمت حاجی صفت اسد خیر آبادی بنشیند  
از ان هم فارغ نشوید چنانچه حضرت سید صاحب صباح روز دوم رخصت شده پیش حاجی صاحب رسیده

پنج سال در خدمت ایشان مانده جلدین آخرین بهایه و شرح موافقت و حاشیه سید زاهد سیدی بر امور عامه و دیگر  
کتب معقول و تفسیر حدیث از ایشان نقل کرده و در دست نمودند بعد از آن باز بخدمت قلندر صاحب آمده  
کتب تصوف و خلائق از ایشان خواندند و در اینصنایات کثیره برای تکمیل اسباب آورده تا به اسرار محمدی و تقوی  
مالا مال و بقصد اصلی فائز گردیده بخلافت و اجازت سلسل سبعه سرفراز گردیده مامور باقامت وطن مالوت  
خود شدند و عالمی را از قیض ارشاد سیر و سیراب نمودند حضرت ایشان را همیشه حضوری عالم ارواح می بود  
هر چه می خواستند از عالم ارواح می پرسیدند و عجیب مقام و استعداد آنحضرت بود که کم کسی از اولیا را چنین  
نسبت و قدرت بوده است تفصیل ایضات و مجازات ایشان را کتب مناقب الاصفیا و فصول سعودی  
و موصول اقصاء و دو مجازات الاولیا و انی است وفات آنحضرت بتاریخ مہدی هم ذی الحجه ستمیک هزار و یکصد  
و نود و شصت هجری روداده و مدت عمر شریف هشتاد و دو و بود قطعه تاریخ وفات از مولوی عبدالقادر چوپوری  
حضرت مظهر حق قطب عالم غوث جهان رخت از در فنا بست سوبانخ ارم  
وقت روز و نوبه سال از تو چوپرسند بگو شب شنبه سحر آهفتد هم عید دوم  
و بر دراز شریف ایشان در موضع دگر طه که چند گروه از شهر آکا بادست روضه بسیار نفیس که هزار بار و سید در  
عمارت او صرف شده از تعمیر چهار برج کیست لے بهادر که از خدام با اختصاص بودند واقع است نزد ائمه  
از اعظم خلفاے ایشان که جامع کمالات ظاہری و باطنی و صاحب تصانیف اند عارف بالله و محرم کائنات  
قلندر کاگوری و مولانا عبدالقادر چوپوری و مولانا فضل علی ساکن تروہ و مولانا شاہ حفیظ الدہلوی اند  
و حال دیگر خلفا از فصول سعودی و مناقب الاصفیا باید جست۔

و کبر الشیخ اعلیٰ العارف الفہامۃ المشہورہ بالقطبیۃ لعلہ  
الشیخ الامجد سیدی حبیب اللہ صاحب قطب العارفین غوث العالمین  
سیدی شاہ الہدیہ احمد قلندر لاہر پوری قدس سرہ  
بر آنکہ حضرت ایشان برادرزادہ الحقیقی حضرت شاہ مجتبی عرف شاہ مجا قلندر و خلیفہ راستین حضرت شاہ

فتح قلندر اندو لاکب علوم رسمیه از علمائے شهر خود کرده در طلب مرشد پیش مشایخ زمان خود رفتند آخر  
در بیت و ارادت شاه فتح قلندر داخل شده مدتی در خدمت عالی حاضر بوده تکمیل علوم باطنی و کتساب  
طریقه کما حقہ نموده بشرف اجازت و خلافت مشرف شدند و از قلندر پور رخصت شده در لاهور پور اقامت اختیار  
فرمودند عالمی از ذات بابر کات ایشان مستفیض شد حالات و کرامت و تصرفات و ریاضت و مجاہدات ایشان  
در چندان مست کہ بحیر تحریر آید قطب وقت خود بودند در فصول مسعودیه مرقوم است کہ روزی حضرت شاه فتح قلندر  
قدس سرہ از شاه بہار الحق خیر آبادی کہ خلیفہ حضرت شاه فتح قلندر و برادر خالہ زاد حضرت شاه الہدیہ محمد  
بودند فرمودند کہ مبارکباد این وقت برادر خالہ زاد شمار از حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت علی مرتضی  
کرم اللہ وجہہ خلعت قطبیت مرحمت شدہ است ہم از جناب بختن پاک خطاب آنحضرت قطب العارفین  
و غوث العالمین بود و خود می فرمودند کہ دوستی مرا از جناب حضرت علی کرم اللہ وجہہ مرحمت شد و نیز آنحضرت را  
مخلوق بہ اسمائے نود و نہ نام باری تعالی بسیار بودہ است و حالات عجیب و غریب میداشتند وفات ایشان  
بتاریخ ہست و دوم ذی الحجہ سنہ یک ہزار و یک صد و چهل و ہفت ہجری است و مزار در لاهور پور اندرون و  
برابر مزار حضرت شاه مجاہد قلندر قدس سرہ جانب مشرق واقع است مولانا عبد القادر صاحب جنپوی  
تاریخ وفات گسترہ **شاه الہدیہ احمد سیرت** وارث مرتبہ قاب و دوقوس  
بہر سال سفر آنحضرت خوان از قرآن یرثون الفردوس و از خلفائے ایشان سید الہدیہ  
ہر گامی و قاضی مبارک گوپاموئی شارح سلم و محشی زواید ثلثہ و شاہ حرمت اللہ نو اسہ شاہ شرف الدین گنجی  
سنیری و مولانا محمد مقیم و سید مراد رسول و مولانا نظام الدین مولانا اکرام اللہ و مولانا عبد الغفور اکبادی و مولانا  
محسن قدوائی و شاہ عزیز اللہ دہلوی و شاہ ولی اللہ دہلوی کہ از فرزندان خواجہ باقی بادلند و صاحبزادہ ایشان  
حضرت شاہ عبد الرحمن قلندر و غیر ہم و اکثر از ایشان عالم و مدرس صاحب تصانیف در انواع علوم اند  
تفصیلش در اصول المقصود و مناقب الاصفیا طلب۔

ذکر العارف کبیل و اکامل الشیل عاج معارج لکشف و لشد

## تاریخ مناجح الکون والوجود سیدی الشاہ فتح قلند لاهور قری قس سرہ

بدانکہ حضرت ایشان از مکمل خلفائے حضرت شاہ مجتبیٰ عرف شاہ مجا قلند لاهور پوری و برادرزادہ حضرت  
 شاہ عبد القدوس قلندرجونپوری اندر او اہل بخدمت عم بزرگوار خود حاضرماندہ اخذ علوم ظاہری باطنی  
 کردند و در آواخر بعد وفات عم خود موافق حکم ایشان بخدمت حضرت شاہ مجتبیٰ قلند رآمدہ استفادہ کمالات  
 کما فیہی نمودہ باجائز و خلافت سلاسل سبعہ سرفراز شدند از ذات ایشان اشاعت طریقہ قلندریہ ہرست  
 کہ ظہور یافت از دیگری نشد ہزاران مردم از بلاد دور و دراز حاضر شدہ بدرجہ کمال و تکمیل رسیدند منقول است  
 کہ چون حضرت ایشان در خدمت حضرت شاہ مجا قلند تربیت و تعلیم و تکمیل یافتند در دست حضرت قلند  
 صاحب از ایشان پرسیدند کہ شما این قدر طاقت دارید کہ حضرت عبد العزیز مکی را بیدار سازید یا نہ  
 عرض کردند کہ آنحضرت یک کس را بیدار کردن می فرماید اگر حکم شود از لاهور پور تا جونپور ہمہ مردگان ایدار  
 کنم و از اینجا تا آنجا حشر بر پا کنم پس حضرت فرمودند پس کنید حق تعالی شمار این مرتبہ عطا کردہ است  
 اما اظہار این نباید کرد کہ مصلحت وقت نیست و آنحضرت در او اہل بر کوہی فتنہ تکیہ بستگاہ نمودہ بخدمت  
 اشتغال نمودند و مدتی بر ہمین پنج بہان یک مکان بودند و گاہی بیخندند حتی کہ مشہورست در وقتیکہ  
 پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم حکم کردند کہ اسی قلند را زین کوہ بیزاری و مردمان را ارشاد کن چون آنحضرت نشست  
 را از سنگ کہ بران تکیہ کردہ بودند جدا ساختند پوست پشت بآن سنگ ہم چسپیدہ بود کہ جدا نمی شد عرض  
 اکرامات و قدرت و ریاضات و مجاہدات آنحضرت پند انست کہ بقریر آید بیچ کس از خلفائے حضرت  
 شاہ مجا قلند را باین زور و شو و قدرت و تصرف نشدہ است دقتی باید کہ مناقب فی نوشتہ شود وفات  
 آنحضرت بتاریخ ہست دوم ماہ شعبان سنہ یک ہزار و یک ص و ہمزوہ ہجری واقع شدہ تاریخ وفات آنحضرت  
 است و قبر آنحضرت در قلند ر پور ہست کہ از توابع عظم گڑہ است آنحضرت را چہار ہزار مرید صاحب الکشف  
 و الکرامات در مالک عالم بودہ از انجملہ قاضی عبدالرحمن شریکی و شاہ ابو محمد و شاہ محمد صفت حسینی مرید محمد  
 مکی و سید ابراہیم حسینی و شاہ الہدیہ احمد قلند لاهور پوری و غیر ہم کہ عدہ اسامی شریفہ ایشان طویلی اردطالبا

باید که کتاب مستطاب اصول المقصود و فصول سعودی و مناقب الاصفیاء جمع کند

ذکر الشیخ العالم الربانی والمرشد المادی الصمدانی قطب  
الحقیقة الاستیسی سید العرفا لمقلب الغیب به محی الدین ثانی  
سیدی شاه مجتبی المعروف به شاه مجاقلندر اللاه پوری قلم سر

حضرت ایشان از احاطم خلفای حضرت شاه عبدالقدوس قلندر جوینوری اند صاحب طبعه و خلا  
کبری بوده اند سلسله تعلیم قلندریه از ذات ایشان رواج و رونق تمام یافت نسب شریف ایشان بحضرت  
عبدالمدین عباس میرسد منقول است که حضرت ایشان بخدمت مرشد خود تلمیذ و زوت وقت نموده اذکا قلندر  
و قادیانیه و چشتیه و غیره اخذ کردند از شدت اذکار که بقوت تمام علی التواتر و التوالی می کردند و این استغفار  
کردن بخون بسیار آمد آنکه مرض جنی که شایع عبارت از بل باشد و از مدتی عارض بود مواد آن دفع گردید و صحت  
کلی حاصل شد قطب العالم وقت رخصت فرمودند که نسخه کیمیای اتم و معمول خاندان قلندریه است که سید  
و برای جمعیت خاطرمی آموزند که عند الحاجة بکار خواهد آمد عرض کردند که حضرت سلامت کیمیای عظیم  
آنست که از حوادث قدیم گردد و از ممکن واجب شود نسخه این کیمیا ارشاد فرمودند همین کیمیا کافی است و  
حاجت بکیمیائی که از من نرسازند ندارم و منی آموزم قطب العالم ازین استغناء و علو همت ایشان خیلی محفوظ  
شدند و فرمودند بجام تربیتهما از من فوق است زیرا که من آموزم و عمل نیارم و شما منی آموزید تا بعمل برسید  
آخر الامر با جارت قطب العالم به لاهر پور آمدند و بیرون آبادی در چاک محدود که در تعلق خود بود مکانی مختصر  
درست نموده اقامت گزیدند و روز و شب در ذکر و فکر مشغول بودند با بکار کشف و کرامات و ریاضات و  
مجاهدات حضرت ایشان زچندان است که بجز تحریر و تقریر در آیند اگر کتاب مناقب الاصفیاء و مراد المربین  
و فصول سعودی و اصول المقصود مطالعه کرده شود بر قدس از ان اطلاع حاصل می تواند شد و شریف ایشان  
شخصت و سه سال شده بود وفات بتاریخ پانزدهم ربیع الآخر سنه یک هزار و هشتاد و چهار هجری است

روضه منوره در لاهر پورست که از خیر آباد بفاصله هفت کره واقع است مزار شریف از سنگ مرمرست و تعمیر  
روضه شرقیه ثواب عزت خان دہلوی که از مریدین مخلصین حضرت شاہ یوسف قلندر امیٹھوی کہ از خلفائے  
حضرت ایشان بود تذکرہ دخلقاے حضرت ایشان بسیار اند شاہ عبدالرسول کچھندوی و شاہ عبدالرسول  
سترکھی و شاہ عبدالرسول بنارسی و شاہ فتح قلندر جو پوری و شاہ محمد ماہ قلندر کہ آبادی و شاہ یوسف قلندر  
امیٹھوی و شاہ ابوجیب قلندر امیٹھوی و شاہ جنید ثانی نبیرہ بنگی نظام الدین امیٹھوی و شاہ عباس قلندر  
و شاہ قاسم دہلوی و شاہ بہار الحق بن شاہ فتح قلندر و قاضی معین الدین امحروت بقاضی مینا مہوئی شاہ  
عبدلہی اکبر آبادی و شاہ محمد رفیع و شاہ محی الدین بلگرامی و شاہ مظفر اودھی وغیرہم۔

## ذکر الشیخ الامام عیوۃ الابرار قدوة الاخیار قطب الہدی کہف الوری الشیخ عبدالقدوس قلندر ابجو نفوری قدس سرہ

بر آنکہ حضرت ایشان خلف رشید و خلیفہ راستین قطب العالم شیخ الاسلام شاہ عبدالسلام قلندر جو پوری  
از مناقب و کمالات ایشان بسیار اند با وجود کمالات ہمیشہ در خمول و گمنامی و بے تعلقی و انقطاع از جمیع  
ہوا و فہ حال شان بودہ است در حجتہ العارفین است کہ شاہ عبدالسلام پیش از وفات بارہا الشیخ عبدالقدوس  
فرمودند کہ بعد از من بخدمت قطب جہان شاہ عبدالرحمن جاننا قلندر لاهر پوری باید رفت چنانچہ ایشان  
منے در صحبت قطب جہان ماندند و کسب علوم ظاہری و باطنی کردہ باحوال و مقامات عالیہ ارباب و کرام  
قائم شدہ و خدمت مراجعت بوطن خود کردند در اثناے راہ کہ گذر بکجھنؤ افتاد شیخ محمّد قلندر لکھنوی براے  
استقبال از شہر بیرون آمد و با کرام تمام در منزل خویش آوردہ بو طائف ضیافت قیام نمود از آنجا متوجہ  
امیٹھی شد شیخ عبدالرزاق بن محمد خاصہ خدا پیشتر رفتہ با احترام و تعظیم بسیار بسکن خود آوردہ در اداء  
مراحم ضیافت مساعی بسیار نمود در ایام اقامت امیٹھی شیخ نظام الدین امیٹھوی را با حضرت ایشان صحبت  
پیر فرائد و فیوض ماند بعد از آن شیخ عبدالقدوس بکجھنؤ آمد و گمنامی خود سعی بلیغ نمود کہ کسی میدانست  
کہ وے قطب و وزگار است مگر چندے از مشایخ جو پور گویند کہ در حقہ طعام بغایت احتیاط کردی و در

در شترک احوال خود را بحصول قوت حلال و کسب ریاضت مخفی داشته کشاد زری می کرد و چنین بهار غشای فقر ساخته بود اما چون بر آن قوی داشت بالاخر پوشیده نماند و اشتها ریافت و مجمع جهانیان گشت نقل است که روزی همانی پیش ایشان وارد شد تشریف باندرون بردند و با هفتاد فرمودند که آن برائے همان تیار کنید و گفت که هیزم سوختنی نیست مگر از موی پریم حضرت آرد خمیر کرده نان درست کرده به لائے سرببارک داشتند و چندان حبس دم کردند که از گرمی آن نان پخته شد و پیش همان بردند همان صاحب باطن بود آگاه گردید و بسیار مخطوفه و سرور گشت و منقول است که آنحضرت روز وفات از شیخ عبدالکریم نامی فرمودند که از بزرگان جوینور خبر کن که برائے ناز جنازه من بیایند وی پس و پیش می نمود چون مکرر فرمودند رفته خبر نمود از انجام اجعت کردید که روح پرفقوح با علی علین رفته وفات حضرت ایشان و زیک شنبه دوازدهم شوال سنه یک هزار و پنجاه و دو هجری است عمر ایشان از آنیک صد و ده سال بوده قبری در این نزد قبر پدر و جد خود است خلفا حضرت ایشان بسیار اندکی اذان دیوان عبدالرشید جوینوری اند که فضائل و مناقب علمی و عملی شان اظهر من الشمس اند و دیگرے قدوة لطفاً شیخ عطار الدردوله مولوی غلام نقشبند سجاد نشین شاه پیر محمد گنجوی و دیگرے سید راجی احمد مانکت ری که از کل اولیای وقت و سجاد نشین شیخ حسام الحق مانکت ری اند و دیگرے ملا محمد نعیم ساکن بدوسرے و ملا بدلی نیز از مسترشدان قطب العالم بوده است از خدمت قطب الاقطاب بعیت داشت و کمالات این هر دو بزرگ علمی و عملی مشهور است و شیخ شمس الدین محمد جوینوری جد مخدوم الملک نیز از مسترشدان قطب العالم بود.

ذکر الشیخ الاعظم والمرشد اعظم شمس سماء الولاية الکبری مرکز دائرة  
هدایة الشیخ الاسلام شاه عبدالمقام قلندر اچونفوری قدس سره

حضرت ایشان مریدان خود اند تربیت و تعلیم و اجازت و خلافت سلاسل از پدر خود دارند و نزد بعضی اجازت و خلافت از جد امجد خود حضرت شاد قطب الدین بنیاد قلندر نیز دارند صاحب ادا المریدین می نویسند که در شجره بعضی اصحاب نام حضرت شیخ محمد قطب قلندر داخل نیست می تواند بود که شیخ الاسلام

شاه عبدالسلام قلندر زمانه جد خود درک نموده باشند زیرا که آن ستم هشت صد و هشتاد و پنج هجری حضرت بنیاد قلندر  
بر صدر حیات بودند که انصاف من اصرار المستقیم و بعد از آن ستم زندگانی نموده اند مخدوم شیخ عبدالرزاق بن  
مخدوم خاصه خدا پیش از ستم هشتاد و هشتاد و پنج هجری در جوپوری رفته و بخدمت حضرت شیخ الاسلام رسید  
مستفید شده اند در آن وقت سن شریف حضرت شیخ الاسلام یک صد و پانزده سال بود چنانچه این معنی  
از مقامات متفکره محبوب القلوب و مناقب حضرت بندگی و خزانة بندگی که هر سه نسخه در بیان احوال حضرت  
بندگی نظام الدین ایٹھوی ست معلوم می شود پس درین صورت احتمال دارد که تربیت و تلقین شیخ  
عبدالسلام قلندر از خدمت جد خود بلا واسطه شده باشد حضرت ایشان بسیار صاحب ایضات مجاہد  
و کشف و کرامات بودند چنانچه نقل است که حضرت شیخ محمد غوث گوایاری نزد ایشان بچونپور آمده گفتند که من  
چندین چله دعوت برای اہلک شیر شاہ بر آوردم و بر لشکرش اثر معلوم شد اما بر پادشاہ مذکور هیچ اثر نشد  
حضرت فرمودند که شمارا علم وقت آن نیست و خود فرمودند که در فلان وقت پادشاہ مذکور ہلاک خواهد شد آخر  
ہمچنان شد وفات ایشان بتاریخ پانزدہم ذیقعدہ واقع شد مزار شریف برابر مزار مخدوم شیخ محمد قطب  
قلندر جانب مغرب علن پور کہ کنجالت شہر جوپور است واقع است ایشان را خلفائے صحاب الکشف و الکرامات  
بسیار شدند یکے از آن حضرت شاہ عبدالرحمن جانناز قلندر لاہر پوری جد حضرت شاہ مجاہد قلندر لاہر پوری  
و دیگری شاہ محمد قلندر لکھنوی ست کہ عمر دراز یافت و خلقه از ایشان فیضیاب شد شیخ نظام الدین ایٹھوی  
سالہاد خدمت ایشان بوده اند تبار ایشان در لکھنؤ در بنگالی باغ زیارت گاہ خلایق بوده است و دیگری شاہ  
عبدالرزاق بن مخدوم خاصہ خدا ساکن ایٹھی کہ خلافت از حضرت ایشان نیز در انجنا پنجہ شیخ عبداللہ  
شیخ عبدالرزاق در خزانہ بندگی در باب دوم آورده کہ شیخ من و پدر من از چند جا خلافت دارد یکے از حضرت  
بہاء الحق خاصہ خدا المعروف بخدمت شیخ خاصہ دوم از شیخ الاسلام شاہ عبدالسلام المعروف بشیخ  
علن قلندر جوپوری سوم از بندگی نظام الدین ایٹھوی سلطان محمد جدادی محمد جوپوری نیز از خلفا ایشانند

ذکر شیخ الامام عمدۃ السالکین و تخبۃ الواصلین کاشف اسرار



## اصوری و المعنوی سیدی شیخ محمد قطب قلندر الجوفوری قدس سره

بدانکه حضرت ایشان فرزند اکبر حضرت شاه قطب الدین مینا دل قلندر جوینپوری اندسبیت و تربیت و اکتساب  
اذکار و افکار و مراقبات و اسرار سلسله علییه قلندریه و دیگر سلسله که تفصیل آنها بجای خود مذکور است از  
خدمت الداج خود نموده مدت اربعه ریاضات و مجاهدات گذرانیدند صائم الدهر و قائم اللیل بوده اند و در این  
فقر خلعت الصدق و خلیفه راستین والد خود اند و در جمله سلسله با جمیع انهاج مجاز و ازون بعد وفات الد  
باج خود برستادشاد قیام مع الاستحقاق نموده عالمی را فیض رسان بوده اند و روش ایشان خمول و انزوا  
و تنهایی و انقطاع بوده است در اخفا و تناسعی بلیغ داشته اند حالت شکر و جذب بر آن حضرت غالب بود اکثر  
اوقات در مراقبه سرید و زانو چنانکه داب حضرت سید خضر رومی قلندر بود میداشتند و قادر بر احیاء امانت  
بودند اما از نظر خلق خود را مخفی می داشتند و مخلوق کم التفات می فرمودند و در تقریر مسئله توحید بیانی کافی وافی  
داشتند و اکثری فرمودند که مراد از ابراهیم علی حال و دلیل بر مسئله اثبات توحید بود حالا بغایت جد و جهد شانزد  
دلیل کافی یا قتم می فرمود که در روشی پیش ما و چیز است یکی تمذیب اخلاق و دومی محبت اهل بیت نبوی صلی الله  
علیه و سلم عمر شریف بود ساله بود وفات بتاریخ نهم ماه ذیقعد و وقوع یافته سنه وفات بد ریافت نرسیده تر ایشان  
پایین قبر والد ایشان است در علن پور منجلیات جوینپور که الحال به جگیا پور و شیخپور شهرت دارد در مدینه خلفای ایشان  
بسیار شدند و از خلفای معتبرین و مشاهیر سیر ایشان حضرت شاه عبدالسلام قلندر اند.

ذکر عارف بجلیل والواصل بجمیل قدوة اهل الکشف و الشهود  
اسوة ارباب العرفان والوجود حامل اسرار النبوی سیدی  
الشاه قطب الدین مینا دل قلندر الجوفوری قدس سره

بدانکه حضرت ایشان از فرزندان خلیفه دوم حضرت عمر بن الخطاب رضی الله عنه اند و ولادت حضرت ایشان

در مئه هفت صد و نهفتاد و شش هجری ست خلافت از غوث زمان سید نجم الدین غوث الدهر قلندر قدس سره  
دارند در امر المردین گوید که چون سید نجم الدین غوث الدهر قلندر به سر هر لور که از توابع جوینور است سید حضرت  
قطب الدین بنیادل آمدند که در اطفال آبادی می کنند فرمودند که این همه سیرین برای تربیت این طفل بود  
پس به تربیت مشغول شد چون کار ایشان بانصرام رسید همه امانات سلسله قلندریه و سلاسل دیگر تعویض  
نمودند و قطب الدین بنیادل سران از غوثی قطب ساختند و خود روانه شدند و ملقب کردن به بنیادل السبب  
آن بود که ایشان را چشمان ظاهری نبودند و آنچه مردم از چشم ظاهر می دیدند بلبک نمی توانستند دید ایشان بدل  
می دیدند و وجه لقب سران از غوثی آنست که در سلسله قلندریه ذکر می ست که آن اذکر غوثیه می گویند آنحضرت  
این شغل را بعد کمال رسانیده بودند چنانچه حضرت شاه بجا قلندر در انیس العاشقین در بیان همین کسب نوشته اند  
که حضرت غوث العالمین قطب الدین بنیادل را سیر سوات و الارض از همین کسب حاصل بود و در انیس این  
اذکر مبارک ایشان جدا می شد این مرتبه غوث الهی باشد و آنحضرت را اجازت و خلافت سلسله قلندریه یکعلویه  
و طیفوریه و چشتیه قطبیه و نظامیه و قادریه و سهروردیه نظامیه از سید نجم الدین غوث الدهر ست اجازت خلافت  
سلسله فردوسیة شیخ حسین بن معز بن شمس السطری یافته در کتب اکابر قلندریه مرقوم است که چون شیخ حسین  
بن معز را کشف معلوم شد که امانت شاه قطب الدین بنیادل نزد ما هست در سر هر لور آمده تلقین و تعلیم علوم  
و اعمال و اذکار سلسله فردوسیة حضرت ایشان کردند و این تعلیم و تلقین قبل از ملاقات حضرت سید نجم الدین  
غوث الدهر ست چنانچه مولوی معنوی بحر العلوم و المعارف مولانا عبد القادر جوینوری در رساله منظومه می نویسند  
که شیخ حسین بن معز تلقین اذکار گفت کار شما بساز در دست سیدی کوکنون بجا حرمت  
و اجازت و خلافت سلسله سهروردیه بهائیه که منسوب شیخ بهاء الدین ذکر یامتانی ست از شیخ شمس الدین  
بدهن ظفر آبادی ست که ایشان در ظفر آباد بجا حضرت قلندر صاحب آمده درخواست اذکار قلندریه کردند قلندر  
صاحب فرمودند که دشواست در سیرانه سالی کی می تواند شد پس بجا رفتند و از آنجا اجازت سلسله سهروردیه  
که نزد خود داشتند نوشته فرستادند چنانچه مولوی معنوی در رساله منظومه خود می نویسند

|                             |                          |                   |
|-----------------------------|--------------------------|-------------------|
| اگر قطب غوث است صعب الکافحت | رفت ابراهیم و آنچه بداشت | و قات حضرت در سنه |
|-----------------------------|--------------------------|-------------------|

نه صد و بست و پنج هجری تا پنج بست و پنجم ماه شعبان المعظم عمر شریف ایشان یک صد و چهل و نه سال پنج و دو  
 زیاده بود و از شریف ایشان از سنگ ست در علن پور بیرون شهر چون پور که الحال به جوگیا پور مشهور است و حضرت  
 فرموده اند که در فاتحه من گوشت بکازند بلکه بدو غشکر آید یا برنج که آن ادرین دیار سکه ن می گویند فاتحه کردند  
 خلفای حضرت ایشان بسیار اند این جابر ذکر بعضی مختصرا اختیار افتاد شاه نظام الدین قلندر بهاری شایع  
 قصیده کبری و تخدم شاه عماد جد بکر العلوم و المعارف مولوی عبدالقادر جوپوری و سید فضل الدین معروف  
 بسید گوشتین قطبی میری که از اولاد اجداد حضرت غوث الثقلین سید محی الدین عبدالقادر جیلانی اند و شاه او  
 سرست قلندر که نسبت دادی با حضرت نیز دارند و شاه نصیر قلندر و شاه نور قلندر ابن شاه نصیر قلندر  
 و دی طیفه و والد خود نیز بود گویند چون شاه نصیر قلندر علوم مرتبت ایشان دیدند فرمودند که دو آفتاب یک جا  
 نمی مانند بنا بر آن ایشان در سر پور اقامت کردند و قبر ایشان در اینجا است و آنچه در اخبار الاخبار است که شاه  
 نور قلندر مرید شاه داود است و شاه بیرک از وی تربیت یافته آن شاه نور دیگر است که مرادش بماند و اوقع است  
 دیگری امیر سید وجه الدین حسینی قادری عت امیر سید گشائین سمندر توحید و ابراهیم صوفی و غیر ایشان که  
 در حد اسماء گرامی آنها طولی است اگر در این تفصیل احوال شان منظور باشد در جمیع کتب مستطاب  
 اصول المقصود و فصول مسعودیه و مناقب الاصفیاء و مراد المیرین و غیر بامن اللها فینا نماید.

## ذکر سلطان السالکین برهان الواصلین سید سعید و قطب الحمید سیدی سید نجم الدین غوث الدهر قلندر قدس سره

بدانکه ولادت حضرت ایشان در سنه شش صد و سی و هفت هجری است ایشان سید حسینی اند نسبت شریف  
 ایشان بامام زید شهید فرزندان امام بهام زین العابدین منتهی میشود چنانچه در اصول المقصود و دیگر کتب ثقات  
 مرقوم است جد بزرگوار ایشان سید مبارک غزنوی از خلفای شیخ الشیوخ شیخ شهاب الدین سهروردی  
 است چون بوجود آمد والد ماجد او را بخدمت شیخ بر شیخ دیده و فرمود که بموستان چون بخانه آورده بعد چند روز  
 بیمار شد و بظاهر خیانت شد که گویا مرده است مگر والد در تفریق توقف ساخت و گفت شیخ در حق و فرموده است

مؤمنان و از شیخ نصیبی خواهد بود و چگونه پیش ازین ببرد و بخدمت شیخ حاضر شده حال بعرض رسانید  
 حضرت شیخ فرمود که شاید سکنه باشد و یاران را گفت بیا سید تا بنیم آمده دید و چهار زریه او کشید فرمود صحیح  
 است پس بافاقت آمد و گریه کرد و هرگاه به بلوغ رسید شیخ تربیت فرمود و خلیفه خود گردانید و بغزنین بساتی هدایت  
 و ارشاد فرستاد رضی الله تعالی عنه و حضرت سید نجم الدین قلندر را ولاد خدمت حضرت سید نظام الدین اولیا  
 ارادت آورد و در ریاضتها کشید چون کشته کار نشد حضرت سلطان الاولیا فرمود که این وقت چنان نمودند  
 که کشته کار تو بر دست سید المجذوبین و حجة المجهوبین سید خضر رومی است که مقتدر قلندر است در ولایت  
 روم می باشد و او را آنجا طلب کن حضرت سید بلا در روم رسید و در بعضی از بازارها روم جماعتی را دید  
 که امام شان مردی با عظمت و طهیت و جلالت با حلیه که سلطان الاولیا نشان داده بود میروند از سکنه آنجا  
 پرسید که این چه نوزانی و این جماعت کیستند گفتند که سید المجذوبین سید خضر رومی است این جماعت قلندان  
 است حضرت سید گوید که بعد حصول معرفت بر قدمهای مبارک او سرزادم حضرت سید بدو ناستفسار فرمود  
 یا نجم الدین جنت سالما غنا نما فرمود بر او نظام الدین خوش است بزبان ادب گفتم که شیخ خوش است  
 و فرمود میدانم که شیخ ترا برین فرستاده است خوش آمدی و قبول کردم چون بمنزل خود رجوع فرمود مرا زیر  
 نقش خود جاوداشت نقش مبارک ذات آنحضرت بود در مراقبه پس در خدمت او سالها سفر کردم  
 و اطلاق زمین را بگشتم و در امتثال او امر و دقیقه نگذاشتم و در خدمت حضرت سید بند رسیدم و حضرت سید  
 تربیتی و تلقینی فرمود تا آنکه صحبت جماعت قلندر که گذشته بقیام امام الاولیا حجة الاصفیا مولانا معین  
 الحق والدین چشتی آمد و بدعوت هم عظم مشغول شدم تا این خبر بسمع مبارک حضرت سید رسید فرمودند از  
 یاران که بروید و سید نجم الدین را بیارید که بغیر خدا مشغولی دارد یاران آمده مرا بدان حضرت آوردند پس  
 بخوردن نان و گوشت و شوربا فرمود که در دعوت این همه ترک شده بود پس مرا بخلوت طلبید و تربیت کرد  
 و تلقین از کار کرد و تربیت چنانکه باید فرمود و عند تحقیق در میان تعلیم و تلقین سلطان نظام الدین اولیا یارانی  
 و تلقین حضرت سید السادات خضر رومی قلندر فرقی نیافتم مگر فتح الباب بردست مبارک حضرت سید  
 روزی من بود بعد ازین پنج سال دیگر در صحبت حضرت سید المجذوبین ماندم تا ملاخافت بخشید در سخت

در سینه من آنچه حق در سینه او ریخت و در اع فرمود بسوس که رقم در ساله خوشیه مذکور است که حضرت غوث  
سی و سه حج گزاردم و سمیت که حضرت غوث رضی الله عنه را خطه منقوش در جبین پدید آمده بود هر کس معاینه  
می کرد و آن خط لفظ قطب الاقطاب بود چون وقت وفات حضرت غوث نزدیک سید یک کف بر پلوی  
برسم زد و لفظ الحق بر زبان راند و بجهت حق تعالی فی مقعد صدق عند علیک مقتدر بنارخ بستم  
دی آنچه روز چهارشنبه سته هشت صدوسی و هفت هجری پیوست تاریخ وفات از مولوی معنوی مولانا  
عبد القادر جوینوری رحمة الله علیه و انجم اذ اهلوی چون خواندم ز امام آغاز نذر این کلام و انجام  
از بهرام انجم دین غوث الدهر تاریخ وفات فهم کردند کرام عمر شریف ایشان در صد سال  
و از مشایخ چشت حضرت شیخ فرید گنج شکر و سلطان نظام الدین اولیاء را دیده بود و سید اشرف جهانگیر و شیخ  
کبیر سر بر پوری و سید عبدالرزاق نور احسن بملاقات حضرت غوث رسیده قبر آنحضرت در کوه مانده بود و بر حوض  
چند لاد و در اصول المقصود است که قبر آنحضرت در صوبه بالوه قریب گدها نادر موضع مایه که متصل گهانی طایفه  
که در آنجا محل سلطان غوری و حوضی عظیم است بجانب غرب آن حوض مرقد مبارک ایشان است و بجانب  
شرق محل مذکور و آن حوض اتالاب چند لاومی گویند که معروف بتالاب بی بی نبی است از خلفای ایشان  
درین دیار و کس لوندیکی شاه حسین سر بر پوری که صاحب ساله خوشیه است و دیگر حضرت شاه قطب الدین  
مینا دل قدس سره و شیخ ادهن بن شیخ بهاء الدین جوینوری نیز از وی اجازت و خلافت سلسله حشینیة و قلندیة  
بردارد

**ذکر الامام الهام سید التاجین سید العارفین السید الامام سلاله**  
**اولاد الرسول الاکرم سیدنا اکبر انحضرت الرومی القلند قدس سره**

اصل ایشان از ولایت روم است و از اعظم خلفای حضرت شاه عبدالعزیز مکی قلندر اند و نسبت  
چشت از حضرت خواجہ قطب الدین بختیاراوشی نیز یافته هرگاه که حضرت سید قدس سره از روم بی  
رسیدند خواجہ صاحب خرقه خویش در پیش آنحضرت آوردند چون عمر حضرت خواجہ کم بود و سید صفا  
کبیر السن فرمودند یاران بر بنید که این طفل با ما بازی می کند حضرت خواجہ فرمود که من از خود نمی گویم بلکه

بموجب امری گویم بعد از آن حضرت سید بر گرفتن طریق چشت امور شده تا خود یکسان خواج صاحب زقند  
 و طریق چشت و خرقه و کلاه از خواج صاحب گرفتند و اذکار چشتیه دیده فرمودند که چشتیان خدا را مفت یافتند  
 در فراد المریدین ملفوظا قاضی محمد تقی قلندر رقوم است که حضرت سید چرم پوش بودند و کجکول قلندریه بانو  
 داشتند هر چه کسی می گذرانید در همان کجکول می گرفتند در سیر و سفر هر کرا هر چیز که دل می خواست از همان  
 کجکول بر آورده می دادند و کرامات و خوارق عادات از حضرت سید بسیار بوجومی آمد و تربیت ایشان بلا واسطه  
 از شیخ عبدالغفر بکی است و عمر حضرت سید شش صد سال است و حضرت سید شاه باسط علی قلندر نوشته اند  
 که ولادت حضرت سید خضر رومی در آغاز صدی پنجم هجری است و وفات تاریخ هیزم رجب در هفت صد  
 و پنجاه هجری و عمر صد و پنجاه سال و ضمه آنحضرت لشهر یک روز ضمه غانچی شهید خواهر زاده سلطان شمس  
 است مشهور است و در مناقب الاصفیا نقل می کند که قبر ایشان در روم بعد وفات آنحضرت مولانا بھری  
 خادم خاص و در سیر عرب و عجم همراه بودند باذن شان قائم مقام شد هر گاه که حضرت سید نجم الدین غوث الکریم  
 از سفر حج از مراجعت فرموده میفرزاد فاقض الالوار حاضر شد و مولانا بھری را بر مقام حضرت سید یافت مولانا  
 بھری از سید نجم الدین قلندر گفت که این مقام شماست حضرت سید فرمود که قف فی مقامک فان اقام  
 اسفیر در ساله خوشی نوشته که سید السادات خضر رومی دو سید را تربیت کرد و از خلفای خود گردانید هر دو  
 کامل و کامل بودند یکی سید نجم الدین قلندر غوث الدیر که سفر عرب و عجم کرد و در هر زمین که رسید انوار مودت  
 به بیعت شدند دوم سید روح الدوا و در خدمت سید زمانی در اماند و صاحب خوارق و کرامات بود و این  
 را بر تنگه سیم می الید و در آتش می انداخت تنگه زرمی شد تا این خبر بحضرت سید رسید طلب فرمود یاران را  
 گفت کلیم او بگیرد و گفت اینجا مباحش و به بلاد فرنگ اقامت کن او اینجا بزرگست منی نفع الدین  
 ابو علی قلندر بانی تپی از خلفای سید بھری قلندر است و بر وایتی مرید حضرت سید خضر رومی قلندر است  
 و بر وایتی سلسله ایشان بحضرت امیر المومنین اسد القالب علی بن ابی طالب الکریم و وجه بطریق السید  
 و ملاقات روحانی میرسد صاحب سفینه الاولیا گوید که شیخ شرف الدین بانی تپی کنیت ایشان ابوعلی و لقب  
 قلندر است از عقلائے مجانبین و بزرگان این طائفه و کبار مشائخ هند در علم تصوف و توحید یگانہ روزگار

بود و اولیای وقت را رجوع یا نشان بود و از معاصران سلطان نظام الدین اولیا قدس سرہ اند عالم بودند  
 بعلم ظاہری و باطنی و ممتاز در ریاضت و مجاہدہ علمائے ظاہر از قصور فہم خود بر ایشان انکار دہشتہ اند  
 نسبت ارادت و استفادہ ایشان بمولانا شمس الدین تبریزی و مولانا جلال الدین رومی قدس سرہاست  
 چنانچہ در بعضی از مکتوبات خود نوشتہ اند کہ در روم بمولانا شمس الدین تبریزی و مولانا جلال الدین رومی  
 رسیدہ ام و از ایشان نوازش یافتہ بانی پست آمدہ گشتم و قبر ایشان در بانی پست شہور و معروف است  
 یزدا و تبریک بہ و قبرے کہ در کربلاست اصلی ندارد فقیر بکر بزیارت رسید و بر من کشف شدہ کہ ایشان ان قبر  
 آسودہ اند این باعی از دست آوازہ عشق باہر خانہ رسید در دہل باخوش و بیگانہ رسید  
 از دست غم عشق تو بہر حال کہ گونید زراہ و در دیوانہ رسید و صاحب مراد المریدین نقل مکنند  
 کہ شرف الدین بوعلی قلندر بعد تحصیل تکمیل علم ظاہر نعمت باطن از حضرت قطب الدنخا قطب الدین بختیار  
 اوشی یافتہ و مرشد دوم ایشان حضرت نجم الدین غوث الدین قلندر اند و شیخ عبدالحق محدث در اخبار الانجا گویند  
 کہ شرف الدین بانی پستی اورا بوعلی قلندر نیز گویند از مشاہیر مجاہدین اولیاست گویند کہ در او اکل حال تحصیل  
 علم کرد و طریق مجاہدہ و ریاضت سلوک نمود و در آخر مجاہدہ شد و کتاہار آب انداخت نسبت ارادت  
 او بیک از شاخ شہور نیست بعضی گویند بہ نظام الدین اولیا ارادت داشت و بعضی گویند بخواجہ  
 قطب الدین بختیار اوشی و بیچیکے ازین دو نقل لصحت نرسیدہ است اورا مکتوب است بزبان عشق و  
 محبت مشتمل بر معارف و حقائق توحید و ترک دنیا و طلب آخرت و محبت مولی و حیلہ آن بنام ختیار الدین  
 می گویند و در سالہ دیگر در عوام الناس شہرت دارد کہ اورا حکماء شیخ شرف الدین می گویند ظاہر نیست  
 اگر آن از مختصات عوام الناس است و اند علم انتہی۔

ذکر سلطان التابعین برہمان العارفین مہتمم القیام علیہ صوفیہ سبب  
 اساس سلسلہ قلندریشیخ عبدعزیز بنی المعروف عبد اللہ علیہ السلام قلندر قدس سرہ

بدانکہ این خانوادہ علیہ قلندرین منسوب بحضرت ایشان است و ہر کہ نسبت ارادت باین خاندان دارد اورا

قلندری گویند حضرت ایشان از اصحاب صفه و از بناکر همت صلاح علیه السلام اند قبل از بعثت پیغمبر صلی الله علیه و سلم منتظر ظهور نبوی بودند چون ظهور آنحضرت شد بشرف اسلام مشرف شده داخل جماعت اصحاب صفه که عاشقان جمال جهان آرای نبوی بودند شدند و در بانی حجۃ شریفه را سعادت دارین انکاشته از کونین روگردانیده بکاری دیگر روی آوردند و در سفر و حضر جز خدمتگذاری شغله دیگری نداشتند در رساله خوشیست که لوکان بیداء الحواء النبوی صلی الله علیه و سلم و ازین وجه لقب بعلمدار شدند و نبودن نام ایشان در اسما و الرجال منافی این امر نمی تواند شد زیرا که بسیاری از اصحاب اند که ذکر آنها در اسما و الرجال نیست و در اسما و الرجال ذکر آنهاست که از روایات حدیث بوده اند در مراد المهریدین گویند که زمان عیسی علیه السلام در آن کرده اند و عالم و مقتدر دین نصاری بودند و صحبت سید الانبیاء علیه التحیه و الثناء مشرف شده اخذ فیوض و برکات و اسرار شریعت و طریقت و حقیقت نموده امام و قدوة اهل اسلام گشتند قبله سمت ایشان جز حق و کعبه توجه ایشان غیر ذات مطلق نیست و محتاج استسبای ایشان بهمین روش نیست و کمال تکمیل در همین طریق دیده و دانسته از شیخ و تکلف و تصنع و در ماندن خودی و خود نمائی را مانع و حصول مقصود فرموده اند

و اتباع شریعت هر حال منظور از ایشان است  
عشق کار است که موقوف بر ایت باشد  
ترا ب از حق همیشه خواهد حفظ شرع و طریق حمید  
و بدانکه حضرت عبدالعزیز مکی شخص واحد است متعدد در موقوف بندگی نظام الدین ساکن امیچی که چشتی اند  
و جامع آن شاه عبدالدین شاه عبدالرزاق بن محمد و شیخ خاصه خداست می نویسد که منشأ این سلسله یعنی قلندر شیخ عبدالعزیز مکی عبدالعلیم در پیغمبر اند که معروف به شیخ عبدالعزیز هستند انتهی و بعد ازین اختلاف روایات است از بعضی کتب چنان معلوم می شود که بهر جایار ذوی الاقدار معیت کردند و از بعض چنان معلوم می شود که بعد تشریف باسلام و اختیار معیت و صحبت سید الانام در سفری از اسفار در رکاب آن سرور حاضر بودند و مراقبه چنان استغراق واقع شد که از انجا نقل و حرکت افتادند و در زمانه حیدر که اسد الغالب حضرت علی بن ابی طالب کرم الله وجهه بهوش آمدند و مشرف بخدومت

زاهدان راه به رند بهر معذرت

حضرت مرشدی میسر باید

خدا دیدن خدا گفتن بگو و خدا را ماندن



و بیعت این خلیفه بر حق شدند و از اینجا است که در کتب اکابر قلندریه رضوان الله علیهم اجمعین سلسله نقلیه  
را در پنج می نویسنند قلندر یکم که بلا واسطه دیگر بسروانیا صلی الله علیه و سلم میرسد و قلندر یکم علویه  
که بلا واسطه حضرت علی مرتضی سلام الله علیه می پیوند و چند بیت از کتاب ربط المشایخ که از تصانیف علامه  
مولانا عبدالحق در جوپوری است و موضح این مقصد است می نگارم ذهن و اکمل

|                          |                         |                          |
|--------------------------|-------------------------|--------------------------|
| خواجہ عبدالحق بن عبدالحق | آن علمدار مصطفی از سپاہ | بانی بود در سفر بوفاق    |
| در کمانے گرفت استغراق    | تازمانے کہ حیدر صفت در  | سوی صفین اند با شکر      |
| شعب لشکرش گوش سید        | با فاقه در آمد و بدوید  | گفت کہ مصطفی و شکر او    |
| من فدائے غلام چاکراو     | قوم گفتند رفت از دنیا   | و ز پس او سه مرد از خلفا |
| این وصی و یست و شیر خدا  | اکن علی مرتضی امیر خدا  | تا بدولت با آغوش رسید    |
| بعیثش کرد و خدمتش برگزید | ہر کہ فہمید سر مرتضوی   | خواند ما را قلندر علوی   |

و ازین واضح شد کہ عبد الغزیز یکی از جناب رسالت مآب بلا واسطه فیض و بیعت ازند و ہم بلا واسطه  
شیر خدا علی مرتضی اکرم الله وجہ و نبودن و ساطت جناب امیر را مستبعد نباید انگاشت سلسله انقشندہ  
را در کتب ایشان ببینید کہ بلا واسطه جناب ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہم میرسد و بلا واسطه جناب امیر کریم  
نیز پس و ساطت جناب امیر در یک پنج نیست و در پنج دیگرست و اعتماد درین امور بر کتب قوم بیاید نہ  
برافواہ فقرے زمان کہ از حلیہ علم و عمل عاری اند اگر تفصیل احوال این اکابر منظورست طلاب اباید  
کہ موقوفات قلندریرہ را کہ محبوب و مفصل اند مطالعہ کنند فاشلو اهل الذکر ان کنتم لا تعلمون باید دانست  
کہ در حضرت ایشان اختلاف است و درین اختلاف دو قول اند در یک قول ہزار سال و در قول دیگر  
شش صد سال و مشہور ہمین قول ثانی است و طول عمر و بقای ایشان جائے استبعاد نیست حافظ  
ابن حجر عسقلانی در اصابہ فی تمیز الصحابہ در ترجمہ سلمان فارسی می نویسنند کہ سلمان فارسی دریافت  
حضرت عیسی علیہ السلام را و می گویند کہ دریافت و می عیسی را و در جامع الاصول گوید کہ می گویند  
اہل علم کہ عمر سلمان فارسی سه صد و پنجاہ سال بود بعضی گویند دو صد و پنجاہ سال و شیخ محمد طافرتی

در مجمع النجاشی که بطور شرح صحاح سته حدیث ست می نویسد که قس بن ساعده ایمان آورد با آنحضرت پیش از بعثت آنحضرت و بشارت داد بر بعثت او در انصام و نصحای عرب بود و گویند عمراد هفت صد سال بود و چون خضر و الیاس و صحاب گفت پیش از زمان آن سرور صلی الله علیه و سلم و بقای شان الآن خود ثابت و محقق است شیخ محی السنه البغوی در معالم التنزیل می گوید اربعه من الانبیاء فی الاحیاء اثنان فی الارض الخضر و الیاس اثنان فی السماء و در بیان علیمی علیه السلام و قصه رتن هندی که در ستمشش صد ظاهر شد و دعوی لقاے آنحضرت کرد در تفحات الانس مذکور است علامه محمد الدین شیرازی صاحب قاموس اور از صحابه میداند و سید اشرف جہانگیر سنائی در لطائف الشرفیه رسیدن خود بملاقات رتن هندی می نویسند و بان قحری نمایند و نسبت اخذ خرقه از او نشان ثابت می کنند و مولانا بحر العلوم شیخ عبدالحی محمد در شرح مسلم الشیخ می فرماید که ینبغی ان لا یدکر الیوم بالشک احتمال الصحه حدیثاً عن الوقوع فی الکبیره و نیز می نویسد که نحو مثل الیوم و الیوم الاولیاء القلندر رتبه البرق الکرام صحبت به عبد الله و یلقونه بعلم بردار و ینسبون خرقه الی ید یعون اسناداً متصله و یحکون حکایه عجیبه و یدعون لقاءه قریب من ست مائه و لا جمال للنسبه الکن بل یسمونهم اولیاء الله صاحب الکرامات محفوظی عن الله تعالی و الله اعلم الحق پس تردد در بقا و طول عمر ایشان کسی از شیعه که قائل بوجود مهدی اندوخی که قائل بوجود انبیاء اند نخواهند کرد و القصد آنحضرت آخر الامر در مکان پٹن که مشهور به پیران پٹن است آمدند و بامداد آنوقت که من در سرداب دمی ایتم شام از بالای آن بگل یا گنج بند کنند همچنان کرده شتی در آن سرداب بودند چون چند روز برلے برآمدن آنحضرت از سرداب باقی مانده بود شیخ الاسلام بهاء الدین ذکر یاملتانی و شیخ فرید الدین گنج شکر قدس سرهما را برلے حل عقد که این هر دو عارفان را مانده بود از جناب قطب الهند جو اجسم معین الدین چشتی قدس سره حکم شد که شام هر دو کسان در پٹن رفته از محاسن خود خاک و خاشاک گزیدند و حضرت شاه عبدالعزیز کی روییده باشند که چند روز برلے برآمدن ایشان باقی است برآمده آن عقد را حل خواهند کرد پس این هر دو بزرگان مجتهدین کردند تا آنکه حضرت قلندر رضی الله عنه از سرداب برآمد و عقد این هر دو بزرگان را حل کرد و حضرت شیخ فرید الدین گنج شکر قدس سره زمین برلے قبر خود درخواست کردند

آنحضرت رحمت فرمودند و بها بنجا قبر شیخ فریدالدین گنج شکر قدس سره است وفات شیخ فریدالدین گنج شکر در عمر  
نود و هشت سال است در سنه شش صد و هشتاد و وفات شیخ بهاءالدین ذکریا قدس سره در سنه شش صد و شش  
هجری وقوع یافته بعد از حضرت قلندر رضی فرمودند که من الحال باز در سزابه درمی آیم کسی بالائے سزابه باز نکند مگر  
آنکه در زمان مهدی موعود علیه السلام خواهم برآمد و بتاریخ دوازدهم ذی الحجه روپوش شدند بهمان نور عرس  
آنحضرت است اینچنین شان قلندری و درین طریقه با سینه سکر و غلبه حال نکتہ از شریعت فرو گذشت نقش  
حضرت شاه مجتبی معروف به شاه مجاقلندر را هر پوری که سر حلقه این خانواده بوده اند در مکتوبی می فرماید که صوفی  
قدم از دائر متابعت سرور انبیا صلی الله علیه و سلم بیرون نمی آید بودم در آنکه از سبب تسمی  
کتاب با نحو جگلی کار غلامی زیرا که صوفی را مرتبه صفا بوجه همین متابعت حاصل شده است و آنکه  
کردن خود از رتبه اتباع شریعت محقر برآورده و ازین اوصاف مذکور بیکجا اندام صوفی و قلندری بر او نشان  
عاریت است بحقیقت شیخ احمد علایی صاحب الذوات شرح عوارف می فرماید که قوم فتنه شیطان علی  
صورة القلندریه او غیرها سمو انفسهم ملائمتیه و لبسوا البسة الصوفیه لتلبس العوام الذین لا خبیة  
لهم بانهم الصوفیه و ما هم من الصوفیه بوجه من الوجوه انهم و مولانا عیدالوهاب شعرانی در اشارات  
و المریدین می گوید که در دراز خود را از مصاحبت این لباسیان که خود را بنام مشائخ آوازمی دهانند یا خود را  
از اتباع شان می گویند ملائمتیه و قلندریه و حیدریه و بسطامیه و غیر هم زیرا که اکثر ذریه اخا الفت با مشائخ  
است در جمله امور چه که منقول از مشائخ تقدیر است کتاب و سنت حتی که بود سیدی عبدالقادر الجیلی رضی عنه  
که باصحاب خود می فرماید که لازم گردانید بر خود مقید گردانید خود را به کتاب و سنت و پیر هیزید ازیرا و زن  
بدعتها و درین اینقدر اشارت از شیخ است و عبارت از من -

ذكر اصل الاصول السلسلة التي صلها ثابت وفرعها في السهام الملائمة  
باب مدينة العلم والحكمة فاتح ختم سلافة من خاتم النبوة خاتم الولاية  
الكبير سيد الاولياء الشهير حامل الراية المحمدية في الدنيا والاخرة سيد المحبين

والمحبوبين الذي فتدور دفيه تضيضاً وتخصيضاً بحبيب الله رسول  
 وحجبه الله ورسوله بل احب الخلق الى الله بعد سيد العالمين واهل بيته  
 في ملكوتهم موت على المتوطنين في اعالى المقامات المنتهى اليه خيرة كل  
 طالب مطلوب كل اغرب قطب دائرة المقاصد المطالب مولانا مولانا  
 سيدنا ابو تراب ابي الحسن و محسن سیدی علی بن ابی طالب کرم الله وجهه

کنیت ایشان ابو الحسن و ابو تراب ست و لقب مر قنوی و اسد الدین ابی طالب بن عبد المطلب بن هاشم  
 بن عبد مناف و نام مادر ایشان فاطمة بنت اسد بن هاشم بن عبد مناف و ولادت ایشان در کعبه معظمه بوده است  
 درون خانه کعبه روز جمعه سیزدهم ماه رجب المرجب بعد از واقعه قبل بسی سال و بعضی گفته که ولادت در خانه کعبه  
 بود در سال اول بعثت آنحضرت صلی الله علیه و سلم یازده ساله بودند و بعضی سیزده ساله می گویند و اول کسی که  
 از صبیان ایمان آورده ایشان بودند و در سی و پنجم یا ششم علی اختلاف القولین از هجرت بر سرند خلافت شستند  
 مدت خلافت ایشان پنج سال و سه ماه و بقولے چار سال و نه ماه بوده و وجه کنی او ابی تراب مسلم از سهل بن  
 سعد روایت می کند که علی بسیار دوست می داشت که او را ابو تراب گفتندی و وجه تسمیه او آن بود که روئے  
 پیغمبر صلی الله علیه و سلم در خاد فاطمه اکبر علی را یافت فرمود این ابن عمک گفت میان من و او گردی واقع شد  
 غضب کرد و بیرون رفت پیغمبر صلی الله علیه و سلم با شخصه فرمود به بین که علی کجاست آن شخص باز گشته گفت  
 یا رسول الله در مسجد بنجواب است پیغمبر صلی الله علیه و سلم آمد و علی مر قنوی هنوز در خواب بود در از و جدا شده بود  
 و خاک باور سیده پیغمبر صلی الله علیه و سلم او را از خاک پاک کرد و فرمود قح یا ابوتراب مولانا رو میفرماید  
 خاک شو خاک تا بروید گل که بجز خاک نیست منظر کل وفات حضرت ایشان در شب دوشنبه

بست و یکم ماه رمضان سال چهل هجری و بقولے ہفتہ ہم ماہ مذکور رونمود و ابن سعد گوید کہ ہفتہ ہم روز جمعہ  
 زخم خورد و در شب یک شنبہ وفات فرمود و متابعت کرد ہمین را مولانا جلال الدین سیوطی در تاریخ الخلفاء و ابن  
 حجر مکی در صواعق محرقہ و ابن ابی شیبہ گوید کہ مقتول شد آنحضرت روز جمعہ بست و یکم و وفات یافت روز شنبہ  
 و بقول زید بن وہب و شعبی گوید کہ مقتول شد وی رضی اللہ عنہ ہمزہ ہم و وفات یافت در اول شب از  
 عشرہ اخیرہ و عبدالرحمن بن ابی لیلی و شرجیل بن سعد گویند کہ مقتول شد در روز جمعہ ہفتہ ہم و مدت عمر شریف  
 شصت و سہ سال یا پنچ سال و مزار مبارک در نجف است در شواہد النبوت مست کہ امیر المومنین علی امام  
 حسن و امام حسین رضی اللہ عنہما را وصیت فرمودہ بود نہ کہ چون میرم برابر سر پے ننید و بخت سانسید آنجا سنگی  
 سفید خواہد یافت کہ از نور و خشتان است آن را بکنید و آنجا مردفن کنید و ملا عبد الغفور لاری گفتہ اند کہ قبر حضرت  
 امیر علیہ السلام در پنج دست در موضعیکہ مشہور است آنحضرت امیر المومنین است و درین باب جہتہا آورده بحث  
 بر آنند کہ دفن کردہ شد آنحضرت در قصر الامارت کوفہ میان خانہ خورش و ابوبکر عیسیٰ گوید کہ پنهان شد زاراد  
 تا از کن بدین خارج علیہم علیہم محفوظ ماند و شریک گوید کہ نقل فرمود جبہ شریف را حضرت امام بسوے مدینہ  
 و دیگر اقوال اند کہ نقل آنها طول بہ محل است و اللہ اعلم بالصواب فضائل حضرت خابج از حد و حصانہ و قبحی  
 آنحضرت فضل ناس اند و علم و عمل و شجاعت چنانچہ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلی در حسن البقیہ فرمودہ و نظر  
 متقی اگر باہر لبیب نظر نماید بر بیند کہ روئے این یک فضل حضرت ایشان کہ انا و علی من شجرۃ واحدا  
 است فضل و فضیلت جلد دیگران نمیرسد زیرا کہ دیگر ہر جا کہ ہست اطہار فضیلت و بزرگی است و درین بحث  
 نسبت حضرت امیر اطہار یکتائی و یکجہتی و لایحقی مابینہما من الفرق بدانکہ مودت حضرت امیر بر جمیع مومنین  
 بمودے قل لا استلک علیہ جلا الا المودۃ فی القربی واجب لازم است محب حضرت ایشان بیان است

|  |  |                                  |
|--|--|----------------------------------|
| از مہر علی سیکہ یا بد عرفان              | نامش ہمہ دم نقش کند بر دل و جان                    | این نکتہ کثرہ بین کہ را باب کمال |
| یا بند ز بنیات نامش ایمان                | و ہمین محبت را ذریعہ مفاخرت و حسن خاتمت خود میدانم |                                  |
| بیس کہ تا بد مہر حیدر ہر دم از سیماے من  | آسمان را سرفرازی باشد از بالاے من                  |                                  |
| چون سخن گویم ز معراجش کہ آن و نش نبی است | پائے در و امن کشد فکر تلک پیاسے من                 |                                  |

|                                      |  |
|--------------------------------------|--|
| تا نگردد غیر وحش ظاہر از اعضاے من    | بروصافی او سترتافتم گشتم زبان          |
| ابرگو ہر بار جوید منیض از دریائے من  | طبع من پاک ست چون دریا ز فیض من تفت    |
| طعمہ می کردی مرا این نفس از دریاے من | اگر نبودی ز لطف تار مہر او در دست دل   |
| نیک دیدم من سرین بر دیدہ بیناے من    | خاک را ہمیش در دو چشم من بجائے سرمہ ست |
| غیر ازین ہرگز کسے نشیدہ از آباے من   | نے من تنہا ہر وحش سرفرازی سیکم         |
| بعد مردن چون من در زیر زم اعضاے من   | اے صبا در گردنت خالم بر سوئے بجفت      |

مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب می نویسند کہ فرقہ اہل سنت کہ شیعہ خاص جناب مرقضوی اندو بدل جان فدائے خاندان نبوی اندا جماع دارند بر آنکہ محبت اہل بیت کلمہ بر ہر مسلم و مسلمہ فرض و لازم ست و داخل ارکان ایمان ست اتہی و از حضرت ولی نعمت طاب ثراہ در محبت و اعتقاد با فضیلت اہل بیت اطہار و تسبیح با توالت احوال ایشان واستمداد از ارواح طیبہ ایشان ہر چہ دیدہ ایم اگر نولیم در دفتر ہام گنجائش از ہر فیض

|                                    |  |
|------------------------------------|--|
| جودل سے ورد کرے شاہ بو تراب کا نام | جہان میں خاک شفا اسکی خاک کیون بنے         |
| پہونچی ہو فریاد تیری ساتی کو شرتلک | نشہ کامی سے تراب اپنے تو کیون کھاتا ہر غم  |
| پشتی پہ ہو ہمیشہ ترے شاہ مجتبیٰ    | چھپر تو اے تراب علی کا کرم ہو نرت          |
| کہ تیرا جد اعلیٰ حیدر کر ساتی ہو   | تراب البتہ تجھ کو وان ملین گے جام کو نرتکے |

وصل باید دانست کہ احادیث فضائل جناب امیر زیادہ از ان ست کہ احصائے آن در مقدمہ و آید۔  
 اخیرہ الحاکم عن احمد بن حنبل قال ما جاء لاحد من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم من فضائل ما جاء لعلي بن ابي طالب رضي الله عنه وسبب اين معنى اجتماع دو سبب ست یکی رسول خدا و سبب سوا بق اسلامیه دوم قرب قرابت او با آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم و آنجناب اوصل ناس بارحام و اعرف ناس بحق مراتب بودند باز چون عنایت الہی مساعدت نمود حضرت امیر را در کنارت بیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انداخت مرتب قرابت و وبالاشد و کرامت دیگر در کارا کہ زندہ باز چون حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا را در عقدا و دادند مزین فضیلت با و یا رشتہ و اسفیل قاضی و لسانی و ابوعلی گوید کہ نہ وارد شد و فضیلت صحابہ

با سائید حسان اکثر از آنچه وارد شد در فضل علی و بعضی از متأخرین گویند که چون از ذریت علی الهیبت نبوی آمد  
 سبب این فضائل همین است حضرت مولانا شاه ولی الله دهلوی در احواله الخفا در باب فضائل جناب امیر قریب  
 که فمن المتواترات معنی بمنزله هارون من موسی روی ذلک عن سعد بن ابی وقاص و اسما بنت  
 عمیس و علی بن اوطال و عبد الله بن عباس من المتواتر حدیث انما من علی و علی منی الله و ال  
 من و الایه و عاصم بن عاده رواه زید بن ارقم و بزیله و عمران بن حصین و عمرو بن اشاس من المتواتر  
 حدیث لما نزلت انما یرید الله الخ دعا رسول الله صلی الله علیه و سلم لواء الحمد و روی ذلک من حدیث  
 سعد و ام سلمة و واثله و عبد الله بن جعفر و انس بن مالک و من المتواتر انما اعطاه الراية يوم  
 فتح الخيبر و قال لا عطین الراية رجال يحب الله و رسوله و يحبه الله و رسوله رواه عمر  
 و ابو هريرة و غیرهم و مسلم از عامر بن سعد بن ابی وقاص او او پدر خویش روایت می کند که امر که در معاوی بن  
 ابی سفیان سعد را پس گفت چه چیز باعث است ترا از دشنام دادن علی گفت سعاد یا دارم سه حدیث را که  
 فرموده است رسول الله هرگز دشنام نخواهم داد علی را زیرا که هر یکی از ان سه دوست اند مرا از تو اگر شنیدم  
 رسول الله را که گذاشته بود آنحضرت علی را در بعض غزوات بر زنان پس التماس کرده بود علی از رسول ص  
 که یا رسول الله مرا می گذاری بر زنان و کو دکان پس فرمود آنحضرت صلی الله علیه و سلم یا علی خوش نمی شوی یا اینکه  
 باشی تو از من چون هارون بموسی مگر بتحقیق نبوت نیست بعد من و شنیده ام رسول الله را که می فرمود  
 در خبر هر آینه خواهم داد این را برایت را بر دست که دوست میدارد الله و رسول را تا آخر قصه و چون نازل شد  
 قل تعالوا الی خواند رسول الله صلی الله علیه و سلم فاطمة و علی و حسن و حسین را و فرمود اللهم هؤلاء اهل  
 ترندی و حاکم از بریده می آرود که فرمود رسول الله که بتحقیق حق سبحانه تعالی او را که در مابده و سستی چهار چیز  
 و خبر داد مرا اینکه حق دوست میدارد آن چهار را گفته شد یا رسول الله نام بگیر فرمود یکی علی از آنها است  
 و ترندی از این عباس و ابن عمری آرود که عقد مواخات فرمود رسول الله علیه و سلم در میان صحاب پس  
 آمد علی چرک آلوده چشمان پس عرض داشت که یا رسول الله مواخات کرده دی در میان صحاب خویش و عفت  
 مواخات نه بستی در میان من و کسی فرمود آنحضرت انت اخي فلا دنیا و الاخرة و ترندی از ابی سعید

روایت می کند که امانافقان را بعلامت بغض علی می شناختم طبرانی و حاکم از ابن مسعود روایت می کنند که  
 بود رسول الله صلی الله علیه و سلم هرگاه که غصه می شد جرأت نمی شد کسی را که با و کلام کند مگر علی طبرانی و حاکم  
 از ابن مسعود روایت می کنند که فرمود آنحضرت صلی الله علیه و سلم که نظر بر علی عبادت است و اسناد این حدیث  
 حسن اند ابوعلی و یزید از سعد بن ابی وقاص روایت می کنند که فرمود آنحضرت هر که ایذا رساند علی را پس  
 به تحقیق ایذا رسانید و طبرانی به سند حسن از ام سلمه روایت می کنند که فرمود آنحضرت هر که دوست داشت  
 علی را پس دوست داشت مراد هر که دوست داشت مراد دوست داشت حق را و هر که بغض داشت علی را  
 بغض داشت با من و هر که بغض داشت بمن بغض داشت بحق و نیز ام سلمه روایت می کند که شنیده ام رسول  
 را که می فرمود هر که دشنام داد علی او دشنام داد مرا و از عائشه صدیقه رضی الله عنها مروی است که فرمود آنحضرت  
 بهترین اخوان علی است و بهترین اعمام حمزه و ذکر علی عبادت است و خطیب از انس روایت می کند که  
 فرمود آنحضرت عنوان صحیفه مؤمن حب علی بن ابی طالب است و نیز می روایت می کنند که فرمود  
 آنحضرت صلی الله علیه و سلم که هر آینه جنت مشتاق است به کسان علی و عمار و سلمان و آبر عباس است و  
 می کنند که فرمود آنحضرت صلی الله علیه و سلم من کنت مولا فله مولا ام عطیه روایت می کنند که فرستاد  
 آنحضرت صلی الله علیه و سلم سریه که در آن علی بود آنحضرت را شنیدیم که می فرمود بار خدا یا نمیرانی مرا تا نهائی  
 علی را ام سلمه روایت می کند که میفرمود آنحضرت لا یحب علیاً من افاق ولا یغضه مؤمن هذا  
 و باقی از مصداق محرقه ابن حجر و از ائمه آنحضرت شاه ولی الله محدث دهلوی قاروقی و دیگر کتب باید دید  
 بحال اینکه حضرت علی رضی و فضائل او را باعث آنست که در اصل جبلت اخلاق قوی که فحول جلال  
 می باشند او می داشت از شجاعت قوت و حمیت و قایلین چون آبی آن همه اخلاق او در ضیاع خویش صریح

و ذکر خاتم الانبیاء و المرسلین سید الاولین و الاخرین مع لانا و مولی  
 الثقلین محبوب المشرقین و المغربین شمس السالکین سراج  
 العارفین مصباح المقربین محب الفقراء و الخیراء و المساکین الذی



قال الله تعالى وتبارك في مدحه وما ارسلناك الا رحمة للعالمين

|                        |                       |
|------------------------|-----------------------|
| اوست ايجاج جهان او مطه | در میان خلق خالق ابطه |
|------------------------|-----------------------|

|                        |                         |
|------------------------|-------------------------|
| شاهباز لا مکانی جان او | رحمة للعالمین در شان او |
|------------------------|-------------------------|

لا یکن شتاؤه من العالمین بل من الملائکة المسترین

سیدنا ابوالقاسم محمد بن عبد الله صلی الله علیه وآله وسلم

جمهور اهل سیر و تواریخ متفق اند بر آنکه حضرت اسماعیل و ابراهیم و نوح و شیث علیهم السلام از اجداد اکرام آنحضرت اند و اسمی گرامی آنحضرت بسیار انداز انجیل بود و نه نام مشهور اند و نام نامی آنحضرت در تورات احمد و ضحک در انجیل حامد و برویته فارقلیطا و در آسمان احمد و محمود است و ولادت با سعادت آنحضرت با اتفاق علماء اهل سیر بعد از طلوع صبح صادق پیش از طلوع آفتاب و زود و شنبه بود لیکن در تعیین سال و ماه و تاریخ اختلاف است عامه اهل سیر و تواریخ بر آنند که آن سرور در سال قبل متولد شده بعد از پنجاه و پنج یا چهل و زو و قول آنکه هر دو قصه در یک و زو واقع شدند و بر عم بعضی ولادت آنحضرت بعد سی سال از واقعه نفیل است و بگمان بعضی بعد از چهل سال و داده و قول اول صحیح است و عقیده جمهور علماء آنست که تولد آن سرور در ماه ربیع الاول واقع شد و در عم طائفه آنکه در ماه رمضان واقع شد مشهور آنست که دوازدهم ماه ربیع الاول واقع شد و در دوم و هشتم نیز گفته اند و بقول بعضی اول و شنبه که از ماه مذکوره بوده و گویند که آن سرور در عهد نوشیروان تولد شده اند بعد از آنکه چهل و دو سال از حکومت او گذشته بود صاحب جامع الاصول و غیره آورده که هشت صد و هشتاد و دو سال از وفات سکندر رومی گذشته بود و بر دایت ابن عباس از زمان حضرت عیسی علیه السلام تا ولادت پیغمبر صلی الله علیه و آله وسلم

ششصد سال بوده و ابتدای نزول وحی بر آنحضرت صلی الله علیه و سلم بقول اکثر اصحاب حدیث مایل سیر  
 روز دوشنبه سوم یا هشتم ماه ربیع الاول سال چهل و یکم از ولادت آن سرور صلی الله علیه و سلم بود و نزد جمعی کثیر  
 و ائمه سیر و تواریخ در ماه مبارک رمضان بود بعضی از متاخرین علماء حدیث گفته که ابتداء وحی  
 بر آنحضرت صلی الله علیه و سلم در خواب بود و راه ربیع الاول در ابتداء ماه رمضان و معجزه آنکه آنسرور  
 صلی الله علیه و سلم بظهور رسیده مثل نزول قرآن و شوق و سخن کردن طفل از اهل بیامه که همان روز  
 متولد شده بود و سخن کردن آن بود گواهی دادن سوسار و سوسله این بسیار است و آن قدر بجزئیات  
 که از آنحضرت ظاهر شده اند آنکه از آن پنج پیغمبر روز نموده و معراج آنحضرت بقول اکثر راه ربیع الاول  
 سال دوازدهم نبوت و بقوله شب بخت و یقین حب قبولی در بخت و ششم ماه ربیع الآخر و نزد بعضی  
 در بخت هم ماه رمضان سال دوازدهم از بعثت واقع شده و هجرت آن سرور با حضرت صدیق کبیر  
 در شب بخت و یقین هم ماه صفر یا غره ربیع الاول سال سیزدهم یا چهاردهم از بعثت واقع شد اکثر اهل سیر  
 بر آنند که بیرون رفتن ایشان از مکه روز دوشنبه بود و بعضی بر آنند که پنجشنبه بود و وجه جمع آنست که  
 خروج از خانه حضرت ابو بکر رضی الله عنه پنجشنبه و خروج از خار و قومه نمودن برینه دوشنبه یا عکس بود و شاهد  
 و الله علم و باتفاق اهل سیر آن روز که حضرت پیغمبر صلی الله علیه و سلم داخل مدینه منوره شدند روز دوشنبه بود  
 از راه ربیع الاول و در آن که چند ماه بود اختلاف است بعضی بر آنند که اول ماه و بقوله دوازدهم بقوله  
 سیزدهم بوده و واقعه وفات آنحضرت صلی الله علیه و سلم نیز چهارم یا پنجم یا ششم یا هفتم یا دوشنبه  
 دوازدهم ربیع الاول سال یا دهم از هجرت و بقوله دوم ماه مذکور واقع شده و شب چارشنبه هم و ظهور  
 بعضی روز شنبه بر مدینه منظمه در حجره حضرت عائشه صدیقہ رضی الله تعالی عنهما در آن مکان قبض  
 روح مقدس واقع شده و چهارم از آنحضرت را دفن کردند صلی الله علیه و سلم و سن شریف آنحضرت  
 صلی الله علیه و سلم شصت و سه سال بود باقی از کتب سیر دیدنی است۔

سلسله عالیہ قادریہ رضویہ

بدانکه این سلسله منسوب است بسید السادات حضرت شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ

و چون حضرات این سلسله تا حضرت سید نجم الدین غوث الدہر در سلسلہ علیہ قلمندریہ ذکر کردہ شدہ اند  
آغاز این سلسلہ از ذکر حضرتان کہ بعد حضرت سید صاحب اند کردہ می شود۔

## ذکر سید السادات منبع فیض و الکرامات الابوی سیدی حضرت نظام الدین غزنوی

منسوب بغزنین کہ ولایت معروفست حضرت ایشان خلیفہ رشید پدر خود اند و پدر حضرت سید  
نجم الدین غوث الدہر قلندہ راند و معاصر حضرت شیخ صدر الدین عارف سہروردی سنہ و تاریخ ولادت  
و وفات ایشان بدیافت نرسید۔

## ذکر شیخ الشیخ فتوۃ الامجد و الامالی سیدی سید نور الدین مبارک غزنوی

حضرت ایشان مرید و خلیفہ شیخ الشیخ شہاب الدین سہروردی اند چون بوجود آمدند و الامجد  
ایشان بخدمت شیخ الشیخ بردند چنانکہ در حال حضرت سید نجم الدین غوث الدہر قلندہ نوشتہ شد  
و مراد المریدینست کہ حضرت ایشان خواہر زادہ شیخ الشیخ نیز اند بعد تربیت و ہدایت شیخ اور از اخلاق  
خود گردانیدہ بغزنین بر اسے ہدایت و ارشاد فرستادند و بعد از ان بدہلی آمد چون بہ اوصاف بہ تقوی  
و دیانت و امانت موصوف بود سلطان شمس الدین قلیش اور شیخ الاسلام دہلی مقرر کرد و بمر  
دہلی اشتہار یافت از حضرت شیخ نصیر الدین محمود چراغ دہلی منقولست کہ بزرگے بود نام شیخ اجل  
شیرازی می گفتند کہ سید نور الدین مبارک بحالت خود سالی اول نعمت از ویافت و در آنوقت  
بازرگانے بود از امر یہ ان شیخ اجل رونے او بخدمت شیخ آمد و عرض کرد کہ در خانہ من پسریست  
شیرخوار نعمتے برلے او عطا فرماید فرمود نیکو باش چون من فردا نماز بدارم بگذازم پس خود را بیار  
و از جانب راست در نظر من در آری از اتفاقات پدر سید نور الدین مبارک ہم در آنوقت حاضر بود

چون این حدیث از زبان شیخ اجل نشنید با خود گفت که من نیز پس خود را بیاورم چون وقت نماز باشد  
شد باز رگان در آمدن خود درنگ کرد و پرسید نورالدین مبارک برخواست و قبل از نماز پس خود را در سجده  
و بعد از نماز از جانب است در نظر شیخ در آورد شیخ در سئ نظر کرد و نعمت ولایت بوی ایشار نمود چنانچه این همه  
برکت و نعمت که بوی عطا شد از برکت نظر شیخ اجل بود اگر چه بار دیگر سید نورالدین بن خدمت شیخ الشیوخ رفت  
کار خود تکمیل رسانید و خود خلافت گرفت تاریخ وفات ایشان سیزدهم ربیع الثانی سنه ششصد و سی و دو  
تقبل صاحب اخبار الاخبار و بعد از ششصد و چهل و هفت اند و مقبره جانب شرقی حوض شمس است  
حضرت ایشان لجازت سلسله قادریه و سهروردیه هر دو از حضرت شیخ الشیوخ دارند

## ذکر منبع عیون المجاہدہ مطلع انوار الریاضۃ سیدی شیخ الشیوخ شہاب الدین السہروردی

سهروردی بضم السین الرا الاولی چنانچه در حجت الاسرار و حاشیه لمواهب بر شبر ملسی است از انساب  
و در تاریخ ابن خلکان و غیره بفتح راست نسبت بسهروردی و بدیده ایست نزدیک نجان از عراق عجم کسیت  
ایشان ابو حفص است و لقب شیخ الشیوخ و نام عمر بن محمد البکری پیرزگوارش شیخ محمد قریشی سهروردی  
است نسب شریفش بحضرت صدیق اکبر منتهی میگردد رضی الدعنه قطب زمان و غوث آوان و عالم  
حامل و قائل کامل و پیشوای وقت بوده اند و مذہب و امام شافعی میباشند در بغداد مشہورترین  
متأخرین بودند از باب طریقت از دور و نزدیک متفقاے مسائل طریقت از سئ می کردند مرید خود شیخ  
خصیار الدین ابوالنجیب سهروردی بودند و صحبت حضرت غوث الاعظم سید محی الدین ابومحمد عبدالقادر جیلانی  
قدس سرہ الغریز نیز مشرف گشته فوائد عظیم حاصل می نمودند حضرت غوث الاعظم اکثر در حق سئ فرمودے  
که یا احمد انت اخو المشہودین فی العراق حضرت ایشان فرموده اند که در جوانی بعلم کلام مشغول بودم  
و کتاب چند در آن یاد گرفتم عم من مالا ان منع می کرد و سئ عم من بزیارت حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی  
رضی الدعنه آمد من باشے بودم و مرگفت حاضر باش که بر مریدے می رویم که دل وی از خدا ی تقالی

خبر میداد و منتظر باش برکات دیدار وی را چون ششم شیح ابو النجیب گفت یاسید این برادر زاده من  
 بعلم کلام مشغول است هر چند منع می کنم از آن باز نمی ایستد حضرت غوث الثقلین فرمودند ای عمر کدام کتاب  
 حفظ کرده گفتیم فلان کتاب و فلان کتاب او دست مبارک خود را بسپید من فرود آورد و او را که یک لفظ  
 از آن کتب بر حفظ من نمانده بود و خدا می تعالی همه مسائل آنها بر خاطر من فراموش گردانید و علم دینی  
 مملو ساخت و فرمودند که آنچه یافته ام از برکت شیح عبدالقادر جیلانی است از خلفای ایشان حضرت  
 نورالدین مبارک غزنوی و حضرت بهاءالدین ذکریا ملتانی و شیح نجیب الدین علی برغش شیرازی و شیح  
 حمیدالدین ناگوری و از جمله سترشدان شیح صلح الدین سعدی شیرازی و ولادت شیح ابرو بخ در راه جب سنه  
 پانصد و سی و نه هجری است وفات ایشان در غره ماه محرم سنه شمس صد و سی و دو و در مبارک من و ن شهر  
 بغداد است و عمر شریفش نود و سه سال بود حضرت ایشان تصانیف بسیار اندامه ترین آنها عوارف  
 المعارف است که تا حال متداول میان حضرات صوفیه است.

ذکر شیح الاعظم و امرشد الاعظم قطب الولايت نجم الهدایت خلاصه  
 سلسله الامهیه سلاله برکات الاحمدیه شیح الاسلام و المسلمین حضرت شیح  
 محی الدین ابو محمد عبدالقادر الجیلانی الحسینی الحسینی رضی الله تعالی عنه

حضرت ایشان مرید و تالیف حضرت شیح ابو سعید مبارک خرمی اند و ولادت با سعادت بقول صاحب  
 سفینه الاولیا و نفحات الانس اول شب ماه رمضان سال چهار صد و هفتاد و بقول هفتاد و یک  
 هجری است و در مناقب الاصفیاء است که در راه ربیع الآخر سنه چار صد و هفتاد و یک هجری است و جنبلی  
 مذموب بودند و فتوی بر نهضت امام احمد بن حنبل ثنائی میدادند و کثرت آختاب ابو محمد است و سبب  
 ملقب شدن بلقب محی الدین اینست که میفرمودند که بروز جمعه از بیرون بغداد در شهری آمدم ناگاه در  
 راه بر سر چاری یغیث البدر تغییر اللون بگوشتم بسیار بسوس من متوجه شد و گفت السلام علیک

یا عید القادر گفتیم و علیک سلام یا عید الله گفت نزدیک من آئی نزد من رفتم گفت مرا بشناسم  
چون نشست فی الحال جسد او تازه و صورت او روشن گشت و رنگش صاف گردید گفت مرا می شناسی  
گفتم نه گفت من دین چه تو ام پیش از تو ضعیف شده بودم و بسیار بحالت را از چنانکه دیده ام حال را خفیم  
بیرکت وجود مسعود تو بار دیگر زنده گردانید و انت محی الدین پس او را گذارتم و در مسجد جامع رفتم شخصی  
تعلیل پیش پیای من نهاد و گفت یا محی الدین چون نماز بگذارد مخلق از هر طرف بر من هجوم می کرد و دست  
و پایی مرا می بوسیدند می گفت یا محی الدین و این لقب آفتاب در زمین است و در آسمان لقب  
روی باز آفتاب و غوث الثقلین و تصرف آفتاب بر جن و ملک انس بوده چنانچه آدمیان و جنات  
حاضر شده مستفیض می شدند جنیان نیز حاضری گشتند و اسلام می آوردند عمر شریف نو سال وفات  
در شب جمعه بعد نماز عشاء از هجدهم ربیع الآخر بروایتی هجدهم سنه پانصد و شصت و یک یا پانصد و شصت و دو  
باقی در کتب دیگر موجود است حاجت بیان نیست از خلفای حضرت ایشان شیخ شهاب الدین سهروردی  
و شیخ ابو محمد یونس لفظاً را الهاشمی و شیخ ابوالحسن علی بن جامع و غیر هم اند  
فما کذب که بدانکه آنحضرت را جمیلی از ان جنت می گویند که اصل شان از ولایت جمیل است و ولادت با سقا  
نیز در آنجا واقع شده و آن ملکی است و سلسله طبرستان که آن اخیلان و گیلان و گیل نیز گویند و بعضی گفته اند  
جیل موضع است بر کنار و جل یک و زه راه از بغداد بطرف واسط و نیز موضع است جیل نزدیک آن  
حسب نسبت این دو موضع هم گیلی و گیلانی و جیلانی می گویند اما جامع گفته که نسبت آنحضرت باین دو  
موضع کرده اند از آنجمله کی صاحب وضه النواظر است که از اکابر وقت بودند و قول ایشان سند است  
نوشته اند که قول آنها غلط است و گفته اند می تواند بود که آنحضرت درین موضع چند روز اقامت نموده باشند  
چنانچه در بیج عجمی اهل آنحضرت از ولایت گیلان است و صاحب عجم البلدان آنحضرت را به موضع شبر  
که از مضافات گیلان است نسبت کرده و الله اعلم

ذکر امام الاولیاء و مقام الاصفیاء مرشد

## غوث الثقلین حضرت شیخ ابوسعید مبارک مخزومی

لفظ مخزومی بالزائد است یا بالراء المهملة منسوب به مخرم که محله در بغداد است و بزرگ اندوب یقبیل است که در آن  
مشهور است که قال مولانا الشاه ولی السجدت در انتباه فی سلاسل اولیاء السلف فی لککات الاثریه علی  
الاحادیث البحریه قال ایضا ابن ناصر الدین ابی سعید بسکون العین تلمیذا الدال هو المبارک بن علی بن  
الحسین بن بندار البغدادی المخزومی کافی رساله الخرقه للامام ابن العربی هو کسب المهرله المشدده تسببه  
الی المخرم محله بغداد و شرقیاً منظر البعض و له یزید ابن المخرم و واقفهم الخجی و الذهبی و الشمس بن البحر و بن  
ناصر الدین و الیافعی و الرضا و ابی المتقی و مولانا عبدالحق دهلوی و لمجرأ الی القشاشی و الکرودی  
و فی المنجات و حاشیته و هو المشهور المذکور فی الاسانید البجلیتیه بالبلا و الهندیه المخزومی کاتب المحروف میگوید  
که قول فیصل سمن است که اگر خوانده شود مخرم بر او محله پس منسوب بحله بغداد است و اگر بر او محله پس  
منسوب به بنی مخزوم قبیله عرب است چنانکه حضرت شاه صاحب فاده فرموده اند نام حضرت ایشان  
مبارک بن علی بن حسین المخزومی است قدومه سالکان و قبله عارفان پیرو لقیه واقف امر حقیقت  
و صحبت دار حضرت علیه السلام و جنلی المذهب اندر شیخ ابوالحسن علی بهکاری و پیرو خرقه حضرت غوث الثقلین  
بنامد رسته الارخ که حضرت غوث الثقلین منسوب است ایشان کرده اند و در حیات خود باو نشان داده بودند  
چنانچه قبر شریف حضرت غوث الاعظم در همان رسته است و فات حضرت شیخ ابوسعید با اتفاق اهل قریه در ماه محرم  
سال یصد و سیزده هجری است و باقوال بعضی در سال یانصد و هشت و هشت وقوع آمده -

## ذکر سلطان الاولیاء برهان الاتقیاء و القادیه العارفین عمده الاولیین حضرت شیخ ابوالحسن علی بهکاری

بدانکه ایشان ابوالحسن علی بن محمد بن جعفر القرشی بهکاری اند و جمهور مورخین و محدثین گویند که علی بن محمد  
است و موافق جمهور را در او قشاشی و کرودی و شیخ اکبر و جامی و محقق دهلوی گویند که ابی الحسن علی

ابن محمد بن یوسف القرشی الاموی المکاری و ابن خلکان گوید که یفح باو تشدید کاف بعد الف را اول  
نسبت است بسوی قبیلۀ ازاکراده و حائل و حصون قری من بلاد الموصل و در قاموس است  
که بهکاریه مشدده ناحیه ایست فوق موصل حضرت مولانا شاه ولی الله محدث دہلوی در انتخابہ می فرماید  
که بهکاری به تخفیف کاف نسبت است به بهکاریه قبیلۀ ازاکراده قال شیخ ابوسعید الکوردی فی غیر ذلک الموضع  
انتهی لا عبد الغفور لاری به تشدید کاف ضبط کرده اند در ترجمہ عدی ابن مسافر بهکاری پس اینچہ منسوب  
به قبیلۀ ازاکراده است به تخفیف باید خواند و اینچہ منسوب به بهکاریه کہ شہریت بنام به تشدید باید خواند ہذا ہو  
و جمہ التعلیق و شیخ الاسلام ابو الحسن علی اموی قرشی منسوب بشہر بہکاریہ است کہ از ائیتہ بخط العسکری  
لب الانساب غرض کہ حضرت ایشان از بزرگان مشائخ و معتقدان صاحب خوارق و کرامات صائم الدہر  
و قائم اللیل بودند گویند کہ بعد سہ روز لقمہ طعام خوردی و دو ختم قرآن بعد از نماز خفقتانماز تجد کردی  
مرید و خلیفہ شیخ الشیخ ابو الفرج یوسف طرطوسی اندوفات ایشان در ماہ محرم سال چار صد و ہشتاد و شش  
ہجری بوقوع آمدہ و نزد بعضی سال چار صد و ہشتاد و چار و پنج نیز است۔

## ذکر سراج الاصفیا و نبراس الاولیا برہان الواصلین و حجۃ اللہ فی العالمین حضرت شیخ ابو الحسن سراج طرطوسی

و در بعضی روایات طرسوسی نام آنحضرت در مناقب الاولیا خواجہ یوسف طرطوسی گفته و در سفینۃ الاولیا  
مذکور است کہ شیخ ابو الفرج یوسف طرسوسی اصل ایشان از طرسوس است انتہی این نسبت بسوی طرسوس است  
کہ بلدہ ایست در قاموس گوید کہ طرسوس بر وزن خلرون بلدہ اسلامی است کہ بود براس  
ارمن و بعد از ان بار آمد درین ہنگام بمسلانان ایشان مرید ابو الفضل عبد الواحد قمی اند  
قدوہ اولیائے زمان و زیدہ مشائخ ہمان صاحب مقامات بلند و کرامات ارجمندہ بود و در کل  
قدم محکم داشت و در تجرید و تفسیر بیگانہ وقت بود وفات ایشان در سال چار صد و چهل و ہفت  
باتفاق اہل تواریخ است۔



## ذکر قبلة الاولیاء و کعبه الاصفیاء بخت العارفین و عده الواقفین حضرت شیخ ابوالفضل عبد الواحد قمی

در بعضی روایات یمنی منسوب بر یمن که شهرت مشهور و قمی منسوب بر یمنی قمی قبلیه عرب آنحضرت  
مرید و خلیفه پدر خود حضرت شیخ عبدالعزیز قمی اندکیت ایشان ابوالفضل نام پدر ایشان عبدالعزیز بن حوث  
ابن اسد از بزرگان ابن طائفه علیه و خادمشرعی و سالک طریقت و اقامت حقیقت امام المصنعت و حجت  
بود و در راه شریعت و طریقت قدم بر قدم پیروشن ضمیر خود داشتند و از کل میدان و خلفای حضرت  
شیخ ابوبکر شبلی بود و در محدث قمی و شیخ اسحق الحداد الطبری و فقیه شعبی و حافظ بریان المعوی فی فقه الحنابلان  
عمرو حافظ شمس بن الجوری و حافظ ابوالفتح الطائوسی و محدث ادویا قمی و غیرهم گویند که ایشان از ابوبکر شبلی حقیقت پویشده اند  
و روایت کرده اند امام حافظ یونس العباسی صاحب امام بن العربی و امام شهاب الدین بهروردی صاحب قسطلانی و جمال  
المستقلان و امام جلال البخاری و امام الفقیه المحدث موافق الدین ابو محمد عبدالعزیز بن محمد بن محمد بن قدامه حافظ ابوالطاهر  
یونس السمری حافظ شمس الدین ابو محمد بن ابی بکر الدمشقی الشهیر بابن ناصر الدین و حافظ زین الدین رضوان المقری  
و حافظ شمس السخاوی و شیخ علی التقی و محدث قشاشی و غیرهم که ایشان خرقه پوشیده اند از پدر خود شیخ  
عبدالعزیز می گویند و ضعیف که این مضائقه ندارد و زیرا که تعاصیر بریان این حضرات متحقق است چنانکه  
حضرت آنحضرت مرشدی و جد ابی شاه تراب علی قلندر قدس سرور کتاب مستطاب کشف التواری فی  
احوال نظام الدین انقاری مؤلفه خود بصفحه ۱۰۸ میفرماید که بعضی خاندان قادریه در میان ابوالفضل  
عبدالواحد قمی و ابوبکر شبلی واسطه را شیخ عبدالعزیز می نویسند و بعضی خاندان قمی نویسند پس هر دو  
صورت جائز است بدین وجه که شیخ ابوالفضل و شیخ عبدالعزیز هر دو را از شیخ ابوبکر شبلی رسیده است  
پس ابوالفضل از طرف پدر خود شیخ عبدالعزیز هم مجاز بود و هم از طرف شیخ ابوبکر شبلی قدس سره آشی  
وفات ایشان در راه جهادی الاخری سنه چارصد و سست و پنج هجری و بقول بعضی سست و شش هجری  
است و مزار در مقبره امام احمد بن حنبل رحمه الله علیه واقع بقدر است.

ذکر عمدة السلاک و عمدة الناساک حضرت شیخ عبدالغفر المصطفیٰ  
عمادات کنده ۱۲

پنجمین در نسبت ایشان به نبی و پیغمبری هم اختلاف است حضرت ایشان از اعظم مریدان حضرت شیخ ابوبکر شبلی اند حاصل و کامل و مقدر زمانه و از کبار اولیاء الدین و سر حلقه تصوفیان عالی مقام اند کمالات و کرامات و حالات ایشان از بیان مستغنی اند سال وفات ایشان بدریافت نرسید.

ذكر رأس القوم ورتبهم فخر الاولياتاج الاصفيا صاحب  
الكرامات العاليه عارف مقامات الآميه حضرت شيخ البوكر شيلي

کنیت ایشان ابو بکرست و نام جعفر بن یونس صحیح دشت این را شیخ الاسلام هر سوی و تابع شدگان را  
جامی و همین مکتوب است بر مرزا و سلسلی و قشیری و ابو بکر کلا آبادی و جلای و ابن خلکان و ذهبی با فقیه دلت  
ابن حجر گویند و بعضی دلت ابن جعفر و حافظ طحی گویند که ابو بکر محمد بن خلعت و کنیت کرده شد بدلت  
و رد او گویند که بر آند مشایخ ما و متابعت کرده اند او شان را اقتشاشی و گردی و سندی گویند که محمد بن دلت  
بضم ذال الهجاء و فتح اللام بن خلعت بن محمد بن حجر الفتح الجیم فملات کجعفر الحدیث الفقیه المالکی المصری  
بغدادی المتونی من السماع فیما روی الروی و شبلی نسبت است بشیبه و این دهبی است از دیهات ارموز و  
از بلاد ماوراء النهر و مرید خاص حضرت شیخ جنید اند و خرقه نیز از ایشان دارند چنانچه میفرمودند که هر قومی را  
تا حی است و تاج این قوم شبلی است مالکی المذهب بودند و لقبو له اصل ایشان از موضع شبیه خراسان  
است و در طبقات سلمی مذکور است که خراسانی الاصل و بغدادی المولد و المنشأ اند و لقبو له مولد ایشان  
سامره است و اصل از اسر شنه که از توابع فرغانه است و فوات ایشان در شب جمعه است و در مقدمه ذی الحجه  
سال سه صد و سی و چهار هجری یوزده و درت عمر شریف هشتاد و هفت سال و قبر در بغداد است -

نقل است کہ از حضرت شیخ شبلی پرسیدند کہ اگر ملاکر مین کہ بود فرمود ندانم بود کہ گناہ آمرزنده باشد  
بر کسی را یا بان گناہ عذاب نکند کہ این گناہ است کہ من فحلاں دوست و بندہ خود را آمرزیدم و در ساقب الاویا

مسطور است که ابو بکر شبلی خلیفه رشید حضرت جنید بغدادیست و جنید گفت بشیمی که یکدیگر را می نگرید شبلی بنگرید  
فانه عین من عیون الله اصلش از فرغانه و نشو و نما در بغداد یافته در ابتدا به حال در مجلس خیریناج توبه کرد  
و بخدمت جنید مرید گشت.

**نقل است** که شبلی در بار گذشت خیابان فروشی می گفت ده خیابان بدانگی شبلی گفت هر گاه به ده خیابان  
بدانگی فروخته باشند حال شهر را چه باشد.

**نقل است** که شبلی در مرض الموت دوش مریدی گرفته مسجد میزفت مردی در راهش آمد گفت که مرافدا  
باین مرد کار است چون بخانه آمد همان شب وفات یافت گفتند در فلان موضع نیکو عشا لیست خادم گفت  
بله از وقت از چه دهنستی گفت این آنکه بزرگ گفته بود که مرافدا باین مرد کار است **مقالات** گفت از ادبی که می  
دل مست نه از ادبی تن گفت عجب ترا آنکه هر که خدا را شناسد و عصبیان کند گفت یاران سرایه وقت نگذارید  
در آن گمان نه بسید که فردا یا رفته نخواهد بود.

**ذکر قدوة المقربین ذررة ارباب الیقین صفوة اصحاب الصحو**  
**و التکمین باسط الایادی حضرت خواجه ابوالقاسم جنید بغدادی**

کینست ایشان ابوالقاسم و لقب سید الطائفة و طائوس العلماء و قواریری و زجاج و خزان زجاج از ان گفتند که  
پدر ایشان محمد بن جنید ابگینه فروش بودند و خزان و الفتخ خاسه معجمه و تشدید زاول بعد الفت زانیه کسی که لعل خزان  
مشغول باشد و قواریری الفتخ قاف و و بعد الفت زانیه کسوره بعد از ان یاسه تخانیه ساکنه و پس از زانیه رانیه  
برای آن گویند که پدرش قواریری بود و والد حضرت ایشان از نهان و ند بوده اند و مولد و منشأ سید الطائفة بغداد  
بود و همین است نام او پیش از آنکه متقین و سمعانی و سبکی و غیر هم و در قاموس است که جنید که به لقب ابوالقاسم  
ابن عبید سلطان الطائفة الصوفیه مرید کامل و خواهر زاده کسری قطعی از مزج مشایخ کبار و مطلع سادات باعتبار  
بجای حقان و الامراء سلطان طریقت پیشوا اهل حقیقت متقدم جهان و اوقات زمان از انکه سادات این قوم  
بوده اند و به جارحان محاسبه و محرم تصاب قدس سر صحبت داشته اند و در ویم و ابوالحسنین نوری و شانی خزان و غیره



با تفتی آواز داد که دست از دیده دوست ما بدار که چشمی که بنام ما بسته باشد جز بقای ما نکشاید پس خواست که انگشت مقده را بکشاید و از آنکه انگشتی که بنام ما بسته شد جز بفرمان ما کشاده نگردد و فرار ایشان در بغداد دست

## ذکر بیان الکاشفین و سلطان العاشقین الصادقین منبع الفیوضات الابدی حضرت خواجہ سری ابن مغلس سقظلی

کینست ایشان ابو الحسین است مرید حضرت معروف کرخی اند و خال حضرت جنید ابن خلکان گوید که سری مغلس بضم لم و فتح الغین المعجمه و کسر اللام المشدده و بعد با سین المهمله بمعنی مصلی الفجر فی الغلس و غلس بمعنی تاریکی اکثر شب که از این منتخب و سقظلی نسبت است بسوئے فروخت سقظا ای متاع ردی که زانی القاموس ایشان مقتضای زمان و شیخ وقت و امام اهل تصوف بوده اند و اول کسیکه در بغداد سخن حق گفت و بود اکثر اولیای عراق مرید او بودند در مبادی حال سقظا فروش بودند از بیعت معروف سقظلی شدند و در آن احوال به کان خویش پس برده به بازار رکعت میخواندند مردی گفت که ظان بزرگ از کوه لکام ترا سلام رسانید گفت در کوه بودن کای نبود مرد باید که در بازار بچین مشغول باشد رزنی گفتند که بازار بغداد بسوخت گفت من نیز فارغ شدم چون در کان خویش مسلم دیدند گفتند الحمد لله و همه کالای فقر دادند و گوشه گرفتند گفت پیچاه سال است که استغفار کنم اذان شکر می کردم که چرخ خود را بهتر از مسلمانان خواهم حضرت جنید میفرماید که رزنی سری سقظلی می گریست از خیال پرسید گفت که کوزه بر مهر او ختم آب سرد شود حوئے زیبا دیدم گفتم تو آن کیستی گفت آن کسیکه کوزه در مهر او ندارد وفات او سنه د و صد و پیچاه و سه سوم رمضان شریف و ز شنبه بعد الفجر و بقول سنه د و صد و پیچاه و در فوجان شدند در بغداد یا شونیز به بغداد

## ذکر امام الهام و فقیه المحدث اعمام بهیض الفیوض الشری حضرت شیخ معروف کرخی

کینست ایشان ابو محفوظ و امام بهیض ایشان فیروز و زو بقول فیروزان و بعضی نگارند که معروف بن علی الکرمی منسوب بکرمخ که محله بغداد است ابن خلکان گوید که کرخی بفتح الکاف و سکون الراء و بعد با خا حجه نه النسبه الی الکرمی

و هو اسم لشقة مواضع ذکر لیا قوت الحموی فی کتابہ و اشہر ما کرخ بغداد و الصبح ان معروف الکرخی منہ انتہی و حفظ  
حدیث در مناقب ایشان کتبہا نگاشتنہ انچنانچہ از او شان ابو نعیم اصبہانی ست و ابن جوزی در صفحہ المصنف  
گوید کہ ابراہیم حربی گفت کہ قبر معروف کرخی تریاق محببت برے قضائے حاجات و اجابت دعوات و تہنیت  
کردہ انداین را اہل معرفت و ثقہ و مجتہدین نقل کردہ سنی و قشیری و ہروی و ابن خلکان و یافعی و سبکی و ابن الجوزی  
و شعرانی و امثالہم و ابن جان در ثقات می گوید کہ اہل عراق بسیار حکایات در کرامات و استجابات نقل کردہ اند  
و علامہ شبیر المسی در حاشیہ مواہب از شیخ الاسلام ذکر یافعی در شرح رسالہ قشیری نقل می آرد کہ ابو عبد اللہ حسن  
زہری گفت کہ ہر کہ پیش قبر امام معروف کرخی قل ہو اللہ یک صمد بار خواندہ حاجتہ کہ داشتہ باشد بخوابد و اگر درو  
و مجتہدین منقول ست کہ خواندن این عمل در رد اگر دانیدن حاجت پیش قبر شہب و ابن قاسم صاحبی مالک  
انتہی غرض کہ حضرت معروف کرخی با والدین بر دین ترسایو بندہ بردست امام علی موسی رضا مسلمان شدند حضرت  
امام را با ایشان کمال محبت و عنایت بود و انچہ یافتہ اند از تربیت و برکت امام بودہ و در بانی امام مسک کردند  
در فخر الحسن ست نقل عن الصواعق المحرقة فی ترجمہ امام علی موسی رضا کہ از موالی امام حضرت معروف کرخی  
استاد سری سقطی است انتہی و شیخ عبد الوہاب شعرانی در طبقات خود در ترجمہ معروف می گوید کہ موسی موالی علی بن  
موسی الرضا صاحب اؤد الطائی و سنادی ذکر کردہ کہ موسی رضا اور از موالای او گرفتہ بود و معنی مولی مولی  
الحق نیست بلکہ مولی الاسلام کہ الیہم من حدیث طبرانی و ابن عدی و الدارقطنی و البہقی و غیر ہم عن ابی امامہ  
من اسم علی یدایہ رجلا فلہ و کلاہ و بخاری در تاریخ خود و ابی داؤد و طحاوی از تیمم داری آوردہ کہ سواد  
ارید بالو کلاہ و کلاہ الارث او و کلاہ المولات فلا منافات و این مثل قول ابن جبران ست  
در بیان نصرانی کہ با کرام سر امام حسین الشہید مشرف شدہ بود پس از و کہ ایستہ دیدہ اسلام آورد و گردید مولی حسین  
امی بنزله بن گان و گویا تا بعد از خادم و معنی مولی ولی و سید نیز آمدہ کہما قال لعلنا صند المحرابی و المولی  
هو المولی اللالام الالائم علیہا ذکرہ الفاضل المنادی فی شرح الجامع الصغیر فی بحث  
من کنت مولی و تمام این قصہ حضوری حضرت معروف با والدین اسلام آوردن در مرآۃ الجنان بنور  
است و نیز امام قشیری از شیخ خود امام المجتہد فی الآفاق القاری صحیح البخاری نقل کردہ و ہم ابن خلکان را تحقیق

کاتب الحروف باید دانست که لفظ مولی مستعمل است بر چند معنی یکی بمعنی اولی چنانچه در قرآن مجید در حق منافقین  
 ما اولکم الناس مولی صولا کما دوم بمعنی ناصر چنانکه در قرآن مجید است ان الکافرین لامولی لهم سبع معنی ناصر  
 چنانکه در قرآن مجید است وکل جعلناهم مولی مما ترک الوالدان ولاقرینون چهارم بمعنی عصبه قال الله  
 وان خفت الموالی بنجم بمعنی صدیق قال الله تعالی دوم لا یغنی صولا عن مولی اشید شام بمعنی سید  
 وحق صاحب تذکره الاولیاء گوید اگر معروف نبودی عارت نبودی صاحب کشف المحجوب گوید که معروف کنخی  
 را مناقب فضائل بسیار است اندغنون علم مقتدای قوم بود و حضرت شیخ معروف فرموده اند که علامت  
 جان مردان سه چیز بود یکی دقای خیالات دیگر سپاسهای نعمت و دیگر عطای بے سوال ایشان کنی آنکه  
 بودند وفات ایشان در دوم محرم سال ۷۵۰ هجری ر و داد و قبر در بغداد است۔

## ذکر امام الهام علم الاعلام المحدث الفقیه والمحقق المدقق الثبیه سیدی ابوالحسن علی الرضا

کبر الراء وفتح المعجمه کما فی التقرب غیره ولادت ایشان در مدینه منوره بوده روز پنجشنبه یازدهم ربیع الآخر  
 سال یکصد و پنجاه و سه هجری بعد از وفات جد ایشان امام جعفر صادق پنج سال و بقول هشتم  
 شوال و بقول هفتم و بقول ششم و نزد بعضی در سال یکصد و پنجاه و شش هجری بوده مادر ایشان  
 ام ولد بودند که ایشان را نجمه نام بنین نیز گفته اند و ایشان کنیزک حمیده مادر امام موسی کاظم بوده اند  
 آورده اند که حمیده بنیمبر صلی الله علیه وسلم را در خواب دید که فرمودند که کنیز خود را موسی پس خود بخوش نه و بداند  
 که از من فرزند می بوجود آید که بهترین اهل زمین باشد و از امام الرضا روایت می کنند که چون برضا حامله  
 شدم هرگز در خود ثقل حمل نیافتم و در خواب از شکم خود آواز بشنیدم و تهلل می شنیدم و زمانه که رضا بوجود  
 آمد دست خود بر زمین نهاد و یوسف آسمان کرد و لهامی مبارک می جنبانید چنانچه کسی سخن گوید و مناجات  
 کند مدت عمر شریف ایشان حمل و نه سال بود و بقول پنجاه سال و وفات ایشان در ولایت طوس  
 واقع شده در قریه سناباد از رشتنای توکان روز جمعه سبت و یکم و یانهم ماه رمضان سال ۷۵۰ هجری  
 ۱۲

ابن جبان گوید که مات علی بن موسی الرضا بطوس من شریته سقاها لایاه المامون فمات من ساعته وذلك  
 من یوم السبت آخر سنة ثلاث و مائتین و سماعانی و الساب گوید که وفات یافت آخر روز از سنة دو صد و سی و هجری  
 و زهر داده شد باب انگور و ابن خلکان گوید که وفات امام در آخر صفر سنة دو صد و دو است و بعضی گویند پنجم  
 ذی الحجة و نزد بعضی سیزدهم ذیقعد سنة دو صد و سه هجری ذکر کرده است یا فنی و نزد بعضی وفات امام خیم  
 یا کیم رمضان و نزد بعضی چاردهم ذیقعد و نزد بعضی هفتم صفر سنة دو صد و دو و علی اختلاف الاقوال  
 و در سفینه الاولیاء است که قبر ایشان در قبه قبر بارون رشید است بقریه که مشهور بسیرت حمید بن غطفه لطائی  
 است و آن قریه امروز معروفه کلان است و به مشهور استهار دارد و در مناقب الاولیاء است که حضرت امام علی رضا  
 در مدینه روز پنجشنبه یازدهم ربیع الآخر سنة ثلاثه و خمسين و مائت متولد شد و بروز و شنبه نهم ماه رمضان سنة  
 دو صد و یک بر ولایت و شریعت شهادت چشید و در حدود طوس در مشهد مقدس مخون گردید و پانچ سیم  
 بوده اند امام محمد تقی و جعفر و حسین و علی و حسن -

## ذکر امام العالم و ارث الکمال المحمدی عارف اطوار الوصال الاحمدی سلمة السادات الاعظم ابی الحسن ابی ابراهیم موسی اکاظم رضی

امام شافعی گوید که قبر امام تریاق مجرب است و ایت کرد این را بسیاری از کسان که مذکور علامته تنقید العارف  
 المعروف بزروق المغربي و در صواعق محرقه است که موسی کاظم را کاظم ازان گویند که بود کثیر العفو و الحکم و اعدایان  
 و اعلم و اسخا زناس و در سفینه الاولیاء است که ایشان ابن جعفر صادق اند و در مناقب الاولیاء مذکور است که چون  
 امام جعفر صادق بیست و شش سالگی رسید موسی کاظم در مدینه و قیل در البوادریا شنبه هفتم صفر سنة یک صد و نه  
 هجری متولد گردید و در جمیع سبب و چارم صفر سنة یک صد و هشتاد و سه در بغداد وفات یافت و بقوس بسیم  
 یک صد و شصت و سه کذا فی طبقات شعرانی -

**نقل است** که چون حضرت کاظم راجعی بن خالد در رطب بموجب فرموده کارون رشید و ایشان بعد  
 تناول زهر فرمود که امروز معاندان البیت رسول الله مرا زهر داده اند و فردا بدن من رخ خواهد شد و پس فردا



نصفه سرخ و نصفه سیاه خواهر داشت آنگاه من ازین جهان فدا بار البقا رطبت خواهم کرد پس همچنان شد که فرموده بود و مرا از تبرک در محله کرج ست و مادرش حمیده ام و ولد بود ست و هشت دختر گذشت و سی و یکست این قدر ست مختصر آمدت عمر شریف ایشان پنجاه و چهار سال و بقوله پنجاه و پنج سال بود.

## ذکر صفوة المجتهدین الاعلام و فتوة المحدثین الانام المتوکل علی الله الخالق ابی عبد الله جعفر صادق

کنیت ایشان ابو عبد الله یا ابو اسمعیل و لقب صادق و نام جعفر و موالین محمد بن علی بن حسین بن علی رضی عنهم نام مادر ایشان فخره بنت القاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق و ولادت ایشان در مدینه در سال هشتاد و هجری و بقوله هشتاد و سه در روز و شنبه هفتم ربیع الاول بود مدت عمر شریف شخصت و هشت سال و بقوله شخصت و پنج سال و فات ایشان نیز در مدینه بوده است روز و شنبه پانزدهم شهر رجب سال یک صد و چهل و هشت هجری و قبر ایشان در قبیع ست در مناقب الاولیا مسطور است که حضرت امام جعفر صادق تولدش در مدینه روز و شنبه سیزدهم ربیع الاول در سنه هشتاد و سه هجری بود امام جامع علوم ظاهری و باطنی بود جمیع ازاہل طریقت بخدمت امام استفاده نموده اند از آنجمله بایزید بسطامی اند.

**نقل ست** که امام چن گاه عزلت گزید سیقان ثوری بر در رسید گفت مردم از انقاس متبرک کردند بحرم اند فرمود قد الزمان و تغیر الاخوان.

**نقل ست** که مرے امام را گفت که اہل فضیلت ست و لیکن متکبر فرمود از کبر خود برآمد ام این کبر کبرائی است بکبر خود نامی مقالات میفرمودند که بسیار معصیت که بنده را بخدا نزدیک کند و بساطاعت که دور کند که مطیع اعجب عاصی ست و عاصی باذمت مطیع و گفت خدا را در دنیا ہم بہشت ست ہم دوزخ بہشت دنیا عاقبت ست و دوزخ بلا عاقبت آنست که کار خود بخدا گذاری و بلا آنکه کار خدا بنفس گذاری و گفت اگر اولیا را صحبت اعدا مضر بودی آسید رضی الله عنہا را از فرعون ضرر رسیدی و اگر اعدا را از اولیا منفعت بودی پس لرح علیہ السلام و زن لوط علیہ السلام را نجات میسر شدی در پانزدهم ماه رجب سنه

یک صد و چهل و هشت هجری روز دوشنبه وفات یافت و خلفت گذشت امام موسی کاظم و عبدالله قطع و  
اصحیل را در بقیع دفن نموده شدند

## ذکر امام الهام الحاکم المقام وارث برکات حید لصفه امام محمد الباقر رضی

کنیت ایشان ابو جعفر و لقب باقر نام محمد ولادت ایشان در مدینه مطهره پیش از قتل امیر المومنین حسین چهار سال  
بود روز جمعه سوم ماه صفر سال پنجاه و هفت هجری و نام مادر ایشان ام عبدالله بود بنت امیر المومنین حسن بن  
علی مرتضی رضی الله عنهم و پیغمبر صلی الله علیه و سلم با ایشان سلام رسانیده اند چنانچه در کتب سیر ارجاء برین مشهورست  
گفت روزی بار رسول الله صلی الله علیه و سلم بودم مرا فرمود که ای جابر رضی الله عنه که تو بمانی تا آن وقت که ملاقات  
کنی با یکی از فرزندان من که وی را محمد بن علی بن حسین گویند خدای تعالی وی را نور و حکمت خواهد داد و میرا  
از من سلام رساند عمر شریف ایشان پنجاه و هفت سال و بقول شخصت سال و بقول بعضی هفتاد و سه  
و در تاریخ بخاری از امام جعفر صادق منقول است که عمر ایشان پنجاه و هشت سال و وفات ایشان در بیع و الال  
در سال یکصد و سیزده هجری بوده و بقول یحیی بن معین در سال یکصد و هیزده هجری و بقول ابی یحیی  
و مهفده و قبر ایشان در بقیع است نزد مر از امام زین العابدین و در مناقب الاولیا مسطور است که حضرت امام محمد  
ولادتش روز جمعه ششم ماه صفر سنه شخصت و پنج هجری بود و مادرش فاطمه بنت امام حسن بود و امام پنجاه و دو  
سال و دوازده روز و دو روز و دوشنبه ماه رجب سنه یکصد و هشت و هفت هجری وفات یافت و قبر بقیع است  
شش سیر گذشت امام جعفر صادق علی و عبدالله و ابراهیم و احمد و حسین

## ذکر سید السادات منبع الفیض البرکات قدوة الزاهدین العابدین حضرت امام زین العابدین

کنیت ایشان ابو محمد است نام علی اوسط در سفینه الاولیا مسطور است که کنیت ایشان ابو محمد است ابو الحسن نیز  
گفته اند و لقب سجاد و زین العابدین و هادی بن حسین بن علی المرتضی رضی الله عنهم ایشان امام چهارم از اولاد

ایشان به مدینه منوره بوده است پنجم شعبان روز شنبه در سال سی و سه از هجرت و بقول سی و شصت و یک  
 و نام مادر ایشان شهر بانوست دختر بنی جهم که از اولاد نو شیران عادل بوده یا سلافه نام مدت عمر ایشان شصت و یک  
 سال یا شصت و دو سال بوده و بقول پنج و شصت سال بقول پنج و هفت سال بقول پنج و پنج  
 سال وفات ایشان در شب پانجم یا ششم یا هفتم سال نو و چهار هجری یا نو و پنج یا نو و سه روی نموده قبر ایشان  
 نزد قبر حضرت امام حسن در جنبه البقیع واقع مدینه منوره است رضی الله عنه و در مناقب الاولیا مسطور است  
 که حضرت امام زین العابدین رضی الله عنه تولدش به مدینه روز دوشنبه ماه شعبان سنه ست و اربعین بوده در  
 پانزده سالگی امام را بریزید مجلس نمود بعد خلاصی از ان به مدینه استقامت ورزید

**نقل است** که هرگاه امام وضوی کرد و میبارک ایشان زردی شد ازین حال پرسید گفت که  
 بی و انید که پیش که خواهم ایستاد

**نقل است** که یزید در سنه شصت و سه هجری مسلم بن عقیله را با دوازده هزار سوار بر مدینه فرستاد که از  
 اهل مدینه بیعت ستانند و اگر قتل و تاراج کند اهل مدینه بر سر خندق جنگ کرده غالب آمدند چون فوج بکر  
 مروان درون مدینه درآمد عبدالل بن زبیر که بعد از امام حسین مردم با او گردیده بودند بکر سخت ده هزار مردم مدینه  
 کشته شدند بقیه بیعت قبول کردند و بعضی گریختند

**نقل است** که مسلم بن عقیله امام زین العابدین رضی الله عنه را به شتم تمام طلب نمود چون امام در رسید مسلم  
 برخاست و تعظیم نمود و گفت بفرما هر چه فرمائی امام در حق هر که شفاعت میفرمود قبول می نمود چون امام بخانه  
 آمد مسلم را پرسید چه سلوک کردی گفت باختیار من نبود که دلم از خوف و صلاحت نبود و امام را پرسیدند  
 چه لبهامی جنبانیدی فرمودی خواندم اللهم حدث السنوات السبع تا آخر مسلم بعد از فتح مدینه بطلب  
 عبدالل بن زبیر بطرف مکه روان گشت در آن راه بکیم رفت پیغمبر صلی الله علیه و سلم فرمود من اذابه اهل المذنبه  
 بسوء اذابه كما تذو اب الح في الماء آخر وقت حصین را نائب خود ساخت حصین که را حاضر فرموده  
 منجیق نهاد ناگاه در غره بریج الاخر خبر رسید که در نصف ربيع الاول سنه شصت و چهار هجری بادشاه و مادر او  
 ذات الحجب ازین عالم رفت بعده مروان خارجی بر تخت نشست در ان زمان امام هفده ساله بود چون زده سالگی

از عید امام محمد باقر متولد گردید و هرگاه بیسی و هفت سالگی رسید امام جعفر صادق رضی الله عنه پنجاه امام محمد باقر رضی الله عنه متولد گشت و عمار امام چهل و هشت سال و نه ماه بود که روز دوشنبه هفتم ذی الحجه سنه نو و چهار هجری وفات یافت قبر وی در بقیع ست هشت پسر گذاشت امام محمد باقر و عبد الله و زید و علی و حسن و حسین و عمر جعید الله رضی الله عنهم در سفینه الاولیا است که قبر ایشان نزدیک قبر امام حسن است رضی الله عنه.

ذکر سید و سید سعد افندة کبیر البتول الضعیفة قال رسول الله صلی الله علیه و آله  
 شهر انشأتین سیدنا و مولانا ابی عبد الله اسمی من عند الله حسین الله

مختصر حال خیر آل حضرت ایشان اینکه کنیت ایشان ابو عبد الله است و لقب سید و رشید و امام سوم اندازند و آنکه ایشان در مدینه بود و ز شنبه چهارم شعبان و لقبه پنجم سال تمام از هجرت بقوی و از دهم رمضان و ز پنجشنبه و لقبه آخر از هجرت اول سال سوم مدینه حمل ایشان ده ماه و چند روز بوده میان امیر المؤمنین حسن رضی الله عنه و علوق حضرت فاطمه زهرا رضی الله عنها یا امام حسین رضی الله عنه پنجاه روز بوده است و رسول الله صلی الله علیه و سلم ایشان را حسین نام نهاده اند ایشان را جمالی بوده که چون در تاریکی می نشستند از نور حسین مبین تمام مکان روشن می شد گویند حسین و حسن رضی الله عنهما پیش رسول الله صلی الله علیه و سلم گشتی می گرفتند و رسول صلی الله علیه و سلم حسن رضی الله عنه را فرمود که بگیر حسین را فاطمه رضی الله عنها گفتند یا رسول الله بزرگ رومی گوئی که خرد را بگیر رسول صلی الله علیه و سلم فرمود که اینک جبریل علیه السلام حسین را همچنین میگویی مدت عمر شریف ایشان پنجاه و شش سال و پنج ماه و پنج روز بوده و لقبه پنجاه و چهار سال و شش ماه و لقبه پنجاه و هفت سال و لقبه پنجاه و هشت سال بوده و شهادت ایشان در کربلا روز نهم عاشورا و وقت نماز پیشین و لقبه روز جمعه وقت نماز جمعه سال شصت و یک هجری روداده آورده اند که روز قتل امام حسین در بیت المقدس بیچ سنگی را بر انداختند که در زیر آن خون تازه نیافتند و بعضی گویند که در آن روز خون از آسمان بارید قبر ایشان در کربلاست و در مناقب الاولیا مسطور است که حضرت امام حسین رضی الله عنه سیصد و م حضرت مصطفی صلی الله علیه و سلم بود و خلیفه دوم حضرت علی رضی الله عنه صاحب امر

و جامع کمالات اجتناب سلسله اچشتیه مخصوص با دست و سلسله قادریه هم بواسطه حضرت امام علی رضا متوسل با دست  
و حضرت امام در خیم شعبان سنه اربع متولد شده حضرت علی کرم الله وجهه روایت نموده اند که روزی پیغمبر صلی الله علیه  
و سلم بختیانه آمد و فرمود قدح شیر و خرپزه حاضر بود و همه با آنحضرت غور ویم آب وضو طلبید و وضو کنایم  
متصل قبله بعدا مشغول گشت که از گریه بزین رسید پرسیدن نتوانستم حسن می نگارست فرمود ای زن  
مرا می نگری گفت یا جدی ترا گریان دیدم فرمود امروز بشمار زیاده تر سرور شدیم ناگاه جبریل در رسید و گفت همه  
ایشان شهید شوند و در مضاجع متفرق گردیدیم و دعا بخیر و عافیت کردم.

**نقل است** که چون یزید در راه رجب سنه شصت هجری بخت شست حضرت امام حسین رضی الله عنه  
از دین منوره که مکه معظمه نقل فرمود اهل مدینه و مکه و کوفه بر بیعت نکردند اهل کوفه نوشتند که اگر امام توجع فرماید ما همه  
بیعت کنیم قریش گفتند که دارالامان و طن آبا بی شماست نگذارید امام فرمود من برای امر دین میروم و از  
تقدیر نمی گذرم حاضری شوم یا شهادت می یابم هر که اشتهادت مطلوب باشد همراه آید هرگاه امام جماعت  
مومنان تا که باز رسیدند فوجهای یزید سواره شدند امیر لشکر عرب بن سعد از جانب عبید الله بن زیاد که نائب  
یزید بود هشتم و نهم محرم جنگ کرده و هم محرم سنه شصت و یکم هجری حضرت امام سبعی شمرودی الجوشن شربت شهادت  
چشیدند و کافه مومنان نیز شربت شهادت چشیدند یزیدیان سر امام را بریده و عیال و اطفال را مع حضرت  
امام زین العابدین رضی الله عنه قید کرده پیش یزید بشوق بردند و در وقت ملاقات یدالامان زین العابدین گفت  
ما ذا تقولون اذ قال النبی لکم و ما ذا قلتم و انهم اخذوا امام  
بعد از چند روز مجوسان را گذاشتند که بدین منوره و سپس آمدند حضرت امام شش سپردشت امام زین العابدین  
و علی اکبر و علی صغیر و عبید الله و علی اوسط و محمد جعفر و دو دختر گزشت سکینه و زینب رضوان الله علیهم این

### سلسله اعلیه پشینه

بدانکه حضرت سید خضر رومی قلندر را اجازت این سلسله از حضرت خواجه قطب الدین بختیار کاکی  
رحمة الله علیه رسید چونکه ذکر بیان این سلسله تا حضرت سید صاحب موصوف و سلسله حایله قلندر

گذشتہ لہذا بزرگانے کہ بعد حضرت سید صاحب بودہ اند مذکور می شوند۔

## ذکر سلطان الطريقة برہان الشریعۃ الذی قتل بحسبت الجبار القوی قطب الملتہ والدین بختیار الاوشی

نام ایشان بختیار بن احمد بن موسی ست مولد و منتشر ایشان از اوش فرغانہ است آن قصہ الیست  
از توابع از جان و کاک از ان بہت گویند کہ خواجہ را بقالے بود ہمایہ در او اکل از و ام کردے و او رفتے  
کہ و ام تو چون سی صد دم شود زیادہ ازان مذہبی چون فتح رسیدی ہم ازان ادا کردی بعدہ با خود  
جزم کرد کہ بعد ازین و ام کنم بعدہ از فضل خدای عزوجل یک قرص نیر مصلاے او پیدا شدے کہ  
ہمہ خاتہ را بسپارے بودی بقال و انت مگر خدمت شیخ از من ناخوش ست کہ و ام نمی ستانے بخوای خود را  
بہت تفحص حال بر جرم شیخ فرستاد جرم شیخ حال بوی کشف کرد بعد ازان کاک پیدا شد از شیخ نظام الدین  
نقل ست کہ می فرمود کہ شیخ معین الدین تپا یا صد دم شیخ قطب الدین را اذن کردہ بود کہ قرض کند  
چون کار بکمال رسید ازان نیز دست برداشت و شیخ محمد نور بخش در سلسلہ الذہب ذکر او چنین کرد ہست

بختیار کاوشی کان من اولیاء السالکین المتراضین بالخلوة والغزوة وقلة الطعام وقلة  
المنام وقلة الكلام والذکر بالدوام فی کلا ربعینات ولہ فی احوال الباطن شأن کبیر و فی خفیہ  
بزرگ خواجہ معین الدین چہی ست ازا کا براولیا واجلہ اصفیاست قبوے عظیم داشت و بغایت ترک و  
تجرید و فقر و فاقہ موصوت بود و نہایت استغراق داشت در یاد مولی و چون کسی بزیارت او آمدی دمانے  
بایستی تا بخوابد و آمی آنگاہ آیندہ مشغول شدی از حال خود یا حال آیندہ چیزی بگفتندی بعدہ گفتے مرا  
معذور دارید و باز بحق مشغول شدی و اگر یکے از اولاد او برے او را ازان خبر نشدی مگر بعد ازان بزمانے  
و در سیر الاقطاب می گوید کہ اول دیرا بختیار نام کردہ بودند ہمان زمان از حضرت حق سبحانہ مخاطب بخطاب  
قطب الدین گشت ولیکن و در آت الاسرار می آرد کہ حضرت خواجہ بزرگ قدس سرہ و از راہ ہربانی اکثر  
قطب الدین بختیار فرمودی ازان وقت دیر القب بختیار شد و نسب وی قدس سرہ صاحب سیر الاقطاب

حضرت امام حسین بن حضرت علی کرم الله وجهه بدین طریق رسانیده است که قطب الاقطاب اجماع قطب الدین  
بختیاراوشی قدس سره ابن سید موسی بن سید احمد اوشی بن سید کمال الدین بن سید محمد بن سید احمد بن  
سید اسحق حسن بن سید معروف بن سید احمد شیبی بن سید رضی الدین بن سید حسام الدین بن سید شید الدین  
بن سید جعفر بن ابی المونین حضرت امام محمد تقی الجواد تا حضرت علی مرتضی شیعید رضی الله عنهم و آنحضرت قصبه  
اوشن بوقت نیم شب متولد شد در آن هنگام چندان نور ظاهرا بر گشت که تمام خانه را فرو گرفت و درش پنداشت  
که آفتاب طلوع کرده است باقی حال از سنابل و سیر الاقطاب و خیر الجالس سیر الاولیا و مرآت الاسرار و قنابل الاسرار  
و اسرار السالکین و سیر العارفين و شجرة الانوار توان جست.

**نقل است** که در خانه شیخ علی سجری صحبت بود خواجہ ہم در اینجا حاضر بود و قال ابن بیت شیخ احمد جام خواجہ  
گشتگان خنجر تسلیم را هر زمان از غیب جان دیگر است  
خواجہ را این بیت در گرفت چار شبانه روز در تحیر مانده به شب پنجم رحلت کرد و وفات حضرت خواجہ روز و شنبه  
و نهم صاحب مرآت الاسرار شب و شنبه چهاردهم ماه ربیع الاول سنه ششصد و سی و سه و بر ولایتی سی و پنج  
در زمان سلطان شمس الدین التمش و عمر شریف ایشان پنجاه سال و بقول پنجاه و دو سال بر ولایت هفتاد و چهار  
سال علی اختلاف الاقوال قبر شریف در دلی متصل حوض شمسی است و در مناقب الاولیاء است که شیخ احمد  
شیخ محمد لیسران حضرت خواجہ بودند و از جمله خلفایش مجد الدین جرجانی و شیخ ضیاء الدین رمی و شیخ حسن دلیوان  
و سید حضور رمی انداخته و از غم و اشتهر خلفای ایشان حضرت خواجہ فرید الدین گنج شکر است نام ایشان سماع  
ابن عزالدین محمود دست سلطان و اعلان حق و برهان فائزین ذات مطلق بودند و طریق تصوف ثانی  
بزرگ و آنی سرگ و اشتیاق جمیع مشائخ بکمال عشق و عرفان و محبوبیت و وجدان ایشان متفق اند و آن وقت  
ریاضات شاقه و تحریه و تقوی و فقر و شوق ایشان که می داشتند بی هیچ یک از این طائفه میسر نشد و کشف کرامات  
و وجود و حال و هیئت و شجاعت عظیم المثال بودند و جمیع علوم متبحر و محبوب ترین خلفای خواجہ قطب الدین  
بختیار کاکی اند حضرت خواجہ معین الدین در باب ایشان فرموده بودند که بختیار شاه بازمی غلیم را بصدی آورده  
است که جز به سده الهی آشیانه نگیرد این شمع است که عالم را منور سازد و هر عالم از شفاعت او شفاعت

خواهند یافت وفات حضرت شیخ فرید روز شنبه پنجم ماه محرم سنه شش صد و شصت و چار هجری بقول شخصیت نه  
دبر ولیته نود و در زمان سلطان غیاث الدین بلبن و داده مدت عمر ایشان نود و پنج سال و بقول نود و سه سال  
و قبر در قصبه اجودهن عرف پاک بن کما از توابع ملتان ست در حجره خاص واقع شد.

ذکر بدر العارفین شمس الواصلین کاسر اصنام لغیر و لغیرتیه  
ناصب خیام الوحدۃ والاحدیۃ تمیط تجلیات الشهود  
محور کرة الوجود قطب الاقطاب معین الحق والدین حسن  
ابن اسید غیاث الدین حسن الحسینی الرضوی السجری

مولد و اصل ایشان سجستان ست و نشو و نما در دیار خراسان سجری بفتح السین و کسر با و سکون الجیم و زاء الحجر  
حضرت شاه ولی المدح و دلهوی در انتباه فی سلاسل اولیاء الدی فرماید که نسبت بسجستان بیستانی را  
بیزبان عربی سجستانی و بجزی گویند و این تقریب ست و تقلید کرده اند شاه صاحب مجد و این خلکان و ابن  
ما کول را و آنها تقلید کرده اند جهری را و همچنین ست و محکم البلدان و فی جامع الاصول منسوب الی السجری  
لسجستان و منه ابوداود السجستانی صاحب السنن و ابوسعید عثمان بن سعد الدارمی و ابن جابر عبد الاول  
و جماعة از حفاظ المکافی القاموس و المصراح و در شرح فخر الحسن ست که قال الشيخ عبد الغزیز الدلهوی فی بستان  
المحدثین فی ترجمه ابوداود و وقع لابن خلکان مع کمال علمه بالتاریخ و تصحیح الانساب فی هذه النسبة غلط قال النسبة  
الی سجستان او سجستانیة قرية من قرى البصرة قال الشيخ تاج الدین السبکی بعد نقل هذه العبارة و هذا وهم و هو  
ان النسبة الی الاقلیم المعروف ببلاد الهند انتهى و لفظ السبکی من سجستان الاقلیم المعروف ببلاد الهند و هم ابن خلکان  
قال سجستان قرية من قرى البصرة قلت هذا عجیب منها فان عبارة ابن خلکان فیما رأیت من غیر واحد من  
النسخة الصحیحة تکرر و هو ان هذه النسبة الی سجستان الاقلیم مشهور و قبل بل نسبة الی سجستان او سجستانیة قرية من قرى  
البصرة و الله اعلم و نیز شاه صاحب می فرماید که ان منسوب ست لسجستان خلاف قیاس انتهى فی تهذیب اللسان



وبقال لابی دادو بسجستانی و سنجری و سنجری بسجستانی انتی و در شترک یا قوت حموی ست که سجنان کبیر سین معل  
 و جیم و سکون سین تانیه بعد از ان تاسی مشناه قوتانیه و الف و نون شهرست در میان خراسان و کرمان و سندن  
 و کرمان انتی و ابن حوقل تفصیل این شهر به بیان حد و نوشته است و در باب ست که نسبت بسجستانی سنجری  
 کبیر سین معل و سکون جیم و زلسی سنجری بر خلاف قیاس ست و سجستانی نیز نسبت آمده انتی حضرت ایشان میر  
 حضرت خواجه عثمان بارونی اند و در هندوستان بر حلقه چشتیان ولادت با سعادت وی بقصبه بوزر سال  
 پانصد و سی و هفت و بقول شش صد و سی و در خراسان نشو و نمایافته ایشان از سادات صحیح النسب اند  
 که بر وازده واسطه بامیرالمومنین علی مرتضی میرسد حال تفصیلی حضرت ایشان از مافیض جشتیه عموما و کتاب  
 انیس الارواح ملفوظ حضرت خواجه عثمان بارونی که حضرت خواجه در بخت و هشت مجلس جمیع کرده اند  
 و تحفه الراغبین خصوصاً باید دریافت مدت عمر نو و هفت سال و بقول یک صد و هفت سال و فات  
 روز و شنبه ششم رجب در سنه شش صد و سی و دو و بروایتی روز و شنبه ششم رجب سنه شش صد و  
 ست و هفت بقول صاحب کلمات الصادقین و زو و بعضی سی و سه و بروایتی سوم ذی الحجه سال مذکور  
 در زمان سلطان شمس الدین التمش واقع شده قول اول اصح ست و عرس ایشان در دیار هندوستان در ششم  
 رجب می گفتند و از آفتاب ملک هند تاریخ وفات وی برمی آید و قبر در دارالاسلام اجمیر شرعیات کجوه چان  
 بوده و اجمیر شهرست پرفیض و پرنور متصل شهر تالابی ست عظیم و نام آن ساگر تالاب شده و وجه تسمیه اجمیر  
 آنکه آجارام راجه بود از راجه های هند و ی تاج غزنین ملک داشت و نیز آقا آفتاب را گویند میر پزان  
 هند که را گویند و در تاریخ نامه های هند نوشته اند که اول دیوار سی که بر سر کوه در هندوستان بنیاد نهاده اند  
 همین دیوار هست که بالاسی کوه اجمیر ست و اول حوضی که بر سر زمین در ملک هند کافتند و چکان  
 از اجمیر جاری کرده که هندو آن را می پرستند و در هر سال شش روز وقت تحویل محرق جمع می شوند  
 و غسل می کنند و آنجا که از ایشان قائل قیامت اند می گویند که قیامت از همین حوض شروع خواهد شد  
 و آن راجه آجی نام از هند بود که این ملک داشتند پیشتر بود و پتھور افسرین آنها بود که سلطان مغال در  
 سام بهد باطن خواجه آن ملک از او گرفت و شهر را گور آباد کرده پتھور است

## ذکر انام النمام قدوة الاولیاء العظام مقتدر اهل العرفان حجة الحق علی الخلق قطب الارشاد شیخ عثمان المارونی

مؤید المجلد الس حضرت حمید قلندر صاحب نصیر الدین چراغ دہلی می نو لید کہ این گلہ ہرونی ست منسوب بہرون  
قریبیہ و مسکن شیخ و در ملفوظ حضرت خواجہ است کہ قصبہ ہارون در لواحق نیشاپور در ملک خراسان ست حضرت  
شاہ ولی اللہ محدث دہوی در الفتاوی فرماید کہ ظاہر نزدیک فقیر آنست کہ نام وطن حضرت خواجہ عثمان ہر لوی  
است و ہارونی نسبت باوست بخلاف قیاس الداعلم ایشان مرید جامی شریف زندنی اند قطب وقت  
و یکجا عصر بود و صحبت بسیاری از اکابر و بزرگان رسیدہ اند از حضرت خواجہ معین الدین حجتی منقول است  
کہ رونے شیخ عثمان در ایام سیاحت بجائے رسیدند کہ مسکن مغان بود آنجا آتشکدہ بود کہ رونے بیست و ہفت  
ہمیزہ در انجامی انداختند و آتش آن ہرگز نمی مرد ازین معنی پرسیدند کہ پرستیدن این آتش چه فائدہ دارد چرا خدا کی را  
نمی پرستید کہ آتش مخلوق است جواب دادند کہ در کیش با آتش را بسیار بزرگ داشتند شیخ فرمودند کہ تو انی دست دیا  
خود را در آتش اندازی جواب داد کہ خاصیت آن سوختن ست کہ قدرت باشد کہ نزدیک آن تو نہ رفت حضرت  
شیخ طفلی کہ در کنار مغ بود گرفتند و بسم اللہ الرحمن الرحیم قلنا یا ناد الخ گفتہ و آتش انداخت و چار ساعت  
در آن ماندہ بر کہ پیچ آیسبہ بر روز رسیدہ بود از مشاہدہ این کرامت جمیع مغان بر قدم شیخ سر نہادند و ہمہ لشرف  
اسلام شرف شدند آن پیر مع پسر از جلا و لیائے روزگار شدند از حضرت خواجہ خواجگان نیز منقول است  
می فرمودند کہ وقتی ہمراہ پیر دستگیر خود خواجہ عثمان ہارونی در سفر بودم رونے بکنار و جلد رسیدیم کہ در آن وقت کشتی  
حاضر نبود حضرت پیر فرمود چشم پیش کن فرمان بجا آوردم باز فرمود چشم بکشا کہ خود را و خواجہ خود را بکنار  
آن سوے دیدم زمین بوس نمودم و ہم خواجہ معین الدین فرمودند کہ حضرت خواجہ عثمان می فرمودند کہ حق تعالی  
را دوستان اند کہ اگر یک ساعت در دنیا از و محبوب مانند نا بود کہ و نیز فرمودند کہ در ہر کہ این سہ غصلت بود  
اود دست حق ست سخاوت چون سخاوت دریا و شفقت چون شفقت آفتاب و تواضع چون تواضع زمین  
وفات ایشان شانزدہم ماہ شوال و بر دایے پنجم ماہ مذکور و قبر در یک مہم است در ساقبہ الیاست کہ تاریخ

و هفتاد و نهم ماه شوال سنه شش صد و هفده هجری بوده و مزار در حنبل محل است نزد و یک سال عمر داشت .

**ذکر برهان الاولیاء حاجه الاصفیاء طائف کعبه اصفاء از ائمه رضیه  
المصطفی منزله عن النقایص الدنیاء الدنی حضرت حاجی شریف زندنی**

در طبقات بسکی است که حاجی بلخت عجم منسوب است بسوس کس که حج کرده است زندنی بدو نون مشهور است و در  
سطح الجید زندنی بغیر نون است و فی القاموس آن بلده است به بخارا و منه ثوب زندنی و حیل بخارا زندنی بلده  
آخری به بخارا و زندنی بلده بالروم انتهی حضرت ایشان خلیفه عظیم خواجه مسعود و جیشی اندیچل سال در گنایم و غیر  
در صحران گذران نمودند و کثرت اوقات برگ درختان می خوردند و از خجالت خلق تنفرد داشتند و چون فاقه شدی صد  
از کعبت نماز میکردند و اگر کسی میگفت که فقر و فاقه طریقۀ انبیاء و اولیاء است بچاره حاجی را که آن عنایت شود در خود  
بگویند و بگویند و مشکرازی بگوید و چنانچه نماید تا این فقره ایشان که پوشیده است فردا میان درویشان شمرند و نگردد و حشر  
ببیان ایشان یابد شخصی سلطان سنجر را بخواب دید پرسید که خدای تعالی یا تو چه کردی گفت اولاً بفرشتگان عذاب  
الحکم کرد که مرا بدو رخ برتدرین اثنا حکم رسید که قتل روز در جامع دمشق سعادت ملازمت حاجی شریف زندنی دریا  
از برکت آن بیامرزیدم وفات می سوم ربیع الاول سنه شش صد و دوازده هجری واقع شده و مدت عمر شریف  
یک صد و نوبست سال بود و قبر شریف در زندنی است در سفینه الاولیاء است که خواجه حاجی شریف مرید خواجه بود  
از وفات ایشان در ششم ربیع و در مسیر الاقطاب است که مرقد منوره آنحضرت در شهر قنوج بر کنار دریا متصل شهر  
جانب شمال واقع است اگر چه تشریف آوردن ایشان در هندوستان در پنجاب ملت فرمودن اصلاً و طلقاً از پنج  
کعب سیر و مشایخ ثابت نیست لیکن اندران شهر و بزرگان شهر تمام دارند بسبب توافق صحیح سیرالافکار  
غالباً شبیهت برداشته اندانی اقتباس الانوار -

**ذکر اسوه اهل کشف و شهود و ارباب العرفان الوجودی حضرت خواجه مسعود و جیشی**

منسوب به پشت کبیر بحیر المعجمه و سکون الشین المعجمه و فی آخره آثار المثناة القوانیه کذانی حاشیه النفات

لما عبد الغفور الاری علیه رحمة الله الباری و آنچه در آتیه است که مشهور بر السیاحه کبر جمیع است و ضبط کرده است  
 ملا عبد الغفور الاری لفتح کاتب الحروف گوید که این در نسخه بنویخته است و چشت و اندیکلی بلده ایست از بلاد  
 خراسان بنا حیدیه است و درین زمان ورا بوشا قلمی گویند شهر است بر دره کوه و منزل است از بهرات دیگر قریه  
 ایست باین اچه و ملتان در هندوستان حضرت ایشان در سن هفت ساگی قرآن مجید حفظ نموده بانفیلان و سکیان  
 هم صحبت بوده جامه نو هرگز نبوشیدی وی را کشف قلوب و کشف قبور و کشف ارواح بسیار حاضر الوقت بود  
 کسی که بخشدنش آدمی احوال دلش یک سیکت زبان می آورد و بر قبر کسی که داشت حالتش بیان می فرمود  
 چون بسن بست و شش ساگی رسیدند والد ماجد ایشان خواجه یوسف چشتی وفات فرمودند بوجوب وصیت  
 به رفاه مقام پدر گشتند در علم ظاهر و باطن بظهور وقت بودند و جمله شایخ آن نامه حلقه گویش می بودند لقب  
 شریف می قطب الدین است وفاتش در غره ماه رجب سنه الف و بست و هفت هجری در زمانه سلطان  
 معز الدین بخجری واقع شده بچشت در جوار آب که گرام خود آسوده اند مدت عمر شریف او دو هفت سال بود.

و کثر شمع نجین اسرار پروانه روی که در استغرق بر صدای کن فیکون معذ  
 در مره انی اعلم لا تعلمون خواجه ناصر الدین ابویوسف چشتی ابن محمد سمعان

خواهر زاده و مرید و تربیت یافته خواجه محمد بن خواجه احمد چشتی اند گویند که خواجه محمد همشیره داشتند که سن او  
 بچهل سال رسیده بود و بجهت خدمت برادر اراده ترویج نداشتند و بطاعت عبادت حق مصروف بودند شب  
 خواجه محمد بزرگوار خود خواجه ابوالاحمد را بخواب دیدند که فرمود در ولایت شام طایان مردیست محمد سمعان نام  
 تحصیل علوم کرده و صالح است خواهر خود را با عقد کن خواجه او را طلب داشته همشیره را با عقد کرد خواجه  
 یوسف و چشت از ایشان متولد شدند کرامات ظاهری و کمالات باهر داشت و علم اکمل و عمل افضل در ذات پاکانش  
 آفریدگار آفریده خرقه فقر و ارادت از خال خود حجه اشایخ حضرت شیخ ابو محمد چشتی پوشیده در آخر عمر سکر و حیرت حال  
 غلبه کرده بود گاه بودی که خادم آب وضو بر دست ایشان ریختی ایشان در آناسه وضو غائب می شدند  
 و ساعتی در آن غیبت می ماندند و باز حاضر می شدند و حضورا با تمام میرسانیدند وفات ایشان چارم بیع الاخر

و بقولے سوم ماہ رجب سنہ چار صد و پنجاہ و نہ ہجری رو داده و مدت عمر ایشان ہشتاد و چار سال بوذہ و قبر ایشان در حشت ست۔

ذکر مطلق از زبان درویش دوست ام خرم و شادان زبده الواصلین  
و عہدہ الکاملین گوہرکان حق و راستی شیخ ابو محمد حشتی

ایشان خرقہ خلافت از دست پیر خود خواجہ ابو احمد حشتی دارند در ہمہ اطوار شائستہ و با انواع کرامات و صفات آراستہ ولی مادر زاد بوذہ شائستہ و در تہ بلند داشتند لقب ایشان ناصح الدین ست در سیر الاولیاء است کہ ما در صراطہ آنحضرت گفت وقتیکہ خواجہ ابو محمد چار ماہہ در کم سن بوذہ صدای کلمہ طیب گویم فتادی باید برش گفتیم فرمود بشارت باد ترا کہ فرزند سعادت مند و ولی از لطن تو بوجود خواہد آمد روئے پدرش ششستہ بود و دیوسے حل نمود و گفت کہ السلام علیک یا ولی احمد خلیفتی آوازے آمد از کلمہ کہ کسی مفہوم نکرد ما در ایشان گفت معلوم نیست کہ در کم خیر است یا پسر تو و همچنین میفرمائی حضرت خواجہ فرمود کہ الہ جل شانہ بمن بشارت داده است و در لوح محفوظ نیز خواندہ ام کہ مرا فرزندے ولی در زاد خواہد آمد گویند کہ در غزوہ سومنات ہمراہ محمود سبکتگین بوزند و برکت قدم مبارک ایشان سومنات فتح گشت ولادت ایشان در شب عاشورہ بود و عمر شریف ایشان ہفتاد سال و دو ماہ در سنہ چار صد و بہشت و یک ہجری تا پنج چارم ربیع الثانی و بقولے غہ رجب سنہ چار صد و یازدہ ہجری و بقولے چار دہم ربیع الاول و مزار شریف در حشت و قصہ رفتن ایشان در سومنات در نفحات مسطور ست۔

ذکر سراج الاتقیاتاج الاصفیا لسان  
الغیب مقبول حضرت الاحد خواجہ ابو احمد حشتی

حضرت ایشان با انواع حالات و کمالات آراستہ و در قنای حدیث گم گشتہ و بیچ سرے از اسرار حق بیرون ندادہ و خرقہ فقر و ارادت از دست حضرت خواجہ ابو اسحق پوشیدہ در سیر الاقطاب می نویسید کہ خواجہ ابو احمد کہ لقب بہدۃ الدین ست پسر سلطان فرسنا فکبر فاء و را و سکون سین مملہ و نون مفتوح حذفا

در لغت بمعنی نور و از شرف است چشت و امیران ولایت بود وی قدس سره صحیح النسب از سادات حسنی است و نسب او بحسن منتهی میرسد۔

**منقول** است که روزی آنحضرت بدجل رسید و مقتاد و نه نفر همراه دشت گشتی موجود بود و فرمود که بایم هر یک حلقه گیریم و در گوئیم پس پنجان کردند و سلاست از دجل برگزشتند چنانکه پای کسی هم تر نشد در آن وقت است و چهارتن کافران هم حاضر بودند همه مسلمان شدند و پنجان از آب آبنای در گذشتند و در آنک ایام شیخ کامل شدند **فصل** است که آنحضرت سی سال خواب نکرده هم سی سال مضولیش جز بموت و ضا شکست و گاهی آب سیر نخورد چون سه و چهار فاقه شدی یکسے اظهار کردند و شکر از نمود و بعد هفت روز بطعام افطار کردند مدت عمر شریف وی نو و پنج سال بود در زمان خلافت معصم بامد که خلیفه هشتم از خلفای عباسی است بتایخ سوم ماه جمادی الثانی سنه و صد و فصد و هجری و بقول ششم ماه رمضان المبارک سنه مذکور و متولد شد و در زمان خلافت ابوبکر عبدالکریم بن مطیع که است چهارمی خلیفه بود از خلفای بنی عباس در یکم جمادی الاخری و بقول او هم سال سه صد و پنجاه و پنج هجری وفات فرمود و از مبارک در قصه چشت کسی کرده از میراث است واقع است

**ذکر ملک المشایخ بالاتفاق استاد ائمه الافاق مقتدا**  
**الوقت بالاستحقاق حضرت خواجه ابواسحق الشامی العسکری**

منسوب بعسکری و تشدید کانت نام موی است که او را عسک بن عدنان ثنائی مثلث بن محمد الدین ازو شاید این نسبت بسوی همین کس است و اما آنچه که صاحب صحاح عسک بن عدنان برادر معد بنون پنداشته آن خطاست و شهره در شام و نسبت شیخ بسوی همین شهر بوده ایشان از کبار مشایخ زمان در و سامی او یکا دوران خود بودند و در کشف و کرامات آپته از آیات الدل بود و مبارک جلال الغیب صحبت می داشتند و لقب شریف الدین است و خرقه فقر و ارادت از دست حضرت خواجه مشاء علو دینوری پوشیدند و در طاعت اشرفی است که در بموجب امر الهی بنیت بیعت از ملک شام در لغت او پنجمت حضرت خواجه مشاء رسید مرید شد حضرت خواجه پرسید که چه نام داری گفت ابواسحق شامی خواجه فرمود که از امر و تر ابواسحق خشی خندان

که خلائق چشت از تو هایت یا بند و هر که بتو پیوندا رادت نماید و را نیز تا قیام قیامت چشتی خوانند پس از تربیت  
الواسع چشتی آخره کرات پو شانیده چشت فرستاد از ان و ز خواجگان چشت پیدا شدند.

**منقول است** که چون آنحضرت کوی اهل دنیا دیدی فرمودی اقب من کل المعاصی للمحظی و نیز  
**منقول است** که آنحضرت هرگاه خواسته که جائی سفر کند در طوافه العین بدانجا رسیدی هر چند که آن مقام دور  
بودی زود تر رفتی و فوات وی در چهاردهم ماه ربیع الثانی سنه صد و چهل و سه هجری است بقول صاحب خزینه صفیا  
و مرقد منوره او در هکله الفتح عین و کاف مشدده که بلده ایست از بلاد شام گویند که از ششگام حلت هر شش چنانچه بزرگ  
از غیب بسر مرز داشت تا دم صبح روشن می ماند و از هیچ باد و غبار و باران آسیبی بدو نمی رسید آری  
اگر گیت سر سرباد گیر چرخ مقبلان بر گزیند

## ذکر شمس الفقار بدر العرفا ماتحی سوم بشری حضرت خواجه ممشاد علوی نوبوی

علو بن عتیم تشدید او چنانکه کور است در تیره الحجال پس آنچه در انتخاب است که آن کسب سکون پس آن دینوی  
دیگر است چنانکه مجد دین خلکان گفته اند و ابن اثیر کسب دال جمله نوشته و سماعی گوید بفتح دال و این صحیح نیست قاله  
ابن خلکان در ملفوظ حضرت شاه عبدالعزیز محدث دهلوی مرقوم است که در سوال تحقیق همین لفظ شاه صاحب  
الرشاد فرموده اند که علو دینوری کسب عین و سکون لام و وقت و او و بفتح دال جمله و سکون یا بمعنی بزرگ سر  
اکثر می گویند و هر که بزرگ می انکار ندیده همین القاب و از می دهند انتهی با جمله دینور شهر است از شهر راجحیل  
قریب از بهمان و در بقعه او نشود نمایافته و هم شریف او خواجه علو است و لقب می کریم الدین از بزرگان مشایخ  
عراق اند و در علم ظاهری و باطنی و کلمات یگانه آفاق و خرقه فقر و ارادت از دست خواجه همیره بصری پوشیده  
ایشان سی سال در مجاهده و ریاضت بسر بردند و بعد از هفت روز افطار کردی چنانچه کجبت دفع خشکی همین  
اند که آب خوردی و بیک خرافاعت کردی و این کاتب الحروف از اکثر کتب تواریخ چنان معلوم کرده که حضرت  
علو دینوری همان ممشاد دینوری است و از سیران خود نیز چنین استماع دارد لیکن صاحب مرآة الاسرار  
علو دینوری را جادایر حضرت خواجه ابوالواسع شامی نوشته و ممشاد دینوری را بزرگه دیگر قرار داده و نزد فقیر

روایت صاحب مآثره الاسرار خالی از ضعف نیست و الله اعلم بحقیقه الحال -

منقول است که شخصی از آنحضرت پرسید که دل خود را چون می بینی گفت سی سال است که دل خودم گرم کرده  
از آنچه جمله صدیقان درین حالت دل خودم گرم کرده و نیافته اند من چگونه یابم و هم گفتم که الله تعالی عارف الایمنه  
داده است در سر که هرگاه در آن گرد خدا بیند و نیز گفته که چهل سال است که بهشت را با هر چه که در دست برین عمر  
می کنند گوشه چشم بجاییت بدو داده ام وفات ایشان در چاردهم ماه محرم الحرام سنه دویست و نهم هجری قمریه  
تقدیر

## ذکر سلیمان ملک لایزال سر حلقه شادان لایبالی فائز بکمالات لفهت فخری خواجه هبیره البصری

هبیره روزن فیضیه البصری با فتح بای موصوده و سکون تحقیر و فتح رله جمله است حضرت ایشان پیشوای علما  
و اولیای وقت بودند و معرفت میان شاخ کبار معروف و مشهور درجات رفیع و مقامات عالی داشتند و خرقه  
فقرو ارادت از دست حضرت خواجه جلیله عرشی پوشیده بودند ایشان را ریاضات شاقه و کرات عالییه بسیار  
بوده است در تربیت مریدان دست قوی و قبولیتیه تمام داشتند و از بس که در محافل اسرار امین بود و ملقب  
بامین الدین گشتند و در مآثره الاسرار است که حضرت خواجه صاحب خانواده بود و مدانش خود را هبیره بن محمد بن  
ایشان یکصد و بیست سال عمر داشتند و در هفتاد و سه سالگی دانشمند بنحوی شدند و در چند سال حفظ کلام ربانی  
نمودند چنانکه روزی دو ختم قرآن کردند و هیچگاه وضویش چیزی نبود و ضامن شکست و ناسی سال بزرگش مشغول  
بود و مجاهده و ریاضت شاقه می نمود -

نقل است که وقتی آنحضرت می گریست می گفت که آهی هبیره بیچاره غریب است اگر حساب از من  
پرسی طاقت ندارد زیرا که ما حساب بر تو آسان کردم و آمرزیدم و ترا در بهشت در آورم پس کار ایشان بجائی  
رسید که هر کس از رتبه محبت و ارادت بخدمت بابرکت او رسید بهجت بیغایت مشرف شده و بتوجه باطن  
هر چه خواست میسر شد در سیر الاقطاب می آرد که آنحضرت بعد از شش روز افطاری کرد و چندان میگرفت  
که مردم گمان می بردند که مباد اهلک شود تا که بعضی اوقات خون از چشم مبارکش می چکید و فانیان میفهم



ماه شوال سنه دو صد و هشتاد و هفت بر و ایست هیز دهم ماه شوال و مدت عمر یک صد و بیست سال و بر و ایست  
صد و سی سال بود و قبر بزرگیت در بصره است۔

## اذکر قری شاخار احدیت بلبل مرغزار صمدیت سرت جام پاک بفتی حضرت خواجه خذیفه عرشی

ایشان از کبار مشائخ روزگار و پیشوای صاحب اسرار بودند و در زهد و طریق و ترک و تجربه بے نظیر وقت و در  
علم سلوک تصانیف بسیار دارند و زن نمی داشتند و بعد از سه چهار روز و گاهی بعد از پنج و شش روز افطار  
می کردند و در آن وقت بهم زیاده از سه لقمه تناول نمی فرمودند و می فرمودند که غده های درویش ذکر است و هر ریش  
که شکم پر کرده بخورد خام است و بعد از بطن بخورد نادرست است اگر چه او را معتقد باشند لیکن از صحبت او باید که سخت  
لقب ایشان سید الدین است خرقه کف و ارادت از سلطان ابراهیم بن ادهم پوشیده و هر نعمتی و امانتی  
که خواجہ ابراهیم از حضرت خضر و امام محمد باقر و خواجہ فضیل بن عیاض یافته بود در آخر حیات تمامی بوی داده  
خلیفه و جانشین خود گردانید و از وی تا حال همان امانت بطریق سلسلہ صحیح در سلسلہ چشتیه معمول است  
و سبب ارادت او خواجہ ابراهیم در کتب معتبره چنان است که روزی حضرت پیشوای آمد و گفت که اگر قرار بر بی  
باید صحبت ابراهیم بن ادهم اختیار کن این سخن درویش موثر آمد پیش خواجہ ابراهیم آمد سر بر زمین نهاد حضرت  
خواجہ تواضع بسیار کرد و بر خاست و در کنار گرفت و فرمود که خاطر جمع دار بعد چند روز کار تو می کشاید پس  
خواجہ خذیفه مرید شده گوشه گرفت و بخیال مشغول شد حضرت ایشان درس شانزده سال عالم علم الهی گشتند  
و شریعت و طریقت و حقیقت و معرفت مرتب ساخته و همیشه پلاس پوشید می و خلوت گزیدی و انکم البکا  
بود و اخلاق می پر سید یا خواجہ گریه دائمی بصیبت فرمود از آن است که نمی دانم که در کدام فرقہ ام فرقی الخیة  
و فرقی فی السعیر فرموده است شخصی گفت چون این نمیدانی که در کدام فرقہ هستی پس بصیبت  
جراحی کنی حضرت خواجہ لغو زده بهیوش گردید چون بهوش آمد با لاف آواز داد چنانکه همه حاضران شنیدند  
که ای خذیفه من ترا دوست دارم و برگزیده ام و برادر حضرت محمد مصطفی صلی الله علیه و سلم در شبست آرام

در آن مجلس سه صد گنس از کفار اسلام قبول کردند.

**نقل است** که قریب هفتاد سال از سجاده پائے مبارک آنحضرت برخاسته بود و حاجیان هر سال می گفتند که حضرت خواجه ادریس السدویت المقدس یدیه ام و حضرت خواجه در سفر و حضر همیشه با سلطان ابراهیم می بودند و جمیع مشایخ وقت را دیده بودند کرامات و خوارق ایشان بسیار اندام عبدالدیاقعی در روضه الراحین اکثر حکایات احوال کمالات ایشان ذکر کرده اند وفات ایشان چاردهم شوال و بقولے بستان و چارم سنه دو صد و پنجاه و دو هجری است و بقولے سنه دو صد و هفتاد و شش و مرعش بفتح میم و سکون را و فتح عین ضعی است از نواحی دمشق و در انتباه است که کبر شین شهر بستان از اولیای شام.

## ذکر سلطان التارکین برهان الواصلین حضرت

### خواجه ابراهیم بن ادیم بن سلیمان بن منصور

کنیت ایشان ابی اسحق است کما فی النجات و فی التہذیب و مختصراته ادیم بن منصور بن یزید بن جابر و قال ابی اظہر ابو عبد الله بن منہ جابر بن ثعلبہ بن سعد بن حلام بن غزیه بن أسامہ بن ربیعہ بن ضبیعہ بن عجل بن نعم نسب ابراهیم بن یعقوب عن محمد بن کنانہ از ابناے مالک بن بلخ اندر فرقہ خلافت از دست فضیل بن عیاض یافته و آنچه کبر زبان عوام مشہور است کہ ایشان از اولاد حضرت عمر فاروق اند این امر غیر محقق است صلی ندرا و سبب ترک او سلطنت اطرق بسیار اند و تذکرۃ الاولیاء و نجات و لطائف الشرفی باختلاف مذکور اند هر که خواهد آنجا بنگرد بخمال طوالت اینجا نوشته نشدند با بجمہ حضرت ابراهیم در آخر از نظر و مان پنهان شد و معلوم نیست کہ قبر ایشان کجاست بعضی در بغداد بہ پہلوے امام احمد بن حنبل رح گویند بعضی در شام آنجا کہ قبر لوطہ بن عیمر است و نجات گویند کہ دفاتش در شام در سنہ یک صد و شصت و یک بر ریائے دو صد و ہشتاد و بر ویائے در سنہ یک صد و شصت و دو ہجری و بقولے در سنہ یک صد و شصت و شش ہجری و بر ویائے غرہ ماہ شوال و نذر بعضی ششم جمادی الاولی در زمان خلافت ابو عبد الله محمد بن عبد الله و انقی کہ خلیفہ سوم بود از بنی عباس واقع شد و بقول صاحب سیر الاقطاب بستان و ششم ماہ جمادی الاولی سنہ دو صد و ہشتاد ہجری.

ذکر حجة اهل زمانه فیما قاله ائمة او انه متدوۃ اهل الروایة والذات  
فرو زمانه فی العبادۃ كما ذکر الذہبی ثم السیوطی قطب الدرة الولاتی  
صاحب الجود والکرم الفیاض ابی علی الفضیل بن عیاض

کبیر العین کانی جامع الاصول وغیره ابن سعید بن بشر فی ثقات ابن حبان عیاض بن منصور رقی ثم الیربوعی  
الخراسانی المروزی الکوفی ثم المکی وقد افر من اقبه خلق منهم ابن الجوزی فی مجلد جود یربوعی منسوب است یربوع ابن  
خطبه بن مالک البزجی من تلمذ منهم بن نوریه الصحابی وکنیت ایشان ابو علی ست و ابو الفیض نیز گفته اند  
و جمل ذکر وفاته و بعض گفته که از خراسان از ناحیه مرو و برخی بر آنکه تولد ایشان در سمرقندست و نشو و نما یربوعی  
آنکه برین که بخاری الاصل اند و مرید و خلیفه خواجه عبدالواحد بن زید وفات ایشان در سوم ربیع الاول یربوعی  
در راه محرم سنه یک صد و هشتاد و هفت هجری و مرقد او نزدیک بیت الاحرام ست در جنبت المعلى قریب و فاته حضرت  
عبدیه الکبری و ابن معین و ابن الدیننی و ابو عبید و ابن غیر البخاری و ابن سعد گویند که مات بکمر سنه سبع و ثمانین و  
بعضهم فی اول المحرم و حکایت ست از هشام بن عمار گفت و قایمات آنحضرت روز عاشوره که فانی تہذیب الکمال مور  
طبقات شعرانی ست که در محرم شریف در راه محرم وفات یافت و دفن کرده شد یربوعی ابن عیینہ و در ترجمه ابن عیینہ  
است که دفن کرده شد در باب المعلى یربوعی او فضیل بن عیاض و ابو القاسم قشیری و یافعی اند و غرض که بودن وفات  
ایشان در محرم بجای کتب حتی که در طبقات هرودی مسطور ست و همچنین ست در سیر الاولیاء و نفحات ابن قدر کفایت ارد  
زیاده اگر حال ایشان خواہی در کتب سیر و ملا فیما نظر کن -

ذکر الفائز بکاشفات توحید الوجود مصداق التحسبم القاطا و ہم  
رقود صاحب التجرید و التفرید خواجه عبدالواحد بن زید البصری  
حضرت ایشان از اعاظم خلفاء حضرت خواجه حسن بصری بودند و از دست حضرت خواجه کیل بن زیاد

نیز خرقه خلافت پوشیده کمالات و خوارق عادات بسیار داشت و ریاضات و عبادات و در ترک تجرید و ذوق مشق  
و عشق در عهد خود نظیری نداشت و همیشه صائم می بود و بعد سه روز افطاری می کرد و زیاده از سه لقمه نمی خورد و  
اکثر می گریست و تحصیل علوم از خدمت حضرت علی مرتضیٰ انموده و از حضرت امام حسن نیز همیشه از خلایق  
متنفذ بودی و با کسی نیا میخفت و لیکن بر سر زیارت مردان خدا از راه دور میرفتی و ملاقات کردی و هرگز  
بیدی در سلام سبقت نمودی و دینار بدست نگرفتی و میفرمود که حاشا و کلا درویش نیار بدست گیر و از دست  
پیران شرمند شود درویش تهیدست و تنی شکم و تنی کیسه می باید و اگر چنین نباشد مبتدی و کم همت است  
و در رجاعت درویشان نباید شد و قنیه بحضرت خواجه حسن بصری قدس سره ارادت آورد و مجرد گشت از خلایق  
پیوند بگست از جنس نقد و متاع و عقار و ضیاع آنچه داشت همه را بدرویشان ایتار کرد و باز هیچ چیز از  
متاع دنیوی دست نبالوده بست و هفتم ماه صفر سنه یک صد و هفتاد و هفت و بر وایتی هفتاد و شش  
هجری در بصره وفات یافت.

## ذکر رئیس التابعین امام العارفين مصدر جميع السلاسل بانهاجا المذكورة مظهر فيض الابدی سیدی خواجه حسن البصری

نام ایشان ابوعلی احسن بن احسن بصری است ایشان گوهر فروش بوده اند ازین جهت حسن بعلوئی نیز می گفتند  
و بعضی گویند که از غایت حسن و جمال ظاهری مخاطب بخطاب حسن بعلوئی گردید کنیت ایشان ابو سعید و ابو محمد  
است او کبار تابعین اند صدوسی کس از اصحاب دیده اند و ایشان از مولای ام سلمه بود.

**نقل است** که از ایشان سوال کردند که مسلمانی چیست و مسلمانی کیست گفت مسلمانی در کتاب مسلمانان  
در گوردیگر پرسیدند که ای شیخ دلماے ما خفته است سخن تو دران اثر نمی کند چه کنیم فرمودند که کاشکے خفته بودی  
که چون او را بیدار کنی و بجنبانی بیدار شود دلماے شما مرده اند که هر چند بجنبانی بیدار نشوند ولادت ایشان  
در سال بست و یک هجری قبل ایشان در بصره که سابق آباد بود نزدیک بصره که الحال آباد است واقع شده و در  
منامه الاولیاست که چون مادر ایشان یکایک مشغول می بود ایشان می گریستند حضرت ام سلمه پستان خود

در دہانش می نهاد و شیر نازل می شد حسن می کید ام سلمہ دعا کرد کہ  
گشت کرامات و مقامات بسیار و فضائل بسیار از غیر از نصاب و پند سخن نغمه بودی و در اتباع سنت بجان کوشیدی  
و جذب قلوب بجدی داشت کہ اگر فاقی یا فاجری در محفل وی حاضر شدی تا بگشتی چہارم محرم و بقولے خیم  
و بقولے غرہ رجب سنہ یکصد و دہ و بقولے یازدہ وفات یافت قال حافظ المزی فی ترجمہ ابن سیرین قال  
احمد بن دینار الحسن فی اول یوم من الرجب سنہ عشر وائتہ و صلیت علیہ و ابن خلکان گوید کہ توفی فی البصرۃ  
ست و اربع رجب سنہ عشر وائتہ و کانت جنازہ مشہودہ و حمید الطویل گوید توفی الحسن عشتیہ نجیب الی آخر القصة  
و قیل توفی فی اربعہ الحرم قبر شریف در بصرہ است و عمر شریف ہشتاد و دو سال باقی حال از کتب دیگر مع مالہ و اعلیہ  
دیدنی است و ذکر حضرت امیر المؤمنین علی مرتضیٰ و حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم چون در سلسلہ نقلند ریدہ  
گذشتہ است لہذا در اینجا حاجت مکرر بیان کردن نیست۔

## سلسلہ عالیہ سہروردیہ

بلکہ حضرت شیخ قطب الدین بینادل قلندر جوینوری را اجازت این سلسلہ از حضرت شیخ شمس الدین طہسین  
ظفر آبادی بطریق ہدای رسیدہ چنانکہ قصہ آن التفصیل در کتاب مستطاب اصول المقصود مسطور است ذکر آن حضرت  
کہ تاحضرت بینادل قلندر از نہ بالا گذشت الحال تذکرہ حضرات مابعد قلندر صاحب کردہ می شود۔

و ذکر شیخ الطریقۃ فی آوانہ مصدر الفیوض الالامیۃ فی زمانہ منظر انوار  
ابجلی و انجمنی حضرت شمس الحق والدین عرف بڈھن ظفر آبادی

ایشان خلف رشید حضرت شیخ رکن الدین ابو الفتح مسکین ابن حضرت مخدوم حاجی صدر الدین چہراغ ہند  
ظفر آبادی بودند ولادت ایشان در سال ہفت صد و ہفتاد و چہار ہجری است ذات بابر کا تش منظر انوار تجلیات  
و واقف اسرار الکیات بود و از ہدو متقی و عاشق ہزار عشق آبی روز و شب بجز تعلیم و تلقین باطنی کاری نیکرند  
قصہ ولادت ایشان چنین منقول است کہ حسب عام حضرت مخدوم چہراغ ہند جد ایشان حمل فرایافت شد و در

در تولد باقی مانده بود که جدش حضرت مخدوم در حجره ششست با بش بند فرمود چون ایشان پیدا شدند و دو سه روز مزید گذشت و فتح الباب حجره نشد مردمان و خادمان منتشر شدند آخر کار در حجره شکسته اندر رفتند دیدند که حضرت مخدوم سر سجده نهاده جان بجان آفرین سپرد کرده اند و بر طاق حجره یک پارچه کاغذ یافتند که بران این مصرع نوشته قلم خاص حضرت مخدوم بود ع    طلوع شمس مغلوب چراغ هست    بدینچه نام ایشان شمس الحق الدین نهاده شد گویند که ولی مادر زاد و طی کرده مقامات لاهوت و جبروت و واسوت پیدا شده بودند از ششم و زوالات بسال هفت صد و هفتاد و چهار هجری شمله شیخ و برگزیدگی و حاج سجادگی حضرت مخدوم چراغ هندی بر سرش نهاده شد و پنجاب از حضرت مخدوم چراغ هندی بعیت اویسی نموده خلافت یافت مزارش بخت اندر خریم روضه حضرت مخدوم چراغ هندی ملحق از قبر پدر خویش بجانب غرب بگنبد ثانی ست سال وفاتش بدیافت رسید عمرش از یک صد سال متجاوز بود.

## ذکر شرف الاسلام و المسلمین نجیة العیال و المتصفین حضرت شیخ رکن الدین ابوالفتح مسکین ظفر آبادی

ایشان عالم علوم صوری و معنوی شیخ قریشی سدی و خلف رشید حضرت مخدوم صدر الدین حاجی چراغ هندی بودند پدر بزرگوارش بتابعیت نام پیر خود موسوم نمود و در جمیع علوم عقلی و نقلی تجریم داشتند بعد تکمیل علوم چندی در درس و تدیس اشتغال ورزیده بودند که یکایک دست افشانند و بعیت ارادت بخدمت والد ماجد خود کردند و مصلای استقامت گسترده بجا هر نفس کوشیدند چندین سال بر همین منوال گذشت آخر کار در وصول و ایصال سبب منزل معارف و حقائق شناسی عظیم یافتند و مسائل فقهیه مستحضر شدند و محاکم تصوف و وحدت الوجود را بجد و بستان تحقیق انکاشند اکثر عوارق عادات از ایشان بطور رسید ناز نیستند یک ساعت غفلت نور زیدند مدام با خلق بیگانه و با حق بیگانه مانند وفات ایشان بتاریخ نهم محرم الحرام سال هفتصد و نود و شش هجری ست قبرش بخت اندر گنبد مقبره برابر حضرت مخدوم چراغ هندی پدر خود بجانب راست و ظفر آبادی است.

و ذکر قطب الاقطاب غوث الافراد ذوالکبریا فیض الابدی حضرت  
مخدوم شیخ صدرالدین الحاجی طه آبادی ملقب بچراغ مہند

ایشان شیخ قریشی اندلسی آبا بچ حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ و اما فی سلسلہ بحضرت شیخ بہاالدین  
ذکر الایمانی می پیوندد سنہ ولادت ایشان ہفت صد و پنج ہجریست ایشان از اعظم خلفائے برادر خاں از خدمت  
حضرت شیخ رکن الدین ابوالفتح ملتانی اند صاحب مقامات بلند و کرامات ارجمند بود بعد حصول خرقہ کھافت از  
پیر روشن ضمیر خویش بولایت ظفر آباد امور شد در چو پنہ پور و اکثر جاہا مقام چلہ گاہ ایشان موجود است ایشان  
شیرینی معرفت و یکہ از میدان طریقت بود در آخر حالت جذب مستغرق بمشتر طاری شد و بچہ ہنگام آمد و  
تا زہیچک خبری از خویش و یکجا نہ داشت علاوہ فضائل علوم صوری و معنوی حافظ کلام الہی و نہ ہفت باب  
سناسک حج را پیادہ پا ادا ساختند و ہموارہ جامہ سیاہ می پوشیدند باین وجہ بجای الحرمین شہرت داشتند  
قصہ مطارحہ ایشان کہ با مخدوم اشرف جہانگیر سمنانی واقع شد مشہور است وفات بتاریخ ہشتم ماہ ذی القعدہ  
سال ہفت صد و ہفتاد و چار ہجری و بقولے ہفت و نود ہجری است اما بقول صاحب خزینۃ الاصفیاء  
سال ہفتصد و ہفتاد و چار ہجری است مزارش در ظفر آباد بجلہ شیخوارہ اند حریم نجیہ واقع است صاحب خجہ خاں  
می نویسند کہ مزارش امروز حاجت روائے خلایق آن یار است بروز عید قرآن خلایق بر مرقش جمع آید بگذر  
روندہ راوی می گردند و از غایت اعتقاد ارکان حج بجای می آرند رحمۃ اللہ علیہ انتہی۔

و ذکر شیخ المشائخ فتوۃ ارباب الطریق زبدہ اصحاب تحقیق  
حضرت شیخ رکن الدین رکن عالم ابوالفتح السہروردی الملتانی

کنیت ایشان ابوالفتح و لقب فضل اللہ خلع و خلیفہ و مہر رشید پدر خویش شیخ صدرالدین محمد بن شیخ  
بہاالدین ذکر الایمانی اند پنجاہ و دو سال بر سجادہ پرور و جدت سستہ بار شاہ طالبان قیام داشتند صاحب  
علوم ظاہر و باطن و کشف و کرامات بودند۔

**نقل** است کہ در آن حضرت شیخ بہار الدین ذکر الہیاتی بر چارپائی تکبیر زدنہ شستہ دستا مبارک بہ پایہ پلنگ نہادہ بود شیخ صدر الدین بر نشیب فرش بدوزانہ اوب شستہ و شیخ رکن الدین بہر چار سال بازو ہائے چارپائی گرفتہ می گشت و بازی مشغول بود تا گاہ بمقتضای عالم طفولیت ستار جید بزرگواران پایہ چارپائی برداشتہ بر سر نہاد شیخ صدر الدین بوقوع این حال بانگ نہ دو گفت با اوب باش حضرت شیخ بزرگ فرمود کہ منعی مکن کہ تھار دستارست و ااین دستار بوسے عطا کردیم چنانچہ آن دستار از ہمان روز در صندوقی نہاد و بعد وفات پدر عالی قدر چون شیخ رکن الدین بر سجادہ نشین شستہ ہمان دستار بر سر نہاد و خرقہ عالیہ کہ بجد امجدے از پیشگاہ شیخ الشیوخ عطا شدہ بود در بر کرد و رفتی افروے سجادہ عالیہ گشت ذات بابر کا تش در یائے بود از فیض آہی ہر کس بہر حاجتے کہ بخدمت مے آئے دامن خود پُر از گوہر مراد یافتہ چنانچہ خلق اورا قبلہ سحاجات می گفتند در لطائف اشرفی ست کہ ولادت ایشان در یوم جمعہ سنہ شش صد و پچہل و ہفت و ہشت سجادہ نشینی بعد از پدر خود پنجاہ و دو سال انتہی وفات ایشان تا بیخ نیم جمادی الاولی و بقول بعضے شانزدہم رجب المرجب سال ہفت صد و سی و پنج روز پنجشنبہ بود و ادبست عمر شتاد و ہشت سال و قبر ایشان نیز در ملتان متصل قبر پدر و جد خود است۔

## ذکر فریدالدہر و جید العصر قطب الوقت حضرت شیخ صدر الدین عارف بن حضرت شیخ بہار الدین فخر الہیاتی

ایشان خلف رشید و خلیفہ و صاحب سجادہ پدر خود حضرت شیخ بہار الدین ذکر الہیاتی اندکنیت ایشان ابوالمغانم ست جامع بودند میان علوم ظاہری و باطنی کمالات صوری و معنوی و سخاوت و شجاعت و حلم و خلق نیک مقتدرے زمانہ بود و شیخ صدر الدین عارف مشہور گشت در ملتان بنانقاہ والد بزرگوار خود تا ہمیشہ سال ہر سنہ ارشاد و تربیت شستہ بسایے اولیاد در سلک انادت ایشان منسلک گردید و بسایے طالبان و مریدان را بدرجہ تکمیل رسانید حضرت ایشان را وصایای مفیدہ اندکہ آنہا را یکے از مریدان ایشان خواجہ ضیاء الدین در ملفوظات ایشان کہ کنوز القوائد نام دارد جمع کردہ است اکثر وصایای ایشان حضرت



شیخ عبدالحق محدث دہلوی در اخبار الاخیار نقل کرده اند کہ امات و خوارق ایشان بسیار اند صاحب تاریخ فرشتہ ہم در تاریخ مذکور احوال ایشان بوضاحت نوشتہ است ولادت وی در شب جمعہ سہشش صد و یازدہ و ہجرت ہفتاد و سہ سال وفات ایشان بتاریخ سبت و سوم ذی الحجہ روز سہشنبہ سال شش صد و ہشتاد و چار ہجری بودہ و در تاریخ فرشتہ سہ ہفت صد و ہفتاد و شش نوشتہ کہ ایشان در ملتان نزد قبر پدر بزرگوار ایشان است۔

## ذکر العارف باللہ رب العالمین حضرت شیخ الاسلام خواجہ بہاء الدین ابو محمد ذکر یا ملتانی القرشی الاسدی

خلیفہ شیخ الشیوخ شہاب الدین السہروردی ایشان از عظامہ مشائخ سہروردیہ و اکابر اولیائے ہند صاحب کرامات ظاہر و مقامات باہر و برکات شامہ بود کہ نیست ایشان ابو محمد و ابوالبرکات است نام پدر ایشان وجیر الدین بن کمال الدین علی شاہ قرشی و اصل از ملتان اند در علوم ظاہر و باطن فنیہ و حدیث و اصول و فروع عالم و کامل و قطب مغرب و وقت در عہد خویش فی نظیر وزگار بود نہ حنفی نہ شیعہ بودہ اند تحصیل علوم ظاہرہ و جمیل کن کردہ بعد از آنکہ مدت پانزدہ سال بدین و افادہ علوم مشغول بودہ و ہر روز ہفتاد تن از علما و فضلا استفادہ می کردند نہایت کج کردہ و در وقت مراجعت از سفر در بغداد رسیدہ شیخ الشیوخ را دریافتہ میرشدند و برخصت حضرت مرشد بملتان آندہ متوطن شدہ بارشاہ طالبان مشغول شد نہ خلق بسیار بدولت ایشان بدایت سید حسینی سادات صاحب زہدۃ الارواح و شیخ فخر الدین عراقی صاحب لمعات بلازمت اورسیدہ و تربیت یافتہ اند گویند کہ میان او و شیخ فرید الدین قدس سرہا موافقہ عظیم بود سالہا با ہم بودند چنین نیز گویند کہ پسر خالہ یک دیگر بودند ولادت ایشان در شب جمعہ شب قدر یاہ رمضان المبارک در سال پانصد و ثصت و شش ہجری و بقولے پانصد و ہفتاد و ہشت در قلندر کوت و وفات روز پنجشنبہ بعد از ادا سے نماز ظہر ہفتہ ماہ صفر و بقولے ہفت دہم صفر سہشش صد و ثصت و شش ہجری بودہ مدت عمر یک صد سال و قبر ایشان در ملتان است۔  
بحصارت دیدم۔

## ذکر شیخ اشوخ شهاب الدین سهروردی

کنیت ایشان ابو حفص و نام عربی البکری السهروردی از اولاد حضرت صدیق اکبر رضی الله عنه ایشان مرید عم خود حضرت شیخ ضیاء الدین ابوالنجیب سهروردی اند ولادت با هایت ایشان در ماه رجب سنه پانصد و سی و نه و وفات در غره محرم سال شش صد و سی و دو و هجری است و قبر ایشان در بغداد است درون شهر باقی دیگر احوال ایشان بالا گذرشته.

## ذکر شیخ الاعظم و القطب الاکرم شیخ ضیاء الدین ابوالنجیب السهروردی

نام ایشان عبدالقاهر است و لقب ضیاء الدین نسب ایشان بدوازده واسطه بحضرت امیر المومنین ابوبکر صدیق رضی الله عنه میرسد نسبت ارادت ایشان بدو جانب است یکی شیخ احمد غزالی و دیگر شیخ جلال الدین عم غفرلش و در جمیع علوم کامل بود تصنیفات بسیار دارند و صحبت حضرت قطب ابانی سیدی شیخ عبدالقادر جیلانی رضی الله عنه گشته بشرف ارادت و خلافت معزز شدند در وقت خود امام شریعت و یگانه حقیقت بودند وفات ایشان در شب شنبه دوازدهم جمادی الاخری سال پانصد و شصت و سه هجری بود و قبر شریف بغداد است

## ذکر العارف بالله الفاضل بکمالات سهروردی

## شیخ وجیه الدین ابو حفص السهروردی

ایشان از اجله مشائخ و اعظم اولیای صاحب کشف و کرامات و خوارق عادات بودند نسبت ارادت ایشان بدو طرف است و از هر دو طرف بسید الطائفه حضرت جنید بغدادی میرسد یکی از شیخ عمویہ بمشاد دینوری و از ایشان بحضرت سید الطائفه و دیگر از انخی فرج زنجانی بحضرت رویم و از او شان بحضرت نظام جنید بغدادی و ایشان پیر شیخ ابوالنجیب سهروردی اند وفات ایشان در سال پانصد و شصت و سه هجری است و قبر در بغداد است.

## ذکر صدر فیوض الربانیة و مخزن انوار الالهیة شیخ محمد بن عبد الله المعروف بعمویہ

بفتح الحین المملیة و تشدید المیم المضمومة و سکون الواو و فتح الیا و المثناة من تحتها کذا فی تاریخ ابن خلکان و صفا  
بیجة الاسرار از تار فقیه فردوه و در جامع الاصول و تحقیق را همویہ است کہ بفتح با و فتح واو و سکون یا و کسر واو آخر  
و در تاریخ ابن خلکان بسکون هر دو با نیز وارد است کہ را همویہ بضم یا و سکون واو و فتح یا و در سیویہ بفتح یا و واو  
سکون یا و بعد آنها و این لغت فارسی است معنی آن در عربی را کلمه تفاح را گویند و لفظ این مثل لفظیہ و عمویہ  
و غیر آن و عجمی گویند سیویہ بضم یا و موحده و سکون واو و فتح یا و زیر که پیش عرب وقوع وید در آخر کلمه کرده است  
چرا که این برے ندبی باشد و در دستویہ این ماکولاد کتاب الاعمال نوشته است بفتح وال و واو و قال  
علی الشیر المسی فی حاشیة المواب فی ابن مردویه بفتح المیم و حکی ابن نفطه کسر با عن بعض الاصحاب بنین الراء  
ساکنة و الدال المملیة مضمومة و الواو ساکنه و المثناة مفتوحة تلمیها با و کاتب الحروف گوید کہ همچنین است در عربی  
شرح بخاری در آخر کتاب النکاح با کلمه نام پدر شیخ عمویہ عبد الله است از اجله امثالخ زمانه خویش بودند شیخ احمد  
اسود دینوری اندر وقت خود فرد و یگانه و استاد زمانه بسیاری خلق را با ارادت خود در آورده بچرخ رسانید وفات  
ایشان در سنه سه صد و هفتاد و سه هجری روداد۔

## ذکر شیخ مشایخ الوقت مقبول باب الاصل شیخ احمد اسود دینوری

نام پدر ایشان محمد است لیکن صاحب فینه الاولیا عطا نوشته اصل ایشان از دینور است بخوبی بود بغایت  
بزرگ و عالم بعلوم ظاهری و باطنی و در وقت خود مرشد کامل عالم قابل عابد زاهد متقی و صائم دائم و صحبت  
اہل دنیا متنفر بود و از کبار مریدان حضرت محمد اسود دینوری اند و سوسله ازان از دیگر مشایخ عظام نیز فائدا  
اند و خت وفات ایشان در ماه ذی الحجه سال سه صد و شصت و هفت هجری و مقبول صاحب فیهات الانس  
در سال سه صد و چهل هجری است باقی حال دیگر بزرگان از حضرت محمد اسود دینوری تا حضرت جنید

بعدادی بالاگذشت -

## سلسله پیغمبری

بدانکه این سلسله منسوب بحضرت طیفور شامی عوف بایزید بسطامی است و اجازت این سلسله حضرت سید خضر رومی قلندر را از حضرت میر جمال مجرد ساجی خلیفه حضرت طیفور شامی رسیده و او نشان را از امام جعفر صادق رضی الله عنه پس درین سلسله از بزرگان مجرب میر جمال مجرد ساجی و حضرت طیفور شامی همه آنکه ذکر آنها پیشتر شده اند حضرت ذکر میر جمال مجرد ساجی کرده این سلسله را ختم می کنم ذکر حضرت طیفور شامی در سلسله علییه نقشبندیه خواهد آمد لهذا در اینجا مکرر ننوشتیم که خالی از طولالت کلام نیست -

## ذکر سیدالساوات الاما جد الا عالی میر جمال مجرد ساجی

بدانکه ساجی منسوب است بساوه که دینی است نزدیک به آوه و آن را اینا بزرگین از متعلقات طوس و از هجانبه ابو شاعر مشهور سلمان ساجی ایشان در ابتدا مفتی شهر در مصر بودند و صریحان ایشان الکتابخانه از روان می گفتند هر کز فتولے مشکل پیش می آمد از ایشان می پرسید ایشان به آنکه رجوع بکتاب کنند جواب شافی می دادند و رونقے حالتی روداد که تجربه کرد و در لیش را با خود دانسته به تراشید و در مخاکه پنهان شد و چشم آسمان داشته بهوت و از پشت چون این خبر شیوع گرفت دشمنندی فرمود تا از بزرگداشت در دهانش نخیند و سه هیچ ازین حال برگشت گوئی آب سرد بود که در دهانش فرو رفت فضلا وقت بعوت بروفتند و گفتند که در لیش تراشیدن خلاف شرع نموده سرد خرقه فرو برد و با حاسن سفید بر آورد آنکه بدعت آمده بود و بداعتقاد و محذرت برگشتند در اراک المیدین مرقوم است که در بعضی رسائل مسطور است که سید جمال الدین مجرد ساجی در سنه شش صد و چار بر صدر حیات بودند و خلیفه حضرت خواجہ ابوبیرید بسطامی انداختی اگر زیاد خواهی در کتاب مراد المیدین سیر العارفین و کرامات الاولیا و خیر المجالس نظر کن مقبول ایشان در تصدیق نائن است که میان یزد و اردستان واقع است - سال و تاریخ ولادت و وفات بنظر نیامده -

## سلسله دوسیه

بدانکه این سلسله منسوب است بشیخ ابو انجیب فردوسی و فردوسی منسوب لغفردوس آن موضعی است نزدیک  
به مشرق متصل بحلب اجازت این سلسله حضرت شاه قطب الدین مینا دل قلندر از حضرت شیخ حسین  
بن مغربی رسیده -

## ذکر شیخ الاسلام و السالمین عمده ارباب السلوک و یقین واقف اسرار الاهی حضرت شیخ حسین بن مغربی سلمی

مرید و خلیفه عم خود شیخ مظفر اندام از اداسه کلام او چنان معلوم می شود که ارادت بشیخ شرف الدین یحیی میری داشت  
و تربیت اخلافت از ارشاد از شیخ مظفر عم خود یافته و اهل حال در دلی به تعلیم و تعلم اشتغال داشت بعد از جاذبه  
عنایت آبی که باعث بر سلوک طریقه فقرست سفر حجاز کرده بمدینه طیبیه رسید بعد از دریافت این سعادت بطن  
اصلی خود توجه فرمود و لقب ایشان از حضرت شاه مدار سمندر توحید است چنانچه گویند که چون شیخ حسین بطن  
بهار در چوپنور رسید و سبب آن بود که شیخ شرف الدین کتاب عوارن و النصفت خوانانیده بود که وفات یافت  
شیخ حسین نهایت مضطرب شد حضرت شرف الدین چشم باز کرده گفتند که خاطر جمع دار بعد از چندی شیخ  
برای الدین مدار چوپنور خواهند آمد تو آنجا رفته کتاب تمام کرده گیر و ترا بر کاتبیته حلال خواهد شد لقمه ایشان  
پیش شاه مدار رسیده نصف کتاب تمام کرده و خلافت و لقب سمندر توحید یافتند و از حضرت شاه  
شرف الدین لقب نوشته توحید یافتند ایشان را مکاتیب القه اند که آنها را حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی  
در اخبار الاخیار نقل کرده در روی دربارت تاریخ و سنه وفات بدریافت نرسیده -

## ذکر شیخ اکامل المکمل و الامام الفضل اکمل کاشف

لیکن در کتاب مرآت الکونین سنه ولادت و وفات ایشان چنین دریافت شد سنه ولادت گشتیم هجری و وفات بسبت و سوم  
ذی الحجه گشتیم هجری و مدت عمر یکصد و پانزده سال و اصد علم ۱۱

## الرموز السري حضرت شیخ مظفر بن شمس السبلی

مريد و خليفه شیخ شرف الدين يحيى انيسرى است بغایت درجه مقبول و محبوب پير خود بود و چنانچه حضرت شیخ ایشان را در مکتوبات خود امام ظفر می نوشت آورده اند که حضرت ایشان مدت بست و پنج سال از واقعات حال و معاملات خود بخندست شیخ عراقی می فرستاد و شیخ آن را جوابات می نوشت و ذیل بعضی مکتوبات مسطور است که مکتوبات من همه حل مشکلات آن برادر است باید که کسی را نه نماید که موجب افتخاری سرریز بیت گردد و چون وقت وفات ایشان نزدیک رسید بست و یک روز طعام ننخورد و نه با کس سخن گفت و بوقت آخرین امانت پیران غظام بالغمت خلافت شیخ حسین بر او رزاده خود عطا کرده بسیار بغمت صمد و هشتاد و نه شب که مضطرب بر حجت حق پیوست و بعد وفات پیر خود پنجاه سال در قید حیات بود و مزارش در عدن است.

## ذکر شرف الاولیاء حضرت الاصفیاء صاحب المقام العالی حضرت شیخ شرف الدین احمد یحیی نسیری

از مشاهیر مشایخ هندوستان است چنانچه احتیاج که کسی ذکر مناقب او کند و او را تصانیف عالی است مکتوبات مشهورترین و لطیف ترین تصانیف اوست بسیار از آداب طریقت اسرار حقیقت در آنجا اندراج یافته و ملفوظات او را نیز یکی از مفسدان او جمع کرده اما لطافت مکتوبات بیشتر است گویند که بر آداب المردین نیز شرح دارد و مریضه و خواجه نجیب الدین فردوسی است گویند که شیخ شرف الدین بشوق ملاقات بندگی شیخ نظام الدین اولیاء پهلوی آمد قضا را پیش از آنکه او پهلوی برسد شیخ نظام الدین بریاض ضوان خرامیده بود شیخ نجیب الدین فردوسی آنجا بود چون بلازمت او رسید فرمود در ویش سالهاست که منتظر تو نشسته است اما نه که دارد و بقدر سپردنی است مریضه و نعمتی که بر او نهاده بودند گرفت و بوطن اصلی خود رجوع کرد گویند که ویرا چند سال در بیابان که در راه اگر واقع است توقفه واقع شد هم در بیابان می بود و عبادت می کرد و بعد از سالها بطن رسید قبر او در شهر بهار است و منیر قریه ایست از بهار در ساله فارسی که کسی در بیان چهارده خانواده نوشته می نویسد

که ابتدا سلسله فردوسی از سهروردست شیخ نجم الدین کبری فردوسی و شیخ علاء الدین طوسی قریب یک مئیکه  
بوده اند و مجاهده و ریاضت بسره کمال رسیده بعد یک هفته افطار صوم می کردند و آن هم به گیاره چنگلی باجمین  
و سهرورد بزرگ بخدمت شیخ ضیاء الدین ابوالنجیب سهروردی آمدند و گفتند عمر بسره آمد و کار بر نیاید ریاضت مجاهده  
بسیار کشیدیم اما هیچ فایده مقصود ندیدیم شیخ ابوالنجیب فرمود برادران ما نیز بن داغ مبتلا میسبیل نیست  
که مرید شویم هر سه بزرگ بخدمت شیخ وحید الدین ابوحض بن عمر بن عموره آمدند و شیخ وحید الدین بعد از مدتی  
به شیخ ضیاء الدین و شیخ علاء الدین خلافت داد و وداع کرد و شیخ نجم الدین را به شیخ ابوالنجیب سپرد و گفت  
این را بر خود گیر بعد از هفت ماه شیخ ابوالنجیب شیخ نجم الدین خلافت داد و گفت شما مشایخ فردوسی آید  
از ان روز فردوسیان پیدا آمدند رحمة الله علیهم اجمعین وفات شیخ شرف الدین در سال هفت صد و شصت و دو  
هجری است که زمان سلطنت فیروز شاه بود تاریخ ششم ماه شوال قبری در بهارست بقعوه دهنیر.

## ذکر نجیب الاولیا و لقب الاصفیاء معدن فیوض لم یزلی شیخ نجیب الدین فردوسی

مرید و خلیفه شیخ رکن الدین فردوسی است نام والد ماجدش خواجہ عماد الدین بود بعد وفات شیخ خود پیش  
ارشاد داشت و خلق اندر ابدایت نمود وفاتش در سال هفتصد و سی و سه هجری است قبر او جانب  
مشرقی حوض شمسی مدلی بر صفت عالی نزدیک قبر مولانا برهان الدین نجفی است.

## ذکر شیخ الاصاغر و الاکابر ذوالمجد و الشرف لهی رکن الملة والدین شیخ رکن الدین فردوسی

مرید و خلیفه شیخ بدر الدین سمرقندی است بعد از آنکه بر سجاد و مشیخت بن بست و سلسله فردوسی از آن در  
هندوستان شائع گردید از خرد سالی بخدمت شیخ بدر الدین سمرقندی تربیت و تکمیل یافت او درین  
طریق مرتبه بزرگ و مقامی عالی بود و بقول عظیم در دل خلق دشت انتشار و اظهار سلسله فردوسی هند

از و گردیده کسی که هست نسبت خود بسلسله نژاد و سید و ذابست می کند در دلی بود و چون سلطان عزالدین کبکیا  
در کلوکری شهر بے بنا کرد وی هم از شهر آمده برکناره آنجا مقامی ساخت غالباً میان او و شیخ نظام الدین اولیا  
چندان محبت و اخلاص نبود در سیر الاولیای نویسد که پسران شیخ رکن الدین که جوانان نوخاسته بودند و مردان  
اوبار باد کشتی سوار می شدند و سماع گویان و قص کنان از زیر خانه شیخ نظام الدین می گذشتند و روش  
هم برین حال می گذشتند چون نظر شیخ برین جماعت افتاد سر بر آورد و گفت سالهاست که یکی سخن بخورد  
و جان خود فدای این می کند و دیگران نوخاسته اند و می گویند که تو کیستی که ما را ایم و دست راستی کن آورد  
و جانب ایشان اشارت کرد که ملا برده همین که پسران شیخ رکن الدین با آن غوغا زیر خانه خود رسیدند اگر کشتی فواید  
خواستند که غصه بکنند که در آب در آند و فوراً غرق شدند و قاتل می در سال هفت صد و بیست و چهار  
هجری است و وزارتش در دلی.

## ذکر بد رساء الکمالات المعنوی حضرت شیخ بدر الدین سمرقندی

از ملفوظات شیخ شرف الدین یحیی منیری معلوم می شود که او مرید شیخ نجم الدین کبری است و در سیر الاولیا نوشته  
است که او خلیفه شیخ سیف الدین باتزری است و شیخ نجم الدین را دریافته بود و هم در سیر الاولیا می نویسد  
که او بزرگ بود و صحبت شیخ نظام الدین اولیا سماع بشنیدی و بغایت خوب صورت و نیک سیرت بود و چون شیخ  
بدر الدین سمرقندی بر حجت حق پیوستند او را در سنگوله دفن کردند و رسوم شیخ نظام الدین اولیا حاضر شد مجلس  
خاسته بود و سماع و داده پستر رسید و شست چون ایشان در سماع برخاستند شیخ نظام الدین نیز برخاست  
بعضی گفتند که میان شما و ایشان بعد مسافت شما بشنید فرمود موافقت شرط است و خزینه الاصفیاست  
که چون بند وستان آمد از صحبت سلطان المشایخ نظام الدین اولیا نیز فائده بهره داشت از خلفای وی نیز شما  
گردید و قاتل ایشان در سال هفت صد و شانزده هجری است عمری دراز یافت در دلی سکونت و وزیر

## ذکر محرم اسرار المشیة الاحیة حامل انوار الواحیت مرجع



## اسلسلہ ہندی حضرت شیخ سیف الدین خنصری

ایشان کو کبار مریدان شیخ نجم الدین اند بعد تحصیل تکمیل علوم ظاہری بخیریت شیخ آمد و تربیت یافت چہن  
حضرت شیخ ایشان را در اوائل خلوت نشانہ دراربعین دم بدرخواست وی آمد و گشت مبارک بردخلوت وی  
زود آواز داد کہ ای سید الیقین منم عاشق مرا غم ساز و راست تو معشوقی ترا با غم چہ کارست  
برخیز و بیرون آے انگاہ دست شد بگرفت و از خلوت بیرون آورد و بطرف بخارا روانہ گردید آنجا  
ہدایت خلایق مشغول گشت وفات ایشان در سال شش صد و پنجاہ و ہشت ہجری ست  
و مدت عمر ہفتاد و سہ سال و قبر در بخارا ست۔

ذکر شیخ الاسلام و المسلمین مرشد الطلبة و السالکین فی مختلفہ

الکبری الشیخ نجم الدین احمد بن عمر بن محمد بن عبد اللہ الخوارزمی  
النجفی المعروف عن الفقہاء بالکبری و ابی الجناح

و جناب بفتح بحکم قم فون مشدود و کبری علی صیغۃ فعلی و منہم من ینفید الکل را جمع کبیر کنانی بلقات  
الکبری للحتاج الدین اسکی و این کنیت را بنام صلی اللہ علیہ وسلم در واقعہ عطا فرمودہ بودند نام ایشان احمد بن  
عمر ست کبری ازین وجہ لقب کردند کہ در اوان جوانی کہ تحصیل علم مشغول بود باہر کہ مناظرہ می کرد غالب می کردند  
بدین سبب بطائف الکبری خطاب یافت بعد از ان لفظ طائف بہبت کثرت استعمال حذف شد مناقب و اصفا  
ایشان نہ چند ان ست کہ درین جزو مختصر گنجائش کند طالب را باید کہ رجوع بمطولات کند وفات ایشان در  
دہم جادی الاول سال شش صد و بیجہ ہجری واقع شد و دفن در بخارا زم و در لطافت شریفی  
در ماہ ربیع الآخر نموشته۔

ذکر بقیہ بزرگان این سلسلہ یعنی از حضرت شیخ ضیاء الدین ابو الخبیب سروردی تا حضرت سید الطائفہ بالاکثر

## سلسله مداریه

گویند که سلسله این سلسله امام عبدالعالم بردارست و بگزارش گریخته او به اسطه حضرت صدیق اکبر رضی الله عنه  
بحضرت خاتم النبیین میرسد و برایت طائفه بوسیله حضرت علی مرتضی رضی الله عنه آن حضرت مستندی گردد و  
و بگزارش بنی شاه مداراویسی است صحاب این خانواده در بیان توحید کشف غلو و اعتقاد وحدت وجود  
را بنشیدی بلندی سرانیده از منع ظاهر شریعت چندان نیندیشند سخن کوتاه برهنگی و بیجا بی بشری این طائفه  
در نصف پسین با عاشر هجوم آورد و گریه در روزگار عرفان تار شاه بدیع الدین مدار تهاست باز و اثرات گداز  
وحدت و غایت بنمائی از مخالفت ظاهر شریعت مقیم اندیشه با و هم دلهما بود و طریقت موافقت بسوگ  
سا لکان مودب می گردید پوشیده نماند که چون درین سلسله تجربه صوری را شریطانیت و شطرا جارت و تقویض  
ساختند و بیشتر بزرگان خلافت دستگاه این خاندان بستر عورت و به طعاسیکه در آن روز خورده باشند خود را  
نیازمند دانسته از جمیع اجناس بی شک الوان خوراک مرقه خاطر میریدند و اوقات زندگیانی بیاد از ذوق العبا  
با موری داشتند و کلمه لکی یوم جدید در حق و تزلزل دنیا یوم و لنا فیها صوم از لوح کرد و خوشی می نمودند  
و سوائی محتاج اگر معلومی آگاه جدید بدست وقت افتادی بهمان مرغبال صفتی است گرفته از دست دل خود  
بیرون انداخته باندازد که بوجه نیاز دروازه کسی را ایشان آتشنا گردن از نیاج چندی از ارا و متندان صلوت تجربه  
را دل نهاد و اصل طریقت پیشوایان خویش اندیشیده آنها که اغراق را درین شیوه بجان پسندیدند و احد  
تجربه خنثا صوفیه دوسه گام بالاتر خرامیده ابراز شروع را به رنگ چهار انگشت که تنها اندام نهائی تواند پوشید  
بدل کردند شبانه گنج آسا آتش افروخته را طاف سر ساخته سپیده دم خاکستر بجای پیروین بدن آیدند  
و بدین شعار از دائر ادب مانند و من یبعد حد الله بیرون آمدند و بدین اجتهاد سوائی مواد این تقلید  
که روز بروز بدست یاری افزایش بر تراز پای عموم شدید هیچ بر نیامد مجروحان طریقت جاسختی دگر اند  
بدین صفت که توانی بدین صفت نبند اجازت این سلسله حضرت شاه قطب الدین بنیاد قلندر را و حضرت  
حاجی الحرمین حاجی پنهان رسیده و چونکه ذکر اکابر این سلسله حضرت قطب الدین بنیاد قلندر در سلسله

علیه قلندر یگداشت لهذا با سخن از ذکر آن حضرات در نور دیده حال بزرگان ذکر آنها جلوه طرازیافته می طرازد

**ذکر قطب الاقطاب حاجی المحرم الشریفین حضرت حاجی مثنیٰ علی**

ایشان اجازت و خلافت سلسله از شیخ ابو اسحق مرست دارند تاریخ ولادت و وفات مع سلسله  
کاتب الحروف را به دریافت نرسید.

**ذکر قدوة السالکین زبدة العارفين حضرت شیخ ابو اسحق مرست**

بدانکه ایشان فرزند رشید و مرید و خلیفه و جانشین حضرت شیخ محمد علاء المعروف بشاه قاضی انصاحب احوال  
عادات و جذبات و حالات عالیه بودند در نظر کیمیا اثرش حق تعالی چنان تاثیر بخشیده بود که بجانب  
هر کسی که میدید دل وی از محبت دنیای الفوری سرد می شد شاه حمید حضور را گریه می برد و الداجه ایشان بودند  
اما از خواندگان ایشان هم قائده پادری بوده بودند وفات ایشان در سنه هجری ۱۰۰۰ و در روز دوازدهم

**ذکر مصدق الفیوضات الکرامات الشیمیر**

**حضرت شاه قاضی المعروف بقاضی نیر**

ایشان اجازت و خلافت سلسله مداریه از حضرت مولانا احسان الدین سلامتی دارند و در طریقه شطاریه خلیفه  
شیخ عبدالرشید شطاریه اندرویشی بود با صفا و حق آگاه و در علوم متعارفه کامل و اکمل منظر کالات انسانی  
و مورد حالات و جدائی بغایت تربیت و نهایت رفیع منزلت بودند از مشایخ خفایه ایشان یکم میر  
سید علی قوام عاشقان و دیگر شیخ ابو الفتح مرست هدایت الله طلبت شد ایشان که بعد وفات والد ماجد  
نخویش جلوه افروز شدند از شاد و تلقین شدند شیخ حمید ظهور حاجی حضور از خلفا و مریدان ایشان اند و فاش  
تبارخ سوم ماه صفر سنه هشت صد و نود و دو واقع شد در ارض در جنوب پورست.

**له** در حجر خزان نام ایشان شیخ محمد علی نوشته ۱۲

## ذکر غمہ العارفین و نخبۃ الکاملین و اقطاب اسرار اصوری المعنوی حضرت شاہ حسام الدین سلامتی

ایشان از علمائے متبحرین و فضلاء کاملین ہندوستان بودند اصل ایشان از اصفہان ست در عهد سلطان  
ابراہیم شرقی جو پوری مرجع طلباب بودند و قتیکہ عشق و محبت و امنگیہ حال دی شد رجوع بحضرت شاہ  
بدیع الدین دارا آوردند و باندک مدت بمعارض عالی فائز گردیدہ از مہربان پیر خود شدند سلامتی ایشان از بیچ  
می گویند کہ وقتی بے اختیار از غلبہ شوق دیوانہ وار در خلوت خانہ حضرت شاہ دارا کہ در آنجا کسے را از بردن و خلفا  
شان را نہ نمودہ رکند بجز در آمدن ایشان حضرت شاہ دارا فرمودند کہ لے فلان بیچ بے ادبی بخدا رسیدہ ایشان  
ہمون وقت چند اشعار فی الفو فی صیف کردند کہ مضمونش بسیار اشتیاق آمیز بود و گفت کہ اگر من ادب کروی  
از جمال المدح موم بودی اکنون کہ ترک ادب کردم بخدا رسیدم حضرت شاہ دارا منبسط شدہ فرمود سلامتی سلامتی  
این لقب را آن وزیر مے مقرر گشت ایشان صاحب کرامات و خوارق عادات و صاحب سلسلہ بودند  
اکثر خلفائے ایشان صاحب ارشاد شدند از انجلیکی شیخ محمد علاء المیری المعروف بشاہ قاضی ہستند فاش  
در سہ ہشت صد و چل ہجری بتایخ نیم بیچ الاول واقع شدہ گزارش در جو پور ست۔

## ذکر قطب الاقطاب غوث الافراد مخزن اسرار و معدن انوار حضرت شاہ بدیع الدین قطب المدارس

بدانکہ در بیان نسب و طرق سلسلہ آنحضرت احوال مختلفہ نقل می کنند اول اختلاف اقوال را نقل کردہ انجلیک  
و مسائل تحقیق و صحیح معلوم می شود می نگارم ہذا کہ نسب آنحضرت بعضے می گویند کہ آنحضرت سید بود نہ چنانکہ  
داراشکوہ قادری در کتاب سنیۃ الاولیاء گفتہ حضرت سید قطب المدارس بدیع الدین قدس سرہ لقب ایشان را  
ست و شاہ عزیز الدین شاہ حسین مدنی جو پوری در کتاب تحفۃ الابرار فی مناقب قطب المدارس گفتہ کہ پدر  
مے قاضی توفیق الدین نام داشت از فرزندان خلیفہ ثانی و قیل ثالث و برنخے برانکہ سید زادہ است قولہ دی

در سه شصت و نهم و سی و پنجین بود موضوعی که منزل از رود نیل است زاگانه و است مدت عبارت و بعضی می گویند  
 که پدر آنحضرت علی حلی نام داشته چنانکه شاه حبیب الله قنوجی در کتاب مناقب الاولیا گفته که حضرت شاه کوئین  
 شاه بدیع الدین مدار قدس سره پدرش علی حلی و مادرش خاص ملک بی و شاه از خور و سالی حلب گذاشته بصحبت  
 فقر افتاد و منتهی توجه بالذبح ریاضت نهاد و بخدمت طیفور شامی بایزید بطامی قدس سره استفاده پذیرفت و  
 ایضا طریقه اولویه از روحانیت پیغمبر صلی الله علیه و سلم نمیت یافت و کمالات و سیر و مقامات آن شاه در عالم ظاهر  
 است احتیاج بیان ندارد و مدت عبارت و منقول است از کتاب قیومی اسی عزیزان بدانند که بعضی جاهلان حضرت  
 شاه بدیع الدین مدار را از ادوار پدرش سب نمی کنند و می گویند که خود حضرت شاه مدار چنان بے مادر و پدر ذات  
 پاک از حبیب بر زمین آمدند بدانند که این طور غلط سراسری گویند و این نمی دانند که از گفتن این سخن بزرگوار شریف  
 اسی عزیزان بدانند که نام پدر شاه مدار بدگی شاه علی و نام مادر ایشان بی بی خاص ملک لقب بی بی حاضر بود  
 شاه مدار از اهل قریش بودند و تولد حضرت شاه مدار در موضع چنار که در ولایت حلب واقع است چنانچه نام و نشان و مقبره  
 در موضع مذکور ظاهر است و حضرت شاه مدار دویست و پنجاه سال در قید حیات بوده وصال نمودند بعضی جاهلان  
 که می گویند که شاه مدار بے مادر و پدر بوده غلط است و نسب نامه آنحضرت اینست که حضرت شاه مدار بدیع الدین  
 ابن شاه علی بن شاه طیفور بن شاه کاغور بن شاه قطب بن شاه اسمحیل بن شاه محمد بن شاه حسن بن شاه حسین  
 بن شاه علی بن شاه طیموری بن شاه مصری بن شاه بهار الدین بن شاه عماد الدین بن شاه عبدالعزیز بن شاه  
 شهاب الدین بن شاه طاهر بن شاه مطهر بن شاه عبدالرحمن بن ابوسریه صحابی رضی الله عنه و نسب نامه  
 مادر ایشان اینست خاص ملک که نام ایشان بی بی حاضر است بنت شیخ حافظ بن شیخ محمود بن شاه  
 عبدالعزیز بن شاه عبدالملک بن شاه احمد بن شاه آدم بن شاه محمد بن شاه طیفور مدت عبارت بدانند که  
 ابوسریه صحابی معروف است از قبیل بنی دوس که قبیل است از قبائل عرب و شیخ عبدالملک محدث بلوی  
 در کتاب کمال فی اسماء الرجال در حروف با فصل فی الصحابه در ترجمه اسم ابوسریه گفته که اختلاف کرده اند  
 مردمان در رسم و نسب ابوسریه باختلاف کثیر و مشهور ترین اقوال اینست که در جاهلیت نام او عبد شمس  
 یا عبد عمر بوده و در اسلام نامش عبد الله یا عبد الرحمن و گفته است حاکم و ابوالاحد که اصح اقوال نزدین نام

ابو محمد عبد الرحمن بن حضرت و مشهور شده کینیت خود ابو هریره بطوریکه گویا اسم ندارد اسلام آورد در سال فتح خیبر  
 و در جنگ خیبر همراه رسول الله صلی الله علیه و سلم بودی گردید همراه آنحضرت هر جا که آنحضرت میرفت تجارتی گفته که از آن  
 کرده از روزیاده از هشت صد دینار و ابی بن قحطبه از آنجمله عبد الله بن عباس و ابن عمر و جابر انصاری و انس بن  
 مالک وفات یافت در مدینه ستم پنجاه و هفت یا هشت یا نه هجری و عمر او هفتاد و هشت سال بود و نامش  
 ابو هریره برای آن شده که یک گریه خرد همراه خودی دشت هر جا که می رفت می برد انستی و بعضی می گویند که  
 پدر حضرت شاه دار ابو اسحق شامی نام دشت از فرزندان حضرت بارون پیغمبر علیه السلام است و برکت موسوی  
 یعنی یهودی بود حضرت شاه دار از روح حضرت رسول صلی الله علیه و سلم و روح حضرت امیر المؤمنین علی بن ابی طالب  
 اکرم الله وجهه و جناب حضرت محمد حمیدی بن حضرت امام حسن عسکری رضی الله عنهما که زنده و غائب است استفاده  
 پذیرفته مراتب اسلام و ایمان و کمالات معرفت و ولایت و رتبه قطب المدار حاصل کرده و این تعجب نیست چنانکه  
 سلطان العارفین ابو یزید بسطامی قدس سره که جدا آنحضرت گریه محوسی بود آنحضرت رتبه کمالات ولایت انچه آن  
 حضرت امام جعفر صادق رضی الله عنه حاصل نموده و چنانکه سر حلقه اولیا حضرت معروف کنی قدس سره که پدر  
 آنحضرت نصرانی بوده و آنحضرت اسلام آورد و مرتبه ولایت و عفان از خدمت امام علی موسی رضا رضی الله عنه  
 حاصل نموده چنانکه شیخ عبد الرحمن جشتی در کتاب مرآة مداری گفته که احوال حضرت شاه دار قدس سره اکثر مردم  
 اهل زمانه بطریق مختلف نقل می کنند بنا بر آن تا منتهی دید در بعضی تحسین این مضی بسیاری از کتب تاریخ و سیر  
 و ملفوظات بزرگان هر دیار و تصانیف ارباب تحقیق مطالعه نمود و لیکن کما حقہ تشفی حاصل نمی شد آخر بعد از جستجو  
 بسیار تمام رساله ایمان محمودی نام تصنیف قدوة العارفین حضرت قاضی محمد دکنواری قدس سره که از بزرگترین  
 خلفائے شاه دار قدس سره بودند بطالع در آمد از ابتدا تا انتها انچه از زبان وحدت بیان آنحضرت شنیده  
 و چشم خود دیده بود همه را بترتیب در رساله مندرج ساخته است و بعضی مقدمات غوث الوقت حضرت  
 سید اشرف جملگی عنانی قدس سره که معاصر و محرم اسرار حضرت شاه دار قدس سره بودند نیز فرموده اند و از  
 کمالات و مقامات و حالات آنحضرت که نقل متواتر و معتبر خود از زبان بعضی بزرگان صاحب دیانت  
 و اهل اندیشه و مکر تحقیق نموده می خواست که تبرکات و تمینا احوال آنحضرت و محلی ذکر خلفای و مریدان

صاحب راز آنحضرت درین مجامع که مرآت مداری نام نهاده شد قرار واقعی انتخاب نموده مندرج سازید که درخیلا  
 و در قصبه متبرکه که لیکن پور رسیده از روحانیت پاک حضرت شاه دار نعمتها و بخششها حاصل نمود چون وقت رحمت  
 بود در باب جمع نمودن این ساله نیز درخوست کرد آنحضرت او کمال ذره پروری و مهربانی اجازت فرمود که بتوسیس  
 مبارکست در هر جا که خلافت شما خواهد بود من از مرز واقع تر آگاه خواهم ساخت بخاطر جمع قلم بهست گیر که از بارگاه  
 بسیار چهل خواهد شد لایال آدم بر سر طلب مقصود صاحب ایمان محمودی می نویسد که اجداد حضرت شاه دار از  
 اولاد پاک نهاد بنی اسرائیل بودند و پدر آنحضرت ابواسحق شامی نام داشت که وطن او در ملک شام واقع شده بود  
 و ملت حضرت موسی علیه السلام و از فرزندان صحیح النسب حضرت هارون علیه السلام بوده است بهینه دینی پرستی  
 اوقات مصروف ساخت بهر فرزند که در خانه او متولد می شد در طفولیت می مرد از آن جهت نهایت غموم  
 بود اکثر شبها بزیارت موسی و هارون علیهما السلام میرفت و فرزند میخواست تا اینکه شب حضرت موسی از خواب  
 دید میفرمایند که ابواسحق بخاطر جمع دارا اله تعالی ترا پسر به برقع عطا خواهد کرد که تصرف و ولایت من از وظایر  
 خواهد شد پس از چند مدت حضرت شاه دار متولد شدند و موسوم با اسم بلع الدین گشتند و شاه دار لقب  
 آنحضرت بود که آنست که در زمان خود قطب المدا بود و در کتاب بحر المعانی و دیگر کتب صوفیه مذکور است که  
 قطب المدا چند نام دارد و قطب الاقطاب و قطب الارشاد و قطب عالم این همه شخص واحد را گویند و آنست  
 بقدر الحاح و در کتاب تحفه الابرار فی مناقب قطب المدا شاه عزیز آمد مداری چون پوری گفت که آنحضرت صاحب  
 کرامات ظاهره و مقامات باهره و مواهب جلیله و مراتب علییه و احوال احوال سنییه است عیسوی المشرب بوده  
 احیای اموات می نمود انتهای در لطائف اشرفی می آر که در آن وقت علم برینیا و سیمیا مثل شاه یا کسی دیگر  
 نمیدانست و بهر آن ایام بمفاصل چند ماه والدین آنحضرت رحلت نمودند و بفرق آنها خواست که از ولایت  
 شام برآید پیش استاد خود حنفیه شامی رفته سوال نمود که ازین علوم که مرا تعلیم کرده اید تصرف صوری بسیار  
 دست داده است اما اثر وصول ذات حق تعالی در من ظاهر نمی شود و در توریست و انجیل تعلیم نموده اید  
 که از موسی و عیسی علیهما السلام یافت ذات حق بوسیله احمد میر خواهد شد آن احمد کجاست استاد گفت  
 که ازین عالم در گذشته است ابان او در که مدینه هستند و مراد از احمد ذات سرو کائنات است صلی الله علیه و آله

پس حضرت شاه مدار اطلب حق غالب گشت از وطن بجماعت بسیار شوکت پیشمارد که رسیدند و چون  
 مدت قرآن و احادیث خوانند بعضی کتب تصانیف مجتهدان مذاهب اهل سنت نیز خوانند چون این چیزها  
 آکثود دست ندادند خواستند که بجانب ولایت شام معاودت نمایند که ناگاه در طواف کعبه تنگ در گوش سپید  
 که اگر طالب هستی و در بر مرقد حضرت محمد مصطفی صلی الله علیه و سلم در دیده برو که او در طلب ترازو خواهد کرد شاه مدار  
 ازین فزوه خوش شدند و بشرف آستان بوسی وضه مطهره مشرف گردیدند و بر وحایت پاک حضرت مصطفی صلی الله  
 علیه و سلم صفای باطن و ایمان گشت آنحضرت صلی الله علیه و سلم بکمال مهربانی خود دست ایشان گرفته یقین  
 اسلام حقیقی فرمودند و بر وحایت حضرت مرتضی علی کرم الله وجهه سپردند پس شاه مدار حسب الحکم آنحضرت بیعت  
 رفتند و کار خود تمام کرده باز یکم آمدند و بعد از چند روز حکم باطن متوجه هندوستان گردیدند و باقی طول است که باقی  
 از لطائف لشرقی و ولایت مداری و ایمان محمدی توان دریافت الغرض شاه مدار بر راه حمیر و اطراف جوانب سیر کرد  
 در شهر کالپی رسیدند و در مسجدی که بر لب آب جو بوده فرود آمدند و در شهر کالپی شهرت عظیم واقع شد شاه مدار  
 ابن شاه حسین مداری جوینوری و کتاب تحفه الابرار فی مناقب قطب المدا را گفته که شیخ عبدالرحمن محدث اوسلی  
 در اخبار الانبیا آورده که شاه مدار همواره سیر ملاوحی نمود در یک سفر که با امیر سید انشرف جهان گیر بوده از کرات  
 بطرف هندوستان عبور نموده در کالپی در زمان حکومت قادر خان و له سلطان محمود که از بنا سلطان فیروز شاه دلی  
 بود سکونت اختیار کردند بعد از آنکه چون والی کالپی بخدمت باریافت اظهار نمود که در شهر بانا شد شاه مدار  
 رخت قامت بچون پور بسته فرمودند که قادر خان فکر خود کند بعد از آن بر اعضاے قادر خان آبلها پیدا گردیدند  
 که از حرارت سوختن بدن بی طاقت شده بشیخ سراج الدین سوخته رجوع آورد شیخ پیر امین خود بوی پوشانید  
 آبلها از بدن وی دال شد تا لایک نشان آبله بر شکم ماند هر چند و اگر دو روز نشد مدت قامت ایشان چهارده سال  
 و چند ماه بود و ایشان هفتاد و شصت قدر در یافتند هر که نظر بر جال می افتاد بی اختیار تایش کردی لهذا  
 بر روی مبارک خود پیوسته برقع فرو بسته و گفته **در ملک هند غم قامت نکرده ایم**  
 در کرده ایم تا بقیامت نکرده ایم - انتهی و آن زمان که شاه مدار در کالپی بود که ششخت محمد سراج الدین  
 سوخته می خواست قادر خان والی سلطنت کالپی میرد شیخ سراج الدین بود و از آن جهت بخدمت شاه مدار



چندان توجه نداشت و لیکن چون صییت کمالات شاه مدار در تمام هندوستان فرارسید قادرخان نیز بر بایع ملازمت  
شد و در جائی که شاه مدار منروی بود رسید خادمان گفتند که این وقت ملاقات نیست و با حکم نیست که در وقت خبر  
شما کنتم قادرخان رنجیده گشت و بخادمان گفت که بخندم خود بگوئید که در شهر مانا باشد و خود بدلا سلطنت رفت  
چون این خبر بشاه مدار رسانیدند در ساعت برآمد و خادم را فرمود که تو اینجا منتظر باش و خبر او بسیار پس بجز و روان  
شدن شاه مدار کلبه تمام بدن قادرخان پیدا کند از حرارت آن مضطرب گشته پیش پی خود سراج الدین سوخته  
رفت و دشان پسرین خود بقادرخان پوشانید و آن بجال خود باز آمد و اکثری از آنها نماند خادم شاه مدار  
این خبر بشاه مدار رسانید از را غیرت بر زبان ایشان گذشت که سراج الدین را چهره سوخته بجز و این کلمه بر اعضا  
شیخ سراج الدین آینه ظاهر شدند و سوختن گرفت و خود را فدا کرد و سراج الدین سوخته  
گویند و مرقد او در شهر کالپی مشهور است و در سلطنت قادرخان فتوح عظیم واقع شد که از طرف جنوب سلطان  
ابراهم شمرقنی بجهت تسخیر کالپی لشکر کشید و از آن طرف سلطان هوشنگ بادشاه ولایت مالوه با عساکر رسید  
قادرخان آواره گشت و شهر کالپی به تصرف سلطان هوشنگ آمد و سلطان ابراهیم از راه بازگشت و بجز و  
رفت چنانچه در تواریخ سلاطین هند مذکور و درین نقل مخدوم سراج الدین نیز مذکور است که ایشان در وقت  
سوختن گفتند که ما نیز سلسله شمارا سوخته شاید مرا و قلت رواج سلسله بداریه باشد و از ملفوظ شاه عبدالعزیز  
دلهوی چنان معلوم می شود که سراج الدین سوخته را لقب سوخته خود از پیرش حضرت نصیر الدین چراغ  
دلهوی عطا شده یعنی سوخته عشق و حضرت شاه مدار ایشان را سوخته اند بکلمه اراض شده گفت که در اولاد تو  
ولی نخواهد شد سوخته ای ولایت را منقطع کردم سراج الدین سوخته گفت که سلسله تو سوخته الغرض بعد از آن شاه مدار  
سیرکان بطرف جنوب رفت و در آن اثنا قاضی شهاب الدین قدوائی که از قوم بنی اسرائیل بود و نهایت خوبت  
مخدوم حق پرست شاه مدار رسید و دائم بخدمت آنحضرت سرگرم می بود محبوب ترین مریدان آنحضرت بودند  
چون آنحضرت قریب لکهنو رسید مبارک بمریدان آورد و فرمود که ازین شهر بجهت حسدی آید در میان این  
شهرنی دوم پس بیرون لکهنو و تقارب فرود آمد حاجی الحسین الشریفین شیخ قوام الدین در آن ایام بر مسند شیخ  
بود چون جمیع اهل شهر براه نیاز مندی آمده ملاقات شاه مدار حاصل نمودند مخدوم نیز گفت که یک مجلس بدید

پس با جمیع ازمردان خود بخندش رسیده ملاقات نمود اما چون صفای در باطن او نبود شاه مدار نیز متوجه نشد  
 نمود و قوام الدین قاضی شهاب الدین را دیدند که جوانی صاحب جمال در پس سر آنحضرت استاد گیس را می کند  
 دیده گفت که این جوان هم بطلب حق خدمت می کند شاه مدار را این را داغوش بیا فرمود که هر کس که پیش فقرا  
 می آید موافق نیست خود نتیجه می یابد اصل کار موقوف بر نیت است پس شیخ قوام الدین رنگ مجلس درگرفته بر خاست  
 و خضعت شده بخانه خود رفت پس از چند روز وفات یافت بعد از آن یک پیر زن پسر بیار خود را پیش حضرت  
 شاه مدار آورده از کمال عمر درخواست دعا نمود آنحضرت از راه کرم بخشی فرمود که این امر حق الله شاه میناشد است پسر  
 خود را پیش او نشان بر کسحت این پسر بر دعای شان موقوف است آن پیر زن نمیدانست که شیخ محمد مینا  
 چه کس است و کجای می ماند در آن ایام خود و شیخ مینا خورده سال به نیابت پدر خود جارب و کشتی هزار خود و شیخ  
 قوام الدین می نمود بعد از آن شاه مدار خواست که به تلافی رنج و ملائیکه میان شیخ قوام الدین واقع شده در حق  
 خود و شاه مینا نوازش فرماید و بجای خود و شیخ قوام الدین نصیب فرماید پس قاضی شهاب الدین اطلبید  
 جائی نماز خاص جو اندوده فرمود که این در فلان محله بر سر شیخ محمد مینا که همراه طفلان بازمی کند و در آنجا  
 من برسان و این جائی نمازیده و بگو حق تعالی خدمت شهر لکھنؤ جو الله تو کرده است در حق پسر این ضعیفه  
 که بر سر صحت پسر خود پیش مدار آمده بود دعا کن که شفای این بر عارے تو موقوف است قاضی شهاب الدین  
 پیغام آنحضرت مع تبرک بشیخ مینا رسانید شیخ مینا سجد شکر بجا آورده جائی نماز را بر سر خود نهاد و دعا کرد  
 در ساعت آن پسر شفایافت از آن روز شهرت کمالات شاه مینا در هندوستان شائع گشت این قدر است  
 باقی از کتبهای بالا ذکر گرفته توان دریافت وفات شاه مدار روز پنجشنبه بتاریخ مهید و هم ماه جمادی الاولی سنه  
 هشت صد و چهل بوقت سلطنت سلطان ابراهیم شرقی در دیار هندوستان واقع شد و ولادت آنحضرت  
 در سنه شش صد و پانزده در ولایت شام دو صد و سب و پنج سال عمر داشت و بقول ولادت در شهر حلب  
 بلک شام بروز و شنبه بوقت صبح صادق یکم شوال سنه چار صد و چهل و دو هجری بعد از چند ایام عمارت  
 روضه حسب الحکم سلطان ابراهیم شرقی باهتمام پسر میر صدر جهان جوینوری با تمام رسید و قصبه کینور که از  
 توابع قنوج است خلفای ایشان بسیار اند قاضی محمود و میر و پسران شان و فرزندان شاه میران در شهر

بهاج و بعضی در قصبه لاهور و بعضی در شهر چنوراند و اولاد شاه میثی ماسپس خردش همه در کنتور سکونت دارند و قاضی مطهر که قبرشان در کالپی است و حضرت شهاب الدین قدوائی که قبرشان در موضع جلالی است و حضرت شاه آلا که در ولایت بنگاله آسوده است و حضرت میر جمال الدین المشهور بسید جمن که در موضع بھلسه قرشی بهار مسکن گرفته و حضرت میر سید احمد بادپاک که در جنگل کھلوان نواحی شهر چنور کارگاه اوست و حضرت شاه جوهر جمن که در شهر اوده مسکن گرفته و حضرت شیخ شمس تائب که در شهر کھنوا آسوده است و حضرت شیخ محمد صدیقی که در شهر نیدل قرارگاه اوست و شاه بھیکا که در شهر قنوج شهرت دارد باقی ذکر حضرت طیفور شای بازید بطامی که پیر حضرت سید بلع الدین دار قدس سره اند و حضرت امیر المومنین سیدنا ابوبکر الصدیق رضی الله عنه در سلسله علیہ نقشبندیہ خواہد آمد ذکر حضرت شیخ عبدالعزیز مکی المعروف بعبدالله علم بردار قلندر در سلسله علیہ قلندریہ بالادہ کور شد حاجت اعادہ ندارد۔

## سلسلہ عالیہ نقشبندیہ

اجازت این سلسلہ کہ در سلسلہ سبعم است حضرت عارف باللہ قطب الغیب بھابیر شاہ محمد کاظم قلندر قدس سرہ را از حضرت مولوی احمدی نقشبندی ساکن کرسی رسیدہ و مختصر حال حضرات این سلسلہ تا مشہد شاہ محمد کاظم قلندر بالا گذشتہ لہذا آغاز این سلسلہ از ذکر حضرت مولوی صاحب موصوف کردہ می شود و تحقیق لفظ نقشبندیہ در رسم ساسی خواجہ بہار الدین نقشبندی آید انشاء اللہ تعالی۔

## ذکر مجددین فضل موبہی و مخزن کمال محمدری مولوی احمدی نقشبندی

خلف رشید قاضی محمد نعیم بن مولوی عبدالقادر قاضی شہر گورکھپور تلمیذ خاص ملا احمد عرف جیون المیثوی بودند جدا علی آغخا بہار ایران بہندوستان آمدہ در عہد شایان دہلی بر عہدہ جلیلیہ ممتاز نامند و ہماچا مولوی صاحب موصوف متولد شدہ در ظل عاطفت و رافت پدری پرورش یافتہ تحصیل علوم متعارفہ تفسیر و فقہ وحدیث بر علمائے مشاہیر دہلی کردہ در عربیت و پنج سالگی تکمیل علوم کردہ بعدہ تفسائے بنارس ناموشد ذات شرفش

جامع فضائل صوری و معنوی و عالم علوم ظاهری و باطنی صاحب بود و روح و تقوی بود و امام شیخ فضل بن رکن الدین  
و عبادت الہی کاے و دیگر کثر جنفی المذہب و صوفی المشرع بود از صبیح تا چاشت وقت خود در تعلیم علوم عربیہ فقہ و  
حدیث صرف می نمود و شب در افتاد فیوض باطنی بطالبان و مریدان می کوشید اکثر جنات و بیخبرتش ابروت  
میداشتند و بیایسے ہنود بر دست پاکش مشرف باسلام شدند قلیل الغذاء بود و میفرمود کہ یاد الہی را شکم نمی باید  
گاہے غذا چرب و با فزونی خورد بکہ طعامے چند با ہم آمیختہ نزد خود میداشت و وقت غلبہ گرسنگی قدرے ازان  
میخورد بسا اوقات صائم می ماند و برے کس نفس فاقہ می کشیدہ سمیع ست کہ اجابت بادشاہ وقت اکثر مواضع  
بنام ایشان دعوت بود تا ہرچہ از قسم نقد و جنس کہ ازان وصول می گشت بر اعدا و اقربا تقسیم می کرد ظہار عجز  
و بیچی خود چنان بود کہ شمار وظائف بر عقدا نامل می کرد و بیچ بدست نمی گرفت می فرمود کہ این ہم از اعضای  
جسمی ہستند اینان اپرا از اطاعت الہی محروم دارم و در تسبیح و دشتن از پیشہ ریاضت سمیع ہم می باشد و سلسلہ علیہ  
نقشبندیہ اجازت و خلافت از حضرت سید محمد عدل المعروف بشاہ لعل بریلوی سید شہادت از عارف بلند صاحب  
حضرت شاہ محمد کاظم قلندر کا کوری بسیار محبت اتحاد بود و اولاد حضرت صاحب موصوف و قصیدہ ہر یک  
مولانا ذوالفقار علی ساکن فیوہ کہ او شان ہم از خلفائے حضرت شاہ لعل بریلوی بودند ملاقات شدہ چنانکہ  
حضرت صاحب اطہار حالش در کتبوی سہی برادر خرد حضرت شاہ میر محمد قلندر رحہ کردہ اندان بعد چنان  
محبت خلوص زیادتی پذیرفت کہ گاہے حضرت صاحب برے ملاقات ایشان بکبری میرفتند اکثر مولویان  
بکا کوری قدم رنج می فرمودند و بہین ارتباط و اختصاص حضرت صاحب و شان اجازت سلسلہ علیہ قلندریہ  
نوشتہ دادند و خود از او شان اجازت سلسلہ نقشبندیہ فرا گرفتند حضرت مولوی صاحب مرض خود باطالبان  
و مریدان خود گفتہ بودند کہ ہر کس را پس از من شوق بعیت ارادت باشد کا کوری بخند مت شاہ محمد کاظم صاحب  
رفتہ تسلی خود کند کہ نزد من هیچکس امر و ریشی ہرچہ او شان در بنوقت موجود نیست و یک پس خود را نیز برای تربیت  
بحضرت صاحب سپرد کردہ بودند عزار شریفش در قصیدہ کرسی ضلع بارہنگی واقع محل قاضی ٹوڑا زید رخت لہری  
زیار نگاہ خلایق است بیچ گنبد چہار دیواری ندارد بکہ قبر ہم بخیت نیست دہشت از باشندگان آنجا چنین بنیدہ شد  
کہ از اولاد ایشان کسے ارادہ بختگی مزار و احداث عمارت چہار دیواری و نیز عرس سلا نہ ظاہر کردہ بود اما ایشان

در عالم رویانغ شدند و اجابت عمارت و غیره مازند آکے الشجرة افته و الخمول راحتته عمر شریف  
بشعبت و نه سال رسیده تاریخ و سنه ولادت و وفات بدریافت نرسید-

## ذکر گوهر اکیلیت و لایت و سرری و درة التاج خلافت و ربیری حضرت سید محمد عدل المعروف بشا العلن بیلوی

ایشان فرزند ارجمند حضرت سید محمد بن شاه علیم السید بیلوی اندازا ابتدای طفولیت تا ایام کمولت در آغوش  
پدر عالی قدر مانده و برادره اجنبی اشتافته ترجمان حال و لسان مقال ایشان شده بودند و اهل حال در تحصیل  
علوم ظاهر بخیر دست بردار که بخود مولانا سید محمد حکم مشغول بودند بعد از ان بخدمت حضرت الداجد خویش برآم  
تحصیل سلوک پیوستند پدر بزرگوار ایشان را بعد از کمالات و معاریج و لایات و منتها سیرا کمال رسانیدند  
و سقا سبقا هر روز سنا دل و لایات خاصه و اخص الخواص که ولایت اولیای امت و انبیای کرام  
تخصیص و تشریف یافتند و بعد رحلت پدر بزرگوار خود جانشین و قائم مقام ایشان شدند خلفای ایشان  
بسیار اندازا بخدمت مولانا از اهل اطق فرنگی محلی برادر مولوی احمد انوار الحق فرنگی محلی و مولانا ذوالفقار علی بیلوی و چینی  
عبد الکیریم جوراسی و مولوی سید محمد نعمان نصیر آبادی و مولوی احمدی کرسوی و دیگر کابر وفات ایشان تاریخ  
یازدهم ماه رمضان المبارک سنه یک هزار و یکصد و نود و دو واقع شد و اندرون روضه جد خود که در رله بریلی  
واقع است جانب شرق مدفون شدند-

## ذکر هبط عطیات الهی و صد کرکرات و آگاهی فانی فی الله الصمد القوی حضرت سید محمد نقشبندی البیلوی

ولادت با سناوت ایشان در سنه یک هزار و هفتاد و دو و هجری بوده از ان زمان در حجر کرامت و بزرگ استقامت  
والله اجد خویش حضرت شاه علیم السید البیلوی ماندند از بدو شعور بدانشهاسے موفور کامیاب و بلعلوم صوری  
و معنوی با تمام حضور و بهره یاب شدند از آثار و شایان و حالت جوانی و هدایت معاملات کامرانی اسباب

اکالات انسانی برائے ادھیا و ستارہ ولایت و وراثت رسول سبحانی از سیمائے آود و خشان دھویا بود حضرت  
والد ماجد بکمال توجهات کہ بحق سید و صوف معنی میرا شقند ایشان را بمثابرتہ ترجمان حال و لسان مقال خویش  
کرده تکمیل کمالات و ترقی مقامات از عروج و نزول طے منازل قرب و وصول ہر جا ہمعنان خودی و نہت چنانچہ  
غما سے قمیص خاصہ خویش با تبرکات پیران کرام و کلاہ تبرک شیخ الاسلام سید آدم بنوری و دستار چہ مبارک  
حجۃ الاسلام سید الف ثانی شیخ احمد فاروقی و ہر باقران شریف مخصوصہ تلاوت خود با ایشان عطا فرمودند خاصہ  
سر و سیرت و معانی و صورت خود عطا فرمودہ مصداق قول مشہور الخلیفۃ فی حکمہ المستخلف ساختند ان بعد  
در ارشاد طالبان و خدمت مخلصان بطریقہ پند را بہتمام فرمودند و کسب اہل کمال اہل تہذیب کمال سائیدہ الغرض  
بہمین تقدس و زہد و ارشاد طالین مولی البقیۃ و زندگانی کردہ بجایضہ تب و تاب رخ بست چارم و بیاضی  
روز و شب سہ ہزار و یک و پنجاہ و شش وقت شب بین العشائین روح مطہر از قالب عصری  
با علی علین خرامید و بروز شنبہ در دائرہ پدربزرگوار جانب گوشہ جنوب مغرب مسجد بسوی دریا محاذی جنبہ  
پدربزرگوار شہد از تصانیفش شرح کلمات خواجگان نقشبند در رعایت شانت و توضیح یادگار است۔

**ذکر مقتدای سالکان طریقت شیوای عارفان حقیقت محی استہلبوی**  
**قدوة الاتقیاء حضرت سید محمد علیم اللہ بخشی اینی نقشبندی البریلوی**

ولادت ایشان در سہ یک ہزار و سی و سہ ہجری است از گہرے اولیاد اعظم خلفائے شہر سید آدم بنوری اند  
نہایت متقی و کامل عالم عامل محمود اتباع سنت سنیہ نظیر خود نہ داشت از او اہل وقت طفولیت بحالات  
سنت یمینی و سیری ایشان التشریف فرمودند و سایہ پدربزرگوار از سر ایشان برداشتند و مادہ مرہبان را  
نیز در عمر دوسہ سالگی ایشان شربت و فات چشانیدند فتامل کل ذلک الحال مطابقتہ لا حوالی

محبوب رب المتعال سید الانبیاء علیہ التحیۃ و الثناء۔

**منقول است** کہ ایشان از خدواند جل علاہ بخوشنکاری سنت اخرویہ و عمر بنوی صلی اللہ علیہ وسلم ہام  
بدعا ہادیوزگی داشتند کہ آہی و دعائے مارا اجابت نمودن عمر شریف حبیب خویش کرامت اوتعالی شانت

دعای ایشان را اجابت نمود و سالهای مبارک نبی کریم عطا فرمود چنانچه بعمر شصت و سه سالگی بتاریخ هشتم  
 وقیل نهم ذی الحجه سال هزار و نود و شمش و بقول صاحب خزینة الاصفیاء سال یک هزار و هشتاد و یک  
 نقل بدو آخرت فرمود که محی الدین محمد شاه عالمی غازی بمون تاریخ خواب مید که محمد مصطفی صلی الله علیه و سلم وفات  
 کردند و ملاکری جنازه مبارک بر آسمان می برد ازین رو به تشویش در آمد که ظاهراً وفات حیات انبی از هزار سال  
 گذشته و بسا ورنه است متباعد گذشته این ارادت از دو حال بیرون نباشد لغو باشد و نه یا اگر کان اسلام  
 ضری رسد یا سلطنت را که نائب و خلیفه آن جنابم خلک کشت از ملاجیون مرحوم استاد خود بقیم  
 خواست مولوی موصوف فرمود تاویل این رویا غیر تفسیر است بلکه این واقعه مشعر بر آنست که سید محمد علیم  
 رحمة الله علیه از دلال انتقال فرموده مواجبه بعالم قدس نموده تاریخ ضبط نمایند و بلاشائبه ایقان فرمایند  
 اغلب که رے اثبات سیده باشد آخر بسوا رخ و وقایع ظاهر گشت که سید بتاریخ مذکوره ازین عالم بگذشت  
 شاه فرمود ای استاد بلا تاویل ازین واقعه تاویل رحیل سید بکدام دلیل استخراج گردید و اضحی تر بگوید ملا فرمود  
 که سرزاد اردولت مشابحت با سیدانام واجری سعادت ماثلت باخیر الانبیا علیه و علیهم السلام سعادت  
 بود یعنی سید علیم اند که گوشت متابعت خاتم الرسالت بچوگان ارادت از میدان رلوده و از اکثر پیشینیان  
 بچو لاگری سابقت فرمود لاجرم در موت نیز سعادت مشابعت نبوی بنواختند و در قوت ماثلت دولت  
 احمدی از دنیا برداشتند انتی زیاده ازین خواهی در ملفوظ ایشان نظر کن.

## ذکر قائم باحکام شریعت دایم بتلاش حقیقت خاتم تکین سروری حضرت خواجہ سید آدم بنوری

از اعظم خلفای حضرت شیخ احمد مجدد سرسندی است تعلیم ابتدائی طریقت از حاجی خضر یافته بعد از آن  
 با جازات حاجی خضر بنجد مت شیخ احمد مجدد الف ثانی حاضر شده بدرجات عالی رسید و اوایل حال از علوم  
 ظاهری بهره داشت رونے در واقعه دید که از بافت غیب ندای شود که ای شیخ آدم چرا قرآن نخوانده  
 عرض کرد که آئی تو قادری مرا تعلیم فرما فی الفور دستے نورانی ظاهر شده بر سینه بے کینه وی مس کرد قرآن

حفظ نمود و نیز علوم ظاهری را تعلیم گرفت ایشان باوصاف تباری سنت رفیع بدعت موصوف بلکمال استقامت  
شرعی و طریقت معروف بودند از هزار کس طلبه و زمره جمع می بودند و از لنگرخانه ایشان در وقت طلوع  
می گرفتند و طن صلی وی قصبه موده است از جانب پیر رسید حسینی بود مگر سکونت در قصبه بنور از توابع  
سهند است میداشت ویرامردین و خلیفه بسیار بودند هر یک از آن کامل و کمال از انجلیقه عظیم الدین ابراهیم  
و شیخ حامد لاهوری و شیخ نور محمد پشاور و غیره و وفات ایشان بتاریخ سیزدهم ماه شوال سنه یک هزار  
و پنجاه و سه بوقوع آمد و از ایشان در حجت البقیع متصل قبه حضرت سیدنا عثمان رضی الله عنه در مدینه منوره واقع

ذکر شیخ اکلیل و العارف النبیل مقبول حضرت احمدانی شیخ

احمد الفاروقی المعروف به محمد الف ثانی سهندی

منسوب به سهند صحیح سهند است مگر سبب سکون با قریه حله بلده است عظیم باین لاهور و دهلی  
در اصل نام آن سهند است یعنی میشه شیر و زبان فارسی سهند متعل شده ایشان مرید خلیفه حضرت خواجه بابا  
الغضنبدی اند و نسب ایشان به سبت و هشت واسطه بامیر المومنین عمر رضی الله عنه می رسد در سال هجده  
و هشتاد و یک متولد شده در کتیرا نام تحصیل علوم فراغت حاصل کرده از والد ماجد خود اجازت سلسله قادریه  
و چشتیه و سهروردیه و کبرویه یافتند و به واسطه حجاز محل شوق بستند و بحضرت علی سید در اینجا خواجه محمد باقی دولت  
ملازم دست بهم داد و صحبت گیرند و در طریقه علی نقشبندیه بیعت فرمودند و در دو ماه و چند روز نسبت حضور  
نقشبندیه حاصل نمودند چنانچه بهر آن ایام حضرت خواجه یکی از مخلصان رقم فرموده بودند که شیخ احمد نام مرد  
از سهند کثیر العلم و قوی العمل است و چون با نقیر نشست بر خاست کرده عجائب بسیار از روزگار او مشاهده نمود  
آن می نماید که آفتاب شود که عالم از روشن گردانتهی و نیز حضرت خواجه فرمودند که شیخ احمد آفتابی است که مثل  
ماه از آن ستاره ها در سایه او گم اند و از شادان خواجه در فضائل آنجناب بسیار است که در مالا اختصار بهین قدر  
اقتضای همدان اندک ایام آواز حضرت بلند شد و آستان فیض نشان ایشان محط رحال مجمع صحابه  
کمال گشت علما از دور و نزدیک بنحمت رسیدند و امرا از ترک تاجیک لشکر حضور بهر و گردیدند مثل احمد



ارادت آوردند و اکابر زمانه بتواضع برخاستند بدولت ایشان مهسبها طلا شد و ذره بآفتاب آفتاب بکرات ایشان  
 آید بود از آیات الهی و نعمتی بود از نعمات ربانی نزار که در میان صوفیه کرام و علمای اعلام از هزار سال بود  
 ایشان برداشتند و مورد حدیث صله شد بدینا که در حضرت القدس آمده علامه سیوطی در جمع الجوامع روایت  
 کرده که پیغمبر صلی الله علیه و سلم فرمود یكون في امتي رجل يقال له صلة يدخل الجنة بشفا عتقه كذا وكذا  
 مانا که اشارت بوجود مسعود حضرت ایشان باشد چه که ایشان در میان علما و صوفیه صله بودند که اختلاف و یقین  
 را در وحدت وجود بلفظ راجع داشته اند چنانچه بعد از تحریر این مقال خود نوشته اند الحمد لله الذي جعلني صلة  
 بين المجربين انتهى اطلاع بر غیبات و اشراق بر خواطر و تصرف در کمالات دینی صفتی بود از صفات حمیده  
 جمیل ایشان که مکتبه و صفی بود از اوصاف جلیله شماره خوارق و کرات که در کتب مقامات مروی شده  
 هفت صد سیر و واحدی آنکه اند که چه مقدار صادر شده باشد بحکم هلا دیدار کله لای ترا کله  
 یک دسه از آن حواله القلم می شود آورده اند که در سفر بودند و هو اگر مایان التماس باران کردند حضرت متوجه  
 شدند بآرامد و بارید و دیگر کی گفت عموم حج دارم فرمودند ترا در عرفات نمی بینم سالها رفت و بچ رفتن سیر نیاید  
 دیگر جان محمد نام تاجر می بود از عزیزان حضرت انوشی حکایت کرده اند که گفت روزی قرب شام جو ری  
 بدست من داند و فرمودند که بیایح حافظ درویش چند فرو داده اند و میان ایشان عزیز است که بیایح  
 برود و در بر و این جو را با او داده و او را بیا رفتم دیدم که قلندری چند نشسته اند و درویشی داغ چپک  
 بر رو باندک فاصله نشسته چون مرا دید گفت حضرت ترا پیش من فرستاده اند گفتم آئی و جو زش آدم دهی  
 ایشان رسانیدم فرمود ما را طلبیدند خود نیامدند عاقبت با من روان شدند و رسید حضرت از من تهنه خواستند  
 آوردم فرمودند که بآن درویش بده و بطرف آن درویش کردم هم حضرت ایشان را یا فتم می گفت که حضرت  
 ایشان بده بار که این سوره و کردم حضرت ایشان را دیدم آن عزیز این ماجرای من از حضرت پرسید فرمودند که  
 جان محمد نام پس فلانی از جانده هریست وی گفت که پدر او با من آشنا بود و در کدام سلسله معیت او را نشاد  
 کردند که در سلسله قادری پس گفت که بسفا رش من او را بحضرت غوث الاعظم رسانید رضی الله عنه حضرت  
 برخاستند و بجانب ستاره قطب اشاره کردند که جان محمد ستاره قطب امی شناسی همین ست بار دیگر

نیکو نگاریم از میان قطب شخصی زنده سیاه در چون شیر مجل سید حضرت فرمود که ملازمت غوث الثقلین کن پس  
حضرت غوث بسمت ستاره قطب متوجه شدند و غائب گشتند چون بسجده رسیدم آن عویر گفت که غوث الثقلین  
را دیدی گفتم آری از جمله الهامات و منبرات ایشان که قدر کثیر است یکم این است که غفرت لك ولعن  
توسل بك بواسطه او بغیر واسطه ای یوم القیامه و هر که طالب تفصیل کشف کرامات الهامات و منبر  
ایشان باشد بدوست که رجوع نماید بکتب مقامات چون حضرات القدس و بکات احمدیه و جز آن معارف و بیرون  
و حقائق نامده که از آن قلم نورانی رقم بخینه آفتاب است که چشم منکران از آن خیره و روز خاسدان از آن تیره این  
معارف و حقائق کمی شنوی و این ارشاد و هدایات کمی بینی با علی نهامی کند که صاحب آن مجد است و نه بجز  
مائیل مجدد الف ثانی از صد ساله از فرقه تانک هست لکن تم تعلمون از مکارم اخلاق و حسن سیرت ایشان چه گوید  
صبر و شکیب و رضا و تسلیم تعظیم هر کس فرار خود حال است و شفقت بر خلق و صلای رحم و رعایت ارباب حقوق  
و سهقت در سلام و لیسنت در کلام شمیمه که میز ایشان بود و طریقه ایشان کتاب مسنت است این یک تفصیل  
مقام هم هزار فضائل که نه بود و کوتاهی سخن در او آخر عمر کارخانه ارشاد و طلاب با مینای کرام سپرده خود از خلوت  
قدس که بزم انس بود که بیرون می آمدند و اکثر اشاره بقرب وفات خود می فرمودند تا دوازدهم محرم سال هزار  
وسی و چهار برصراحت گفتند که فرمودند که میان چهل و پنجاه روز رحلت من واقع خواهد شد چنانچه دوازدهمین  
وقت صبح پاسی از روز برآمده بعمری که شصت و سه سال موافق سنین عمر و در عالم صلی الله علیه و سلم بود  
ازین خاکدان بهشت جاودان نقل فرمودند پس از انتقال آن خلاصه ابرار چه در زمان غسل چه بعد از آن  
عجائب و غرائب که دیده و شنیده شدند و زبان منحصر بطالع کتب مقامات است وفات بتاریخ سبت و هشتم  
صفر سنه یک هزار و سی و چهار هجری است مزار در سر مندر زیارت گاه است -

ذکر شیخ الفانی عماد السوئے الله حضرت خواجہ باقی بالله

در طبقات آمده که اصل ایشان از سمرقند است و در کابل تولد شده و ایسی بوده اند تربیت از روحانیت و نجو  
احرار یافته بعد ریاضات و عبادات و حصول کمالات با اشارت روح حضرت خواجہ احرار و اولاد و خواجگی

پیوسته اند و ایشان بعیت کرده و در سه روز دولت و نعمت یافته رخصت شده اند و از آنجا بدلی شریف آمدند  
حالتی داشتند که هرگاه یکسے نظری کردند و یا در آن حال برایشان کسی نظری کرد بے اختیار حالتی بهم میرانید  
و فریاد از بے برمی آمد نفات خواجہ در سب و پنجم جادی الثانی سنہ یک ہزار و دوازدہ ہجری و مرقہ شہادت ایشان  
در دہلی نزدیک قدم رسول بجلہ کنج شک گیران واقع است عمر ایشان چہل سال بود۔

## ذکر واقف مقام قرب بی نشان محو شاہدہ رحمن صدر نشین بساط سروری مولانا خواجہ مکسکی

خلف و خلیفہ خواجہ محمد درویش مرست تربیت ظاہر و باطن از والد و مرشد خود یافت مرے بود عابد و  
زادہ و بزرگ صاحب ذکر و شغل و کرامت و خوارق عادت خود را از چشم خلق می پوشید و قصبہ الکنک کہ از  
مضافات سمقندست سکونت داشت نفات ایشان در سال ہزار و ہشت ہجری رود و عمر شریف نسی سال  
بود و از ایشان در قصبہ الکنک واقع است۔

## ذکر اشیح العارف مولانا محمد درویش

ایشان از خلفائے کبار مولانا محمد زاهد جامع علوم ظاہری و باطنی و واقف و موزہ صوری و معنوی  
باوصاف جذب و متغراق و ذوق و شوق موصوف و بسجا و عطا معروف بود و ارادت نیز بخالقمحمد و مولانا  
محمد زاهد و ازندوبیک اسطہ خواجہ احرار می رسند فناء شیخ برایشان غالب بود و ظہور کرامت ارق  
را غرض نہ داشتند بعد وفات پیر خویش بر مسند ارشاد نشستند و صد ہا کس را دعوت الحق نمود و فقا  
ایشان در روز دہم محرم سنہ ۱۰۵۰ ہشتاد و پنج و بقولہ نہ صد و ہفتاد ہجری رود داد۔

## ذکر سلطان الزاہدین برہان العابدین الراکع الساجد مولانا محمد زاهد

ایشان از کبرائے سلسلہ عالمیہ نقشبندیہ و عالم علوم ظاہری و باطنی و مدبر و خلیفہ رشید حضرت خواجہ

عبد الاحرار اندر فقر و تجرد و تقوی و زهد و اتباع سنت مقامات عالیہ و مراتب بلند داشت تا  
ایشان غرہ ربیع الاول سال صد و سی و شش هجری واقع شد و از ایشان در مقام خیرات گاه است.

**ذکر شیخ المشائخ الکبار تدوۃ الاحرار شیخ ناصر الدین**  
**عبد السدین خواجہ محمود بن شہاب الدین المعروف بہ خواجہ احرار**

ایشان بہترین و کامل ترین مریدان مولانا یعقوب چرخي اند و سر سلسلہ خواجہ احاراری و مقتدای طریقت  
در ہنماے حقیقت بودہ کرامات و عبادات بے نہایت از ایشان بطور رسیدہ حضرت مولانا عبد الرحمن  
جامی قدس سرہ السامی با ایشان اخلاص اعتقاد بسیار داشتہ اند و ایشان اہلبائے پیرو مولانا سعد الدین  
کاشغری سیدالاستاذینا سخی بعضہ کتابہا بنام ایشان تصنیف نمودہ ولادت ایشان در ماہ رمضان  
سال ہشت صد و شش ہجری در قریہ باغستان کہ از توابع تاشکندست بود و وفات شب شنبہ سبت و نہم  
سلح ربیع الاول سال ہشت صد و نود و پنج واقع شدہ و مدت عمر شریف نو سال است چندانکہ کہ قبر ہرگز نہ

**ذکر شیخ الاجل و الاکمل حامل اسرار الصوری و المعنوی شیخ**  
**یعقوب بن عثمان بن محمد الغزنوی ثم اچرخي**

نسب بچرخ بجم فارسی در اے مملہ و خاصے مجملہ دیہی است از توابع غزنین از کبار مریدان حضرت خواجہ  
بزرگ اندا و اول بار کہ بنی مدت شریف ایشان رسیدہ اند فرمودند کہ ما بخود کاری نمیکنم امشب بنیم اگر ترا  
قبول کنند ما نیز قبول کنیم مولانا یعقوب فرمودند کہ ہرگز شبے سخت تر از ان بر من نگذشت کہ آیا چہ شوق  
چون بامداد بنی مدت ایشان رفتہ فرمودند کہ قبول کردند و ایشان را بنواجہ علاء الدین عطار سپردند بعد از وفات  
خواجہ بزرگ یعنی بہار الدین نقش بند در صحبت علاء الدین عطار بہ تربت کمال رسیدند و جامع گشتند  
در علوم ظاہری و باطنی ولادت ایشان در غزنین است و ہزار در موضع ملفت و بقول صاحب  
سفینۃ الاولیاء ملفت و کہ یکے از مواضع حصار شادمان است واقع شدہ وفات ایشان بتاریخ پنجم صفر

سال هشت صد و پنجاه و یک افتاد.

ذکر امام الطریقه بهاء شریقه و الحقیقه حلیت رحمن معانی را  
نخستین خواجه بهاء الدین محمد بن محمد بخاری المعروف نقشبند

در سال بهائیه که در مقامات حضرت شیخ است می نویسد که حضرت می فرمودند که من پدر من بصنعت  
الکخواب بانی نقشبندی مشغول بودیم ازین جهت نقشبندی گویند و همچنین است در سفینه الاولیا  
والا انقباه و غیره و در لطائف اشرفی است که وجه تسمیه وی نقشبندی نقش بسن صورت بزرگی که این  
نسبت بوی رسیده باشد یا تصور کردن معلوم و معهود که کیفیت از و حاصل می آید انتی در سمات القدس  
من حدائق الانس مذکور است که تحقیق جمهور اکابر این سلسله تلقب آنحضرت نقشبند غیبی است و بعضی  
منتسبان این طریقه در سر آن دو وجه ایراد نموده اند اول آنکه طالبی را که آن بزرگان تعلیم ذکر و دل میفرمودند  
هم در درخت آن ذکر و دل طالب نقش لبستی و بعبار ضعیف و ازل گشتی دوم آنکه به نصرت کامل و توجه  
شامل ایشان در برایت حال نقوش کونیه بر درایای قلوب هر مرید رشید ایشان مسدود می گردید انتی و حق  
آنکه اصل این نسبت بخرقه بوده پست بر جبهه گردیده از ریخت که مولانا جامی در احسن القصص در شرح حضرت خواجه  
کسی چون او بلوح ارجندان نزد نقشبندیان ولادت ایشان در محرم سال  
هفت صد و هیزده و بقوله هفت صد و بیست و هشت بوده است و محمد خواجه علی اسمیتنی از طفلی آثار  
ولایت انوار کرامت و هایت از بشره ایشان هویدا بود حضرت را نظر قبول بفرزندی از حضرت خواجه  
محمد بابا ساسی بوده تعلیم آداب طریقت بحسب صورت از امیر کمال یافته اما بحسب حقیقت  
ایشان ایستاده و تربیت از روحانیت خواجه عبدالخالق غیبی و انی یافته تفصیلش در مقام خود  
مذکور است وفات ایشان در شب دوشنبه سوم ماه ربیع الاول سنه هفت صد و نود و یک هجری  
و مزار در قصر عارفان است که در یک فرسنگ از شهر بخارا مدت عمر شریف ایشان  
هفتاد و سه سال بوده.

## ذکر صاحب انصوح و التکلیف تدوین ارباب الحال حضرت سید کمال

از مریدان و اعظم خلفای خواجه محمد بابا سیاسی اند در شریعت و طریقت و حقیقت و معرفت از اولیای عهد  
گوسه سبقت برده ولادت ایشان در موضع سوخارست و وفات ایشان در وقت نماز بارها در روز پنجشنبه  
هشتم جمادی الاولی سال هفت صد و هفتاد و دو هجری بوده و قبرشان در موضع سوخارست نزد بعضی  
و پیش منی یا زهم جمادی الاخری سنه هفت صد و هفتاد و دو وفات یافته اند و سوخارا از دیهات بخارا است  
و از سیاسی و شیخ کرده شرعی است و پس گری اشتغال می داشتند و بزبان بخارا و اداس کمال را گویند  
باقی حال ایشان از نفحات و رشتحات و غیره دیدنی است۔

### ذکر مرجع الاستاصی و الادانی حضرت

### خواجه محمد بابا سیاسی مولد او البخاری مدفن

سیاسی بفتح سینین جملتین بعد از آن و یای نسبت است بسوی سیاسی کبریین ثانیه دینی از دیهات  
طوس است و بعضی می نویسند که سیاسی از دیهات رامتین است از رامتین یک کرده شرعی در است  
و از بخارا است کرده شرعی مرید و خلیفه حضرت عزیزان علی رامتینی است متی مدید بخارست پیر روشن ضمیر خود  
حاضرانده قوائد عظیم حاصل کرده مقدمه زمانه گشت و حضرت خواجه بهارالدین نقشبند را بفرزند قبول  
کرده ولادت ایشان در قریه سیاسی بوده وفات دهم جمادی الاخری سال هفت صد و پنجاه و پنج  
و قبر ایشان نیز در بخارا است۔

### ذکر قدوه اهل شهود و صدر فیوض سبحان حضرت

### خواجه علی رامتینی المعروف بحضرت عزیزان

ایشان خلیفه دوم اند از خلفای خواجه محمود و لقب ایشان در سلسله اخوان حضرت عزیزان است

از کبرای مشائخ این سلسله بود صاحب مقامات عالیه و کرامات ظاهره گویند چون خواجہ محمود اوفات فرمود  
رسیدام خلافت را بحضرت خواجہ عزیزان حوالہ کرد و سائر اصحاب این زانیان سپرد و سلسلہ النسب حضرت خواجہ  
بہاء الدین از میان خلفا و اصحاب خواجہ محمود و واسطہ بایشان میرسد ایشان را مقامات رفیعہ و کرامات عجیبہ  
بسیارست و بصفت بافتگی مشغول بوده اند در نفحات ست کہ فقیر از بعضی اکابر جنین استماع دارد کہ اشارہ بایشان  
است اینچہ حضرت مولانا جلال الدین دی فرمودہ کہ گریہ علم حال فوق قال بوفے کے شدے  
بندہ اعیان کبار خواجہ جناح را تولد شریف ایشان را سنین ست کہ قصبہ السیت  
بزرگ در ولایت بخارا برد و فرنگ قبر مبارک ایشان در خوار زم ست معروف مشہور و وفات ہشتم رمضان  
سنہ ہفت صد و سجدہ ہجری و نزد بعضی بست و ہشتم ذیقعدہ سال ہفت صد و بست یک ہجری  
و مدت عمر یک صد و سی سال۔

## ذکر الشیخ المکرم و المصطفیٰ الجامع للنسبہ لہویری و المصنوی خواجہ محمود انخیر فغوی مولد او البخاری مدفن

فغوی الفتح فاو سکون عین مجہ قریاست از توابع بخارا در شجاعت ست کہ ایشان فضل و اکل صحاب  
خواجہ عارف اند و از میان اصحاب خواجہ عارف بخلاف اشارت و متاز بودہ اند مولد ایشان فغمت ست  
کہ دیہی ست در ولایت بخارا از مضافات و ابکنی کہ شیعہ بزرگ مشتمل چندین دہ و فرزدہ و سہ فرنگ از شہر  
دورست ایشان در اینجا مقیم بودہ اند و قبر مبارک ایشان آنجا ست یکسب گلکاری می پردازند و از آن  
ساحش می ساختند و از خواجہ عارف اجازت ارشاد یافتہ بودند و دعوت خلق بجن ماذون گشتہ بہا بر مہضنا  
وقت بصلحت حال طالبان ذکر علانیہ اقتضای کردہ اند و اول بار کہ مشغول شدہ اند در مرض موت خواجہ عارف  
بودہ است نزدیک بر زمان تسلیم ایشان بر سر پل ریو گروہ خواجہ عارف در آن محل فرمودہ اند کہ این وقت آن وقت  
است کہ ما را اشارہ کردہ بودند و بعد از نقل ایشان خواجہ محمود در مسجدی کہ بر دروازہ و ابکنی است بکولانیہ  
مشغول شدند و مولانا حافظ الدین از کبار علمائے وقت کہ جدا علی حضرت خواجہ محمود پارسا اند با اشارہ

استاد العلامه شمس الامینه الخلوانی رحمهما اللہ تعالیٰ در بنجار از خواجہ محمود سوال کرد بحضور جمع کثیر از ائمہ و علمائے زمان کہ نشاد کر علانیہ بچہ نیت می گویند خواجہ فرمود اخفتہ سیدار شود و غافل آگاه گردد و او را برادر آورد و بہت قیامت شریعت و طریقت در آید و بحقیقت توبہ و انابت کہ مفتاح ہمہ خیر است و صہل ہمہ سعادت است و رغبت نماید مولانا حافظ الدین گفتند کہ نیت شما صحیح است شمار این شغل حلال باز از ایشان التماس نمودند کہ ذکر علانیہ را احدی بیان فرماید کہ بآن حقیقت از جہاز ممتاز گردد و بیگانہ از آشنا جدا شود خواجہ فرمود کہ ذکر علانیہ کسی را مسلم است کہ زبان او پاک باشد از دروغ و غیبت و حلق او پاک باشد از حرام و شہمت و دل او پاک باشد از ریا و سمعت و سزا و پاک باشد از توجہ بغیر حضرت ربوبیت انشی زیادہ اگر خواہی در کتاب رشتات نظر کن و فات ہفتہ ہم بر سبب الاول سال ہفت صد و پانزدہ ہجری و بقول ہفت صد و ہفتادہ بودہ و قبر ایشان نیز در بنجار است بروایت سفینۃ الاولیاء۔

## ذکر العارف زیدۃ الاخیار ناطق جمال

### بچشم محموری حضرت خواجہ عارف یوگری

یوگر کبر سرے ہملہ قریب الیت از قریب ہے بنجار ایشان خلیفہ چہارم حضرت خواجہ اندمولد و دفن ایشان یوگر است از انجا تا بہ عجد وان یک فرسنگ شرعی است در علم و حکم و زہد و تقوی و ریاضت و عبادت و شہادت و شہرت سنت شان عالی و زہد و الادا داشت خرد و خلافت از دست حضرت خواجہ عبدالحق غجدوانی پوشیدہ و حاجات پیر و دشمن ضمیمہ خود بخندست دی ماندہ فالوہا برداشت سلسلہ النسب ارادت حضرت خواجہ بہار الدین نقشبند از میان خلفائے حضرت خواجہ عبدالحق بخندست خواجہ عارف میرسد و فات ایشان غرہ شوال سال ہفت صد و پانزدہ ہجری بودہ است ایشان عمرے در آن یافتند۔

## ذکر العارف اصمدانی حضرت خواجہ عبدالحق غجدوانی

نسب بچند وان کبر المحمۃ علی الشہور و کفوی در طبقات خفیه گوید بضم غین و سکون الجیم و ضم الدال المهمل



دینی گیرست بر شش فرسخ از بخارا و در لب الانساب است بفتح دال ایشان خلیفه چهارم از خلفای اربع خواج  
 یوسف همدانی قدس سره و در سفر طبقه خواجگان اند و در حلقه سلسله این عزیزان قدس السلام سرهم مولود و قدس  
 ده غجدان است از ولایت بخارا بر شش فرسخ و نام والده شریف ایشان امام عبدالجلیل است از اولاد امام کب  
 مقتدری وقت و عالم عالم ظاهر و باطن بودند گویند عبدالجلیل صحبت در اخضر علیه السلام بود و خضر علیه السلام  
 او را بوجود خواجہ بشارت داده و عبدالحق نام نهاده تا وقتیکه خواجہ خضر علیه السلام ایشان رسیده اند و وقت  
 عددی مر ایشان را تلقین نموده و در بعضی از تحریرات خواجہ مذکور است که فرموده اند نسبت و دو ساله بودم  
 که خواجہ زنده دلال حضرت خواجہ خضر علیه السلام مرا بحضرت شیخ بزرگ زمانی خواجہ یوسف همدانی سپردند  
 و تربیت من وصیت کردند و حضرت خواجہ را وصیت نامه الیت در آداب طریقت که برای فرزند صوفی  
 خود خواجہ اولیا اکبر قدس سره نوشته اند مشتمل بر فوائده جزیله و عواید جلیله و ناگزیر همه سالکان و مریدان است  
 برسم تمین و تبرک ایرادی باید فرموده اند و صیت می کنم ترا ای پسرک من بعلم و ادب و تقوی در جمیع احوال  
 بر تو باد که متبع آثار سلف کنی و ملازم سنت و جماعت باشی و فقه و حدیث آموزی و از صوفیان جاہل  
 پیروی میزی و همیشه ناز بجماعت گذاری بشرطیکه امام و مؤذن نباشی و هرگز طلب شهرت مکن که شهرت  
 آفت است و بمنصبه مقید نشو و دائم گمان باش در قیالها نام خود منویس و بچکه رقضا حاضر شو و همان  
 کسے باش و بوحایای مردم در میا و بالوک و ابنای ملک صحبت مدار و خانقاه بنا مکن در خانقاه  
 نشین و سماع بسیار مکن که سماع بسیار نفاق پیدا کرد و در وقت بسیاری سماع دل را میزند و بر سماع انکا  
 مکن که اصحاب سماع بسیار اند کم گوے و کم خورد و کم خب و از خلق بگریز چنانکه از شیر بگریزند ملازم خلوت  
 خود باش و با مردان و زنان و مبتدعان و توانگران و عامیان صحبت مدار خلالت خود را از شبیه پر میزی و  
 تا توانی زن نخواه که طالب دنیا شوی و در طلب دنیا وین بیا و دینی و بسیار نخند و از خنده و قهقهه اجتناب  
 کن که خنده بسیار دل را میزند و باید که در همه کس بخشیم شفقت نگری و هیچ مردی را حقیر نشمری ظاهر خود را  
 سیاری که آرایش ظاهر از خرابی باطن است و با خلق مجادله مکن و از کسے چیزی نخواه و کسی خدمت  
 سفرای و مشائخ را بمال و تن و جان خدمت مکن بر افعال ایشان انکار مکن که انکار ایشان بر گزشتگاری

نیاید بدین اهل دنیا مغرور مشو و باید که دل تو همیشه اندوگین باشد و بدن تو بسیار چشم تو گریان عمل تو خاص  
و دعای تو تصرع و جامه تو کمند رفیق تو درویش و یار تو فقر و خانه تو مسجد و مونس تو حق تعالی و فات ایشان  
دوازدهم ربیع الاول سال پانصد و هفتاد و پنج هجری است و قبر ایشان در عجبان است -

## ذکر قطب الوقت غوث احمدی حضرت خواجه یوسف بن ابوبالهدانی

کینست ایشان ابویعقوب است و اصل ایشان از بهران است مرید شیخ ابوعلی فارمدی انداز ابو اسحق شیرازی نیز  
استفاده نموده اند شیخ عبدالعزیز و شیخ حسن سنائی صحبت داشته و چون به بغداد رفتند حضرت غوث این  
را هم دریافتند و در مجلس شریف اکثر حاضر شدند حنفی مذہب و سلسله خواجهگان بوده اند ولادت ایشان  
در سال چهارصد و چهل هجری بقول صاحب سفینة الاولیاء و رشتحات بوده و در تاریخ یافعی است که حضرت خواجه  
را حالات و کرامات بود و در بغداد و عراق و خراسان و سمرقند و بخارا و اصفهان افتاده و استفاده نمود و در حد  
ورزیه و موعظه فرمود و خلق از وی منتفع شدند و در روز ولادت آنجا ساکن شد بعد از آن بهر وقت  
و بچند وقت آنجا اقامت فرمود و باز آمد و بعد از فرصتی باز دیگر بهرات رفت و سال چند آنجا بود و بعد از آن  
باز بهرات فرمود و چون از بهرات بیرون آمد در راه وفات یافته و در همان موضع که وفات یافته بود مدفون  
شدند و گویند بعد از آن ابن النجار که از امریدان و سب بود حیدر و ابو بکر و نقل نموده قبر سب در آنجا است تاریخ  
وقات است و هفتم رجب و نوزدهم غره صفر سال پانصد و سی و پنج هجری و ایشان را چهار خلیفه بودند  
خواجه عبدالبرقی و خواجه حسن اندانی و خواجه احمد سیوی و خواجه عبدالخالق عجمانی رحمهم الله تعالی علیهم

ذکر زبدة السالکین و قدوة الکاملین فی فیض الابدی خواجه

ابی علی الفضل بن محمد علی الشافعی الفارمدی الطوسی مدنی

فاریفتی الفار و الراء بنیما الف ثم میم مفتوحة فیما ذکر ابن اسمعانی و قد تشکک من قری طوس شیخ این شیخ  
خراسان بوده اند و شاگرد استاد امام ابوالقاسم نقشبندی و مرید شیخ ابوالقاسم الکرگانی اند و با شیخ

ابوسعید ابوالخیر ملاقات نموده وزیر انتساب ایشان در تصوف شیخ ابوالحسن خرقانی کہ پیشوای مشایخ قطب  
زمان خویش اندوخته شیخ ابوعلی می گوید کہ در ابتدا بے جوانی در دنیا پور طلب علم بودم شنیدم کہ شیخ ابوسعید  
ابوالخیر از ہنہ آمدہ است و مجلس می گوید رفتم چون چشم بر جمال مے افتاد عاشق شدم و محبت این طائفہ  
در دل من بشیر شد فہات ایشان چہارم ربیع الاول سنہ چارصد و ہفتاد و ہفت ہجری و بقولے  
چارصد و ہفتاد و دوم از مبارک در طوس است۔

فائده گرگان بضم کاف اعرابی و تشدید را در اصل و کاف عجمی م نون و تین است از دیهات مشهور مقدس  
کذا فی الانتباه -

ذكر سلاله الامام جود الاعلى خلاصته كمين  
حضرت الرباني الشيخ ابواحسن خرقاني

ختر قانی بفتح الراء نسبت است بختر قان که قریه ایست از جبال بسطام بزرگ و در سفینه الاولیاست که نام ایشان علی بن جعفر است و ختر قان موضع است نزدیک قزوین که ایشان از اینجا اندوخت و روزگار خود بوده اند انتساب ایشان در تصوف بشیخ بایزید بسطامی است و تربیت ایشان نیز در سلوک از روحانیت شیخ است لیکن ولادت شیخ بعد از وفات شیخ بایزید بعدی است وفات ایشان شب سه شنبه عاشوره سال اچا هجری و نسبت و پنج و قبوسه پانزدهم رمضان سال چارصد و بست و چار و عمر شریف هفتاد و سه سال دارند سخنان ایشان است که فرموده اند هرگز با کسی صحبت مدارید که شما گوید خدا و او گوید چیز دیگر شیخ شبلی فرموده اند آن خواهم که نخواهم ایشان گفتند که این هم خواستی است نه بجهاب خود گفتند که چه چیز بهتر بود گفتند شیخا هم تو بگو فرمودند که درستی همه یاد او بود

وذكر سلطان الحقيقة الامام الفقيه المحدث صاحب البیان

۱۰۔ نئے گشتگی در عشق ۱۲ غیاث

## ذی النجاة المجید طیفور بن عیسی بن آدم بن سروشان ابی یزید

در تاریخ ابن خلکان است طیفور بن عیسی بن آدم بن عیسی بن علی البسطامی قدس سره السامی صاحب معجم البلدان گوید که بسطام دینی بزرگ است و شهر سرگودیده ام قریب ابی یزید طیفور بن عیسی بن سروشان الزاهد البسطامی در اینجا جانب بازار و نیز در آن است که ابو یزید طیفور بن آدم بن عیسی ابن الزاهد البسطامی الاصغر استیاضی عضو و غیره می گویند که ابو یزید بود ستاد و ارام جعفر صادق و میر سید شریف در شرح موانع گوید که ابو یزید پس دریافت ادا امام جعفر صادق را و متاخر است از معروف کرخی و لیکن مستفیض بود از روحانیت امام جعفر صادق رضی الله عنه و ازین جهت سلسله انتساب او بسوی امام جعفر صادق منتهی گشت و صحیح تر ازین بیان بهمان است که خواجہ علاء الدین بخاری و خواجہ محمد پارسا در سائل خویش ذکر کرده اند و ثمره این خطرات از کتب تاریخ توان دریافت و نه در تعیین امام فخر الدین رازی و صحی الف و جامع الاسرار و شرح رساله اصولیه و شرح لطیف غیبیه باید دید لقب شیخ ابو یزید سلطان العارفین است و نام طیفور بن عیسی جدانشان گبر بود و بسبب احوال اسلام مشرف شده و اصل ایشان از بسطام است صاحب شجرات نوشته که ایشان اولیسه امام جعفر صادق اند و رضی الله عنه و صاحب تذکره الاولیاء گوید که صد و سیزده پیر را خدمت کرده بودند از آنجمله امام جعفر صادق نیز بود و ابو یزید و یحیی سادات و شقیق بنی رانیز دیده اند و از مادر ایشان نقل است که چون لقمه مشبه در دهان می نهادم بایزید در شکم می جنبید تا آن لقمه دفع نمی شد حضرت بنفید میفرماید که بایزید در میان ما چون جبرئیل است در ملائکه او طریقه طیفور میسبب بایشان است و بنا بر این طریقه بر شکر و غلبه است و ذات در پانزدهم شعبان سال دوصد و شصت و یک هجری و بقوله دوصد و سی و چهار هجری و این قول و تاریخ وفات در اکثر کتب معتبره دیده شده و اما آنچه مولانا عبد الرحمن جامی دوصد و سی و چهار نوشته اند احتمال دارد که از طبقاتیکه این تاریخ را نقل کرده اند خالی از غلط نباشد و قبر ایشان در بسطام است و بسبب تاریخ وفات چهاردهم شعبان سنه دوصد و شصت و یک هجری نوشته اند و برنخ یازدهم و هفتادم علی اختلاف الاقوال و ولادت ایشان در سال یک صد و سی و شش عمر شریف ایشان یکصد و بیست و پنج و ابو یزید ابی علی سندی نیز صحبت

داشته اند چنانچه شیخ روزبهان لعلی در شرح شطیحات و شیخ التبیخ در عوارف فرموده اند بآنی ذکر امام باعلی الطائف  
و جعفر الصادق در سلسله الحامیه قادریه گذشت.

## ذکر امام الطریقه شیخ الحقیقه مجمع الاسرار الالهیه طبع الانوار النبویه فتوح الاعاظم حضرت امام قاسم بن محمد بن ابی بکر

از کبار تابعین اندوکی از انقیاسی سبعه دینه در خانه نعمه خویش حضرت عاشره رضی الله عنه تربیت یافته  
رحیمی بن معاذ فرموده اند که در دینه هیچ کی را افضل تر از قاسم ندیم و از زیاده و نیست که هیچ کی را عالم تر  
از وی ندیم و از نعم بن عبد العزیز منقولست که اگر معامله خلافت با اختیار من می بود بقاسم میگفتم  
اآم الک گوید وی فقیه این امت است و پدر ما در حضرت امام جعفر صادق رضی الله عنه است ذات ایشان  
در سال یک صد و هفت هجری بوده و بقول یک صد و هشت بقول یک صد و دوازده و صد و نوز  
گفته اند و همین را ترجیح داده ابن حبان و بعضی یک صد و شش گفته و صحیح کرد این را ابن حجر و بعضی  
یک صد و نه گفته و بعضی دوازده و اندک گفته و عمر ایشان هفتاد و دو و پیش بعضی هفتاد و نوز و بعضی تجاوز  
از صد سال و الله اعلم و لادب بر راجح اقوال در سنه سی هجریست.

محققی مبارک حضرت امام جعفر صادق رضی الله عنه را نسبت خرقه و جانب ست کی از جانب امام محمد باقر  
حضرت امیر المؤمنین علی مرتضی کرم الله وجهه میرسد و دیگر از پدر ما در خود قاسم بن محمد بن ابی بکر صدیق است ایشان  
را از حضرت سلمان فارسی و ایشان را از حضرت صدیق اکبر رضی الله عنه پس نقشبندی و از هیچ است نقشبندی  
صدیقیه و نقشبندیه علمیه.

ذکر منظر عجائب الآیات مصدر غرائب الکرامات  
ذی المقامات لعلی الحالات شیخ حضرت سلمان الفارسی

کنیت ایشان ابو عبد الله است و ایشان را سلمان بن اسلام می گفتند از کبار اصحاب ائمه در جامع الاصول

ابن اثیر بن برقی است که ابو عبد الله سلمان الفارسی ایشان را سلمان المیزبونی رسول الله صلی الله علیه وسلم گویند خود  
 میفرماید که انا سلمان ابن الاسلام و اصل او از راه مهر فرست و برنجی برآند که اصل او از صفهان است از  
 قریه که او را بنی گویند مسافت کرد طلب زمین و بود او را در دین نصاری و قومی از عرب و اگر قریه بت میوز و بت  
 بعد از آن سکا بت کرد و شد پس اعانت کرد رسول الله صلی الله علیه وسلم در بدل الکتاب او و بعضی گویند که بنی  
 او را رسول الله بشر طعق و بعد از آن کتاب است که يقال انه قد اوله فی ذالک بضعة عشر باصبع  
 الی رب حتی اقبی الی النبی علیه السلام لما قدم النبی الی المدينة ومنه الرق عن نذر واحد  
 و اول مشاهد الخندق و ما بعد ها و لما حضر رسول الله الخندق جعل لكل عشرة نصرا  
 اربعین ذراعا فاجتمع المهاجرین و الانصار فی سلمان و هو کان رجلا قویا فقال المهاجرون  
 سلمان منا و قال الانصار سلمان منا فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم سلمان منا  
 اهل البیت واحد الذین اشتاقت الیهما الجنة و کان من المعمرین قیل عاش مائتین و خمسمین  
 سنة و قیل ثلثمائة و خمسمین سنة و الاول اصحو و مناقبه کثیرة و فضائله عزیزة اتفی علیه  
 النبی صلی الله علیه وسلم و مدحه و مات بالملائق سنة خمس و ثلثین قیل مات ذمن عمرو  
 الاول اکثر و فی عنه انس بن مالک و غیره اتفی و اختلاف فی کدوفات و است از کلام ابن حبان  
 و ابن عبد الله و ابن حجر و تقریب غیر تم توان دید و یحسین فرموده است ملا علی قاری در مرقات فی شرح مشکو  
 الغرض انتساب ایشان در علم باطن بحضرت صدیق اکبر رضی الله عنه است و فاته ایشان بعد از آن بوده و سال  
 سی و سه هجری و عمر شریف بقول یک هزار و پانصد و بقول سه صد و پنجاه و بقول دو صد و پنجاه و  
 این قول صحیح است چنانکه بالا گذشت.

ذکر سید الامام شفیق مہدیان الفضل و الہدی و التحصیق الکوکب  
 الزاہر بانوار التصدیق صاحب سول اسد و فی الغارلم

## رفیق الخلیفه اکمل امیر المؤمنین سیدنا ابوبکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کنیت آن فضل البشر عبد الانبیا ابوبکر است لقب صدیق اکبر و عتیق و اسم شریف عبد الله و هو ابن ابی قحافه  
ابن عثمان بن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مره بن کعب بن لوی بن غالب القرشی و نام مادر  
ایشان ام الخیر سلمه بنت صخر بن عامر بن عمرو بن کعب نسب حضرت صدیق اکبر از جانب پدر و مادر که پسرو  
دختر یک گیر بودند در مکه که چند تن حضرت سرور کائنات و جد ششم ایشان است به نسب آن سرور می رسد  
ولادت حضرت صدیق اکبر بعد از واقعه فیل به دو سال و چهار ماه بوده و اول کسی که از پیران بے طلب سخن  
پیغمبر خدا صلی الله علیه و سلم ایمان آورد ایشان بودند ذات شریفش جمیع کلمات انسانی موصوف بود میا  
قریش جاه کبر و مال کثیر داشت از رؤسا اهل مکه از آن قوم بود در علم انساب و تعبیر خواب و عروض و قافیه باهر  
و اشعار خوب می گفت از آوازه نبوت تا زمان وفات حضرت نبوی در سفر و حضر کم از وی تخلف نموده از کمال  
صدق جان مال را در محبت آنحضرت در باخت و در ائے متابعت آنحضرت فرو نگذاشت لاجرم امام طواف  
اتمام گشت و جمله مشایخ و اراخ مقدم ارباب مشاهد میدانند کلمات وی از بیجا قیاس باید که از امیر المؤمنین  
عمر رضی الله عنه گفت کاشکے من موبے بودے از موبہاے سیدنا ابوبکر گویند که در قیامت عامه خلایق را  
یک مرتبه تجلی خواهد بود و حضرت صدیق اکبر را تنها یک بار در جہ بقلب می بصدیق است که اول کسیکه  
در قصه مروج تصدیق آن سرور صلی الله علیه و سلم نمود و او بود از قطنی از ابو بکر روایت می کند که من از  
امیر المؤمنین علی بن ابی طالب را کثیر بر سر شنیده ام که الله تعالی ابوبکر را بر زبان پیغمبر صلی الله علیه و سلم  
صدیق فرموده است و در جہ بقلب پیغمبر است که جناب رسول مقبول صلی الله علیه و سلم در بزم بلوچه وی  
فرمود من سواک ان ینظروا الی عتیق من النار فلینظروا الی ابی بکر یعنی کسیکه خواهد که بند بسوے از او  
شده از دوزخ پس باید که ببیند ابوبکر را بعد از وفات سرور کائنات صلی الله علیه و سلم با جماع صحابه بر سرند خلافت  
نشسته تا دو سال و سه ماه و چند روز با حیاے دین متین جہد بلیغ نمود و خیل عرب را که بعد وفات  
رسول مقبول صلی الله علیه و سلم مترد شده بودند بزور شمشیر بر آه راست آورد و قرآن مجید ببلالت حضرت

عمر رضی اللہ عنہ جمع نمود و پیش از آن متفرق بود هر صحابی آیت می آورد قبول نمی کرد تا دو گواه بر آن گوئی  
 نمیداد و وفات ایشان در سال سیزدهم از هجرت آخر روز دوشنبه و بر وایت اصبح شب سه شنبه و بقول  
 جمعه سبت دوم یا سبت سوم ماه جمادی الاخری مدت عمر شصت و سه سال و بقول شصت پنج سال  
 و مدت خلافت دو سال و سه ماه و قریب فصلی حضرت رسالت پناه صلی اللہ علیہ وسلم است و اخبار الدول  
 از زبانه النواظر نقل می آرد که گفت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ کہ طلبیہ مرا حضرت ابو بکر صدیق در قرب وفات  
 خود و فرمود کہ یا علی غسل بپوش و بپوش که رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم را در آن غسل داده بودند و گفت پس  
 مرا در پارچه من و بابت ما را برید بر در حجره نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پس اگر در کشادہ گرد و در آئید و الا بے یقین برید  
 حضرت علی مرتضی رضی اللہ عنہ می گوید کہ چون بموجب وصیتش عمل کردم فی الفور در کشادہ شد و آواز آمد  
 کہ ادخلوا الحبيب الى الحبيب فان الحبيب الى الحبيب مشتاق یعنی در آید حبيب السوي حبيب  
 کہ حبيب مشتاق حبيب است پس لغش ایشان را بجا آورد حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم دفن کردند و در پیش  
 را برابر دوش مبارک حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم داشتند اگر چه احادیث صحیحہ در فضائل ایشان بسیار  
 وارد شده اند لیکن بجهت اختصار بمنه از آن در اینجا حواله نقل کرده می شوند قال رسول الله صلى الله  
 عليه وسلم ما طلعت الشمس ولا غربت على احدنا افضل من ابى بكر الا ان يكون نبيا يعني طلوع  
 نکرده است آفتاب غروب نشده است بر هیچ یک بهتر از ابوبکر اگر آنکه باشد پیغمبر و عن عائشة رضي الله عنها  
 قالت قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم في مرضه الذي مات فيه ادعى لي ابا بكر فاخاطبته  
 حتى كتب كتابا فاني اخاف ان يتمني متمن ويقول قائل انا اولي ويا بني الله والمؤمنون  
 الا ابا بكر ثم اهل بيته ورويت از عائشة رضي الله عنها کہ گفت مرا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم در مرض خود  
 خود و بطلب ابوبکر پدر خود را و عبد الرحمن برادر خود را تا بنویسم مکتوبی را بجهت آنکه می ترسم کہ دیگری از شما  
 خلافت کند و بگوید کہ مستحق خلافت منم نہ دیگر جلال آنکه ایامی کند حق تعالی مؤمنان خلافت غیر ابوبکر را  
 و عن عائشة ان النبي صلى الله عليه وسلم قال لا ينبغي لقلوبكم ان يكونوا بكم ان يؤمهم غيره ورويت  
 از عائشة رضي الله عنها کہ گفت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لائق نیست قوس را کہ موجود باشد ابوبکر



در آن که امام خود سازند کسی دیگر را غیر از ابی بکر و عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه و سلم  
 قال ما نفعنی مال قط ما نفعنی مال ابی بکر فبکی ابو بکر و قال هل انا و مالی الا الله یا رسول الله  
 در واه احمد و نیست از ابو هریره که فرمود رسول الله صلی الله علیه و سلم نه نفع داد مال کسی مرا بشاید که  
 نفع داد مرا مال ابی بکر پس بکر نیست ابو بکر و گفت نیست جان من و مال من مگر بر سر تو یا رسول الله ای  
 می گوید که آنحضرت صلی الله علیه و سلم مال حضرت ابو بکر را بلا تامل و تردد خرج می کرد و در مال خود مال  
 ابی بکر فرست نمی کرد و مر ویست از جابر بن عبد الله که روئید بر در دولت نبوی صلی الله علیه و سلم حاجت  
 مهاجرین و انصار نشست بودم و با هم تذکره بزرگی و فضیلت می کردم که درین اثنا آنحضرت صلی الله  
 علیه و سلم تشریف آوردند و فرمودند که چه می کنید عرض کردم که بیان فضائل می کنیم فرمودند که چون بین  
 است پس خبر دار یابید که بر ابو بکر کسی دیگر را فضیلت نه دهید که وی میان شما فضل است در دنیا و آخرت  
 و ابو داود و حاکم از ابو هریره آورده که فرمود رسول الله صلی الله علیه و سلم که آمد مرا جبرئیل پس گرفت دست  
 مرا پس نمود جبرئیل مرا در بهشت دئی که از ان در این است من پس گفت ابو بکر که دوست می دارم  
 کاشکے من می بودم با تو تا آنکه نظری کردم بسوی آن درومی دیدم آن را همراه تو پس فرمود آنحضرت  
 آگاه باش ای ابو بکر که تو نخستین کسی هستی که می در آید بهشت را از امت من و نیز بخاری و مسلم روایت  
 می کنند از حضرت ابوسعید خدری که روئید آنحضرت صلی الله علیه و سلم و خطبه فرمود که خداوند تعالی  
 اختیار داده است بنده خود را در دنیا و آخرت پس آن بنده اختیار کرد آخرت را با استماع این کلمه  
 ابو بکر صدیق را گریه گرفت بار از گریه شان عجب آمد با خود گفتم که این چه موقع گریه است بعد از ان  
 آنحضرت صلی الله علیه و سلم انتقال فرود من بین فرمودند آن وقت مطلب گریه شان فهمیدم که غالباً  
 آنحضرت صلی الله علیه و سلم از وفات خود خبر داده بودند از اصحاب بجز حضرت صدیق اکبر کسی ازین روایت  
 نداشت و او شان میان ما ند عالم بودند و قتی که حضرت صدیق اکبر را گریه گرفت آنحضرت صلی الله علیه و سلم  
 فرمودند که گریه نکنید احسان شما از راه رفاقت و مال بر من نداشت و اگر رسول حق تعالی از کسی قتی  
 کردی از تو کردی ولیکن میان من و تو اخوت و محبت اسلامی است و نیز بخاری و مسلم از حضرت عائشه

روایت می کنند که فرمود آنحضرت صلی الله علیه و سلم در مرض موت خود که بوا بکر را که امامت کند مردمان اورناز  
گفتم یا رسول الله ابو بکر رقیق القلب است اگر بر مقام شما خواهد ایستاد گریه خواهد کرد و مردمان از شنیدن قیام آن  
محرور خواهند ماند لهذا از عمر رضی الله عنه بفرماید که ای امامت کند آنحضرت همان ارشاد سابق فرمودند که  
از ابو بکر بگوئید که امامت کند باز از ام المومنین حفصه گفتم که شما عرض کنید او شان نیز گفتند آنحضرت بخواش  
فرمودند که انکن صواحب یوسف مقرر شما از زنان همراه میان حضرت یوسف هستید یعنی چرا خلافت  
حکم مای کنید بگوئید از ابو بکر که امامت مردمان کند و نماز بخواند الفرض در حیات آنحضرت صلی الله علیه و سلم  
تا پنج روز حضرت صدیق اکبر امامت کردند ازین حدیث اشاره است بسوی خلافت حضرت صدیق اکبر  
که آنحضرت صلی الله علیه و سلم در حیات خود منصب امامت بایشان تفویض کردند باطله مناقب عالی حضرت  
ایشان بسیار اند محلی از ان دریغ ناسپرد خامه شدند زیاده تفصیل اگر خواهد طالب را باید که بکتب مطولات  
رجوع نماید باقی ذکر آنحضرت صلی الله علیه و سلم پیشتر در سلسله عالی قلندریه گذشت.

فائده بدانکه جمیع سلاسل مذکوره در سلسله نقشبندی و مداریه بحضرت امیر المومنین اسد الله الغالب  
علی مرتضی میرسد و آن سلاسل که در دیار هندوستان و ایران و توران و ترکستان و بخارا و سمرقند  
و بخشان و گیلان و اکثر مملکت روم شهرت دارند همه بحضرت علی رضی الله عنه میرسد خواه بواسطه تشابه نام  
کونین خواه بواسطه خود و نیز همچنین نقشبندی و مداریه بحضرت علی مرتضی رضی الله عنه می رسند چنانکه  
برناظر کتب مخفی نیست و بس.

### ضمیمه که خامنه این نامه و تئمه این نسخه باشد

آنکه ریاضین نیایش و شقائق ستایش نشان آئین حکمت کامل و برست قدرت شامله چمن پیرا  
اعیان ثابت و غلبه صور علمیه با که گلدسته آغاز این رساله را از اظهار از پار ریاض منازل مقامات  
مشائخ هشت سلاسل بر هفت آراسته ساخت اکنون از حسن توفیق الهی امید است که انجام  
آن بزرگ آغاز و تصویر چهار پیر و چهارده خانواده باز نماید تا کاتب در بهشت بشکر گذاری نعمت فاعل دلی

ابدالاً بآب و بیا ساید -

یابید و انفت که چهار پیر این اند -

اول حضرت قرة عینی الرسول و بضعة البتول مسموم سم الشهادة مقبول زید بن حسن بن علی السلام  
دوم سبط الرسول فتح باب الخلافة من خاتم الولايت سند الاولیاء و سید الشهداء الامام مشرقی حضرت  
امام حسین علیه السلام -

سوم سید التابعین سند العارفین رضیع ام المومنین ام سلمة زوجة النبی ابی سعید الحسن بن  
ابی حسن البصری -

چهارم الامام العالم علم الاعلام کیل بن زیاد بن نیک بن الیثم بن سعد بن مالک بن الحارث بن  
صہبان بن سعد بن مالک بن النخع الکوفی و کیل بن عبد الله و کیل بن عبد الرحمن التابعی المغمض بجلیل شهید بظلم  
الحجاج الثقفی لکما کان اخبر به الرضی فیما رواه الثقات -

### تفصیل پنج خانوادہ کہ از حضرت عبد الواحد بن زید بن خواجہ حسن بصری میرسد و ذکر این ہر دو حضرات بالا رفت

خانوادہ اول زیدیان منسوب بن خواجہ عبد الواحد بن زید -

دوم عیاضیان منسوب بن خواجہ فضیل بن عیاض -

سوم ادہمیان منسوب بن خواجہ ابراہیم بن ادہم -

چهارم ہبیریان منسوب بن خواجہ ہبیرہ البصری ایشان مرید و خلیفہ خواجہ خلیفہ مرعشی اندوے  
خلیفہ حضرت ابراہیم بن ادہم الی آخر سلسلہ و خواجہ ہبیرہ را قبویہ عظیم بود در ارشاد مریدان چنانکہ  
سابق در حال ایشان گذشت -

پنجم حشٹیان منسوب بن خواجہ حشٹ و علو دینوری و ذکر این ہمہ حضرات پیشتر شد اینجا  
اگر حاجت ندارد -

## خانواده دیگر که از حضرت خواجہ حبیب عجمی خواجہ حسن بصری می‌سند

اول عجمیان منسوب بخواجه حبیب عجمی است و نزد بعضی همین خانواده حبیبیه نیز نام دارد و حبیب عجمی کینت ایشان ابو محمد است مرچین بصری اند و بسیاری مشایخ را در یافته اند و اصل از فارس اند و در بعضی از رسائل خانواده است که ایشان از اخوان عبدالرحمن بن عوف اند و اسد علم وفات حضرت خواجہ در سال یک صد و پنجاه و شش هجری بوده است و قبر ایشان در بصره است.

دوم طیفوریان منسوب بسطان العارفین طیفور شامی المشهور به یزید البطامی است و چون نام ایشان طیفور بود مریدان ایشان خود را طیفوریه نام کردند و حال ایشان بیان کرده شد.

سوم کرخیان منسوب بخواجه معروف کرخی.

چهارم سقطیان منسوب بخواجه سوری سقطی.

پنجم جنیدیان منسوب بخواجه جنید بغدادی و حال این حضرات در ثنائی رساله مذکور شد.

ششم گازرونیان منسوب بخواجه اسحق گازرونی و در بعضی رسائل خانواده گازرونیان و

اویسیان هر دو یک نام اند و اسحق ابو اسحق بر اسم است و اصل ایشان از فارس است و انتساب ایشان تصوف

بشیخ ابوعلی حسین بن محمد الفیروز آبادی است بقول صاحب سفینه الاولیا و حضرت شیخ عبدالباقی نقشبندی

در رساله خانواده می‌نگارد که ابی اسحق بن شهریار مرید گازرونی است و پیش ایشان گازرونی نام شخصی است

که او از شیخ حسن حسین اکابر خرقه پوشیده و وی از ابی عبد الله خفیف و وی از جعفر حداد و وی از ابی محمد

و وی از ابی تراب نخشبی و وی از شقیق بنی و وی از ابی اسماعیل دهم و وی از موسی بن زید راعی و و س از

اویس قرنی و نقیر کاتب المحرف گوید که گازرونی علم زائد شخصی نیست بلکه این نسبت بسوی گازرون

که نام جائے معروف است که از جمله شهرهای فارس است که آب و هوا خوش دارد و بنایت آن اودمیاط

عجم نیز گفته اند از بسیاری جامه کتان و قبضه که در اینجا یافتند و شهر قدیم است که آن را شهر کمنه گویند و

شهر جدید که آن را عضدالدوله بنا کرد و صاحب عجائب البلدان می‌نگارد که از آنجا است ابی اسحق بر اسم

ابن شهریار و نزد بعضی این را گافران هم نام است غرض که ایشان مرید خواجہ ابو عبد اللہ خفیف اند و ذات خواجہ ابو حنیف در ذیقعدہ سال چہار صد و سبت و شش ہجری بودہ۔

ہفتم **طوسی**ان منسوب بخواجہ علاء الدین طوسی و نزد بعضی فردوسیان و طوسیان یکے اند۔  
ہشتم **سہروردیان** منسوب بشیخ ضیاء الدین ابی النجیب عبد القاسم بن عبد اللہ بن محمد بن عبد اللہ  
ابن سعد المحدث الفقیہ الشافعی السہروردی و ایشان را از عم خویش شیخ وجیہ الدین ابی حفص علم السہروردی  
و او شان را از والد خویش شیخ ابو نجیب الدین محمد بن عبد اللہ بن سعد السہروردی المعروف بابن عمیرہ و اورا  
از شیخ احمد اسود دینوری و اورا از متشاد الدینوری و اورا از جنید رضی اللہ عنہم مریدان ایشان خود را  
سہروردیہ نام کردند و از شیخ ابو نجیب سہروردی بشیخ شہاب الدین سہروردی رسیدہ۔

نہم **فردوسی**ان منسوب بشیخ نجم الدین کبری خلیفہ ابو نجیب فردوس و فردوس نام روضہ است  
نزدیک بہ ارمہ از بنی یربوع و قلعة الیست بقزوین نزدیک کفہ و فردوس جمع اوست کہ موضع است نزدیک  
بہ دمشق و حلب۔

## تفصیل چارہ خانوادہ منروع کہ از چارہ اصول پیوستہ اند

اول **قادر** یہ غوثیہ منسوب بامام الفقیہ المحدث الحق قطب القطاب فردا الاحباب حضرت محی الملک والدین  
عبد القادر الحسنی کھسینی اجمالی الشافعی اجمالی حال تفصیل حضرت ایشان از ہجۃ الاسرار و اجابہ الایضا  
و غیرہ توان جست۔

دوم **لیسویہ** منسوب بہ حمد لیسوی منشا ازین سلسلہ خواجہ احمد لیسویہ پیر ترکستان است این سلسلہ  
بزرگچہیت جنید بغدادی می پیوندد۔

سوم **نقشبندیہ** منسوب بخواجہ بہار الدین نقشبند۔

چہارم **نوریہ** منسوب بر ابو الحسن نوری نام ایشان احمد بن محمد و بقولے محمد بن محمد بن عبد اللہ

البغدادی البغشوری المعروف بابن البغوی الفتحین الموصوف بصاحب الفواطاوس العباد صاحب  
 التصانيف المحدث المتوفى كما روى الهروي من حالته ودردت له في السماخ ولبغشور لفتح موحده و  
 سکون غین معجمه وضم شین معجمه و سکون واو ورا ومله بلده است بامین هرات و مرد و تسبت بغوی خلایف  
 قیاس ست قاله السمعانی وابن خلکان و مجده و هو معرب گو شوره نوری از ان گویند که منبکام و عطا از و نور  
 ظاهر می شد کافی القاموس پابرک ازین ست که هرگاه در مسجد شونیزیه داخل می شد از روی او چرخ گلشن  
 کما حکاه الشحرانی و نوری گوید که در نرسو نوری دیدم ناگاه عین آن گشتم کافی طبقات شیخ الاسلام  
 هروی مولد و منشأ ایشان بغداد ست مرید سی تقطی اند و ذوالنون مصری را دیده اند و با عظمی علی قضا  
 و احمد بن الحواری صحبت داشته اند و از اقران جنید اند و طریق مجتهد و صاحب مذہب بوده اند و مشایخ و  
 ایشان امیر القلوب گفته طریق ایشان را نوری گویند و معاملت ایشان موافق جنیدیان ست  
 پنجم خضریه منسوب بنحو اجماع خضر و یا است کنیت ایشان ابو حامد ست و اصل ایشان از بلخ مرید  
 حاتم صم اند و از بزرگان مشایخ خراسان اند و سلطان ابراهیم دهم و ابی تراب نخشی و ابو حفص صمد را دیده اند  
 و طریقۀ ملامتیه داشتند و وفات ایشان در سال دو صده و چهل بوده است و عمر نو و پنج سال ست و قبر در بلخ  
 است و بنحو اجماع در حضرت حاتم صم بوده اند و وی مرید قلی دوی ابراهیم بن دهم  
 ششم شطاریه که عشقیه این هر دو سلطان العارفین می رسند و در کتب متقدمین این را بطیفه  
 هم نوشته اند و حق این ست که از شیخ ابوالحسن عشقی عشقیه نام یافت و از عبد الله شطاریه در بعض  
 رسائل ست که همین یک سلسله است که او را شطاریه و عشقیه هر دو نامند در او را از انهر این سلسله را عشقیه  
 نامند و فقیر کاتب الحروف گوید که پیران حقیقت نگار و ربه روان معرفت گذار چنین گزارش فرموده اند که  
 سر دفتر این خانداده رأس الواصلین رئیس المحققین شیخ محمد قطب عصر مشد زمان عارف جهان  
 ابو یزید طیفور بن عیسی بن آدم بن سوشان بسطامی ست و مشرب عشقیه نظریه گیر مشرباے مامور  
 بحب دریافت درجات فنا و بقا و موجب سلوک منازل صدق و صفا و از رگد رطی مبادی بسطامی  
 سعاد از جمله السابقون السابقون اندک المقربون ست چنانکه کمترین و کمترین احباب انکشاف

قبض و بسط متع و عطا است و نسبت و تنهایی و تمیزی کنج و میدان خموشی و گویایی، القصة تمامی احوال متعشاله  
 و همگی اوصاف متضاده در نظر وحدت نمای این گروه در مقام یافت کمال اسمائے که صورت کمال ذاتی است  
 یک سر و یک و نماید و سالکان این طریق و دانشمندان این حلقه از احاطه شمار بیرون اند و در بنیچ حال  
 و در قید بیچ مقام و آن متصل مبتلا نشوند بلکه هر لحظه بشانے جدید و هر نفس بیافت زنده داشتن اوقات  
 و آئین بسپارن عصر زندگانی مخصوص پیران این روش است عراق و عجم و ایران و توران از برکات وجود  
 مشایخ این سلسله فرغ مشکوه نبوی علیه السلام دارد و خصوصاً در نه صدوسی و چند سرآمدین گروه شیخ  
 محمد صادق در بلاد ماوراءالنهر ریاست رهنمونی و لوای ارشاد برافراشته قبله گاه تمامی مشایخ و فضلاء آن  
 ناحیه بودند گویند جلالت ارادتند آن مقداد خدیو از ملازمت او سرپایه ولایت و سامان کمال می انداختند  
 از ان اعز و گرامر کسیکه بحسن و بهمانی و جمال و پست افزائی نظم کشیده هندوستان را فرغ آباد الله خوسر  
 السموات و الارضی گردانید ذات خورشید صفات شاه عبدالرشطاری پور حسام الدین عبداله  
 ابن رشید الدین بن ضیاء الدین بن نجم الدین بن جمال الدین حماد بن عمر المعروف بشیخ الشیخ شهاب الحق  
 والدین سروردی است که در آخریائت ناسع از ایران زمین با سنگ رهنمونی معاونتند آن هندو قوم و نشاط  
 نزول از ذاتی فرمود و با همگان خرامش بسر منکاه قدس انواع اذکار و اشتغال و اعمال برابر و اختیار و تفرق  
 دعوت ادعیه با توره و غیر باعمو و مخصوصاً بخداوندان طلب با اندازه استعداد و تلقین نمود و کلام بیان  
 بصفتی و وجه تسمیه شطار حریفی صریح و قوی آشکارا نه نگاشته لیکن کرشمه شاه عبارت فصل ثانی لطیفه  
 غیبیه که نقوش خامه تصنیف است شمه بر وجه تسمیه آگاه می بخشد مغز آن عبارت آنست که  
 خدا شناسان است محمدی و پیروان خاص ملت احمدی علی صاحبها من الصلوة و فضلها و من التحیات المکملها  
 در سلوک بر سر شرب انداختار ابرار شطار و هر یک ازین سه طائفه علی و وردی و ذکر می و شغلی و فکری  
 اکتفی و قربی جدا گانه دارند و بهمان طریق خاصه نزول بسراچا استیفاء استعداد می فرایند باید که نظر بخوا  
 علماء اصحابی کالدبیاء بنی اسرائیل فرق و عدم فرق که در باب انبیاء علیهم السلام در قرآن شریف  
 نزول پیوسته درین طائفه تیز رعایت کنند باین وجه که تفاوت و اختلاف را در اعتقاد و اقرار بولایت

ایشان را نمیدهند و بر اریان رسل که لا فترق بین احد من سلسله است قیاس نمایند از ایمان شریعت  
 بوصف طریقت فراهم آید و همچنین که در زمره خداوندان نبوت علیهم السلام بحسب قرب وحی و کتاب معجزات  
 و نسخ و عدم و اولی الامر می و کثرت و قلت است و ما سوا ما فرق می نمایند و فضیلت را درین گروه که مشابه با نبی  
 بنی اسرائیل اند باعتبار سرعت و بطور سیر و محبت ریاضت و عبادت در سلوک از معاد و بسبب احوال و  
 درجات و مقامات و خطابات بمقتضای اعیان ثابتة از طرف مبدء تصور کنند و فوق آن معنی که با اشارت  
 آیه کریمه ثلاث الرسل فضلنا بعضهم علی بعض بفرز خاطر عبوری کنند از اینجا بر آئینه اندیشم  
 این معنی پرتومی اندازد که تحقیق این گفتگو از رتبه تیز روی او و طریقی منازل طریقت است لعل عند الله  
 و آنکه برخی از اصحاب این سلسله و غیر هم نظر بر وضع بهمین روش و جاین لقب می اندیشند بصواب  
 نزدیک است و بنحی که اکابر این مشرب فرموده اند که این طائفه وسیله ملازمت و مصاحبت با کالبد  
 خاکی از ارواح بزرگانے که سبک و شن از بار سیکر شده اند فیض می گیرند و پرورش یاب می باشند  
 پس نسبت حصول این معنوی سرعت که طی عالم مرکبات نموده بوسعت آبا و مجردات می خردند شطاری  
 لقب یافته اند نیز و معنی است تمهید مقدار اصلی آنکه جلای مشایخ شطاری در رهند از خلوت شاه عبداللطیفی بر  
 ازین مشرب اشتند و شیخ عبداللطیفی صدیقی بخاری اند و از بنا رشیخ الشیخ شهاب الدین سهروردی  
 سطوت و شوکت ظاهر و باطن داشت و مرشد وقت خود بود و تلقین از کار و اشتغال که مخصوص تعارف  
 سلسله شطاریه است متعین و منفرد گویند که معنی تقاریر میزد و ندای داد که طلبی هست که باید تا او را بخدا  
 راه نمایم و چون در مجلس می نشست هر سو نگاه می کرد و می گفت که اینجا تخته سیاه که عبارت از طالع علیان  
 پر شنبه است اعتقاد باشد نباشد تا سخن خدا گفته می شود و او را رساله ایست مشهور در بیان طریق شطاریه  
 و از کار و اشتغال و مراقبات و در اول رساله نسبت خود را بحضرت شیخ شهاب الدین سهروردی نیز ذکر می کند  
 و سلسله ارادت می برینج واسطه شیخ نجم الدین کبری قدس سره می رسد گویند که چون طلبی پیش او می آمد  
 بر اے امتحان عقل و هوش او تا بانان خورش برای او می فرستاد و کسی را بر سر می گذاشت تا ببیند  
 که می بانان خورش برابر خورد یا یک باقی می ماند اگر برابر می خورد این را دلیل بر فراست و هوشیاری می دانست



چیزی از طریق ذکر و تغزل باطن می فرمود و اگر می دید که یکی از دیگر بے باقی ماند دلیل بر عدم ضبط احوال  
 و بخیاری اوی کرد و چیزی از جنس دعوت و او را و آنچه بطاهر تعلق داشته باشد می آموخت و قد شریف  
 ایشان در مثنوی است در مقبره و خلجیان جانب جنوب صنف سنگین و شطاریه و نقشبندیه میان خود این قدر  
 فرقه دارند که شطاریه بواسطه المم بحضرت علی میرسد و نقشبندیه بحضرت شیخ ابوالحسن خرقانی میرسد  
 و شیخ ابوالحسن از روحانیت حضرت سلطان العارفين فیض یافته و شاه عبداله شطاری حضرت اعلی  
 لقب اوست پورحسام الدین بن رشید الدین بن ضیاء الدین بن نجم الدین بن جمال الدین بن  
 شیخ الشیخ شهاب الدین عمر سرزمی و ضلیفه شیخ محمد عارف است که خلافت از شیخ محمد عشق داشت و از  
 پدر خود شیخ خداقلی ماوراءالنهری و او از شیخ ابوالحسن خرقانی عشقه و او از مولانا ابوالمظفر ترک و او از شیخ  
 ابویزید اعرابی و او از شیخ محمد مغربی و او از سلطان العارف شیخ ابویزید بسطامی است قدس الله سره و هم  
 از ان روایت سلسله را در ایران و توران عشقیه خوانند و در دارالملک و م بسطامیه نامند گویند علم دعوت  
 و طریق از کار و روش اشغال که در سلسله مشهوره بنا به سلوک اساس رهنمونی بدست همه اوزیر  
 و از بزرگان این راه فرا گرفته بود در رساله لطائف غمبیه که از تصنیف اوست بنام سلطان غیاث الدین  
 خلجی خدیو بالوه مشوخ ساخته بر گردار دو اسرار توحید و اطوار مواجید و حقائق الهی و یکسانی و دقائق طریقت  
 و حقیقت چه بدالت و علمنا که من لدنا علما از مبدی فیاض بسو اسطه چه بام فاسطه و اهل الذکر  
 ان کنتم لا تعلمون بوسیله هدایت مشایخ طریقت که صفوحه خاطر را لوح محفوظه گردانیده بر اوراق نقش  
 پذیر خاتم وقت ساخت ما را باب طوایر و صحاب اطن فیض رساند و منشأ رحمت للعالمین خود بخلاف درست کند  
 و نیز نگاشته که نفسی که نبات از افران اینها تن برگزیده و بن سید دران به کام که در بخار بود شنیدم که شیخ مظفر گیلانی  
 خلوتی که در نیشاپور است صوفی در سه وزه خلوت بخامیر ساندید و گنج متش تشافتم از آنچرا که گوش درآمده بود هزار  
 چند در چشم نمود و روزگاری ملازمتش گزیده روش ذکر نفسی و نبات و تصور آن فراگرفتم و او شیخ خواجه  
 عشق آبادی و او از سید نظام الدین حسین و او از شیخ محمد خلوتی و او از شیخ نجم الدین کبری داشت از آنچند  
 هنگام سیاحت خراسان و عراق بیدار آذربایجان رسیدم سید علی موحده ملازمت کردم و در شریعت

و طریقت و حقیقت به زیور کمال آراسته دریافتیم از صحبتش فراوان بهره مند می رسید و اجازت از شیخ  
 زین الدین خوانی داشت که چهار واسطه شیخ الشیوخ شهرور و میرسد در سال هشت صد و نود و ترک تعین  
 فرموده بجلو تنگه لائقین خرامید خواجگاه او منتهی است و جنوبی سوسه گنبد سلاطین خلیفه است القضاة  
 خود در لباس سلطانی و صوفیان کسوت سپاه در آمده علم افراختی و نظاره لواختی و همین طریقی  
 جهان پیوده و تماشای جهانیان کرده هم فیض رسانیدی و هم بهره برگزینی و در تماشای راه بهر بیم نگاه  
 که رسیدی بشایخ آن سرزمین پیغام فرستادی که درویشی باین آرزو اندیشه جهان نوری پیش گرفته اگر  
 کسی به ازو براتب معنی کلمه توحید رسیده باشد وی را بیاموزد و گرنه سوسه که برنج مقیمان آنکارا سفر  
 این گنج توحید بردارند که فرصت با سبب سعادت همراه بشواری و فراپیش آید غرض که چون به بنگاله  
 رسید همان پیغام را بر طبق دستور لعل الشیخ مظهر علا که او را بشیخ قاضی شطاری نامند رسانید و پاسخ  
 داد که چنین نامه سر از خراسان و عراق و پارس فراوان می آیند و می روند خدیو پیام پاسخ میوشیده گرفت  
 که ظهور کمال است و او دوست بدامن تلقین این لایق گذارد و در آن زمان سلطان غیاث الدین خلج در خجند  
 محاصره داشت شاه از بهمانجا بهمان آه یا گذشته در پناه و در آمد سلطان ملاقات نمود پس از چند روز  
 که در گمان نگین از بهمان خوارچال که در برابر خیمه گاه بود بتوجیه فیروزی سگال او و شورش و سلطان لغزوان  
 بزرگ داشت او را پیشتر از خود دیدار الاسلام منتهی و فرستاد گویند در بهمان نزدیکی شیخ مظهر علا در طبع نشست  
 شبی پدرش در واقعه فرمود که ای عیال کشایش تو باین کردار ریاضت نیست بلکه در الهان هرزه و خیراتی  
 است ناگزیر بشواری و تنهایی از وطن گاه سفر گردید و بهر منتهی آمده بهر باد شاه تاسه روز استاده بنگرانی  
 گزرا نید چهارم با عداد شاه بیرون خرامید در آرمایش برپای او کشاده فراوان سرزنش فرستاد و از آنجا  
 با سربازت همدوش گزرا نیا را گهی گردانید پس از چندی به تشریف طاقت سرطینه ساخته به صوبه گاه  
 روانه کرد و پیران این سلسله را شطاری از آن خوانند که در سلوک شاه راه طریقت از مشایخ دیگر خوانده  
 تیزتر و گرم روتر از چنانچه گفته اند اول قدم ایشان نهایت قدم دیگر در ویشان است و در سبب کار  
 در شگافت این گفتار معارف را داند لیشه در نگار پویشیان بود چون با حصول ذکر و اشغال این

سلسله آگهی یافت و سلوک گرداگر و صوفیه در برابر آورد جز این تفاوتی نظر نیامد که در شرب شطراص و حق  
 خود را عین ذات دانست پایا پیاپی از عالم تعینات تا مرکز خاک نزول نماید و بعد از آن بر مفاصل و دل و صبح  
 آئین هر منزل فرو گذاشته باز به عالم اگر رود و روشن بهیوش شایخ آنست که اول طالب مرتبه بدست از عالم  
 ناسوت سیر عروج فرموده تا به مرتبه وحدت وجود ترقی کند و از آن مقام به وضع تعین پذیری در سیر تعین  
 برنگ آن برآمده بسوی ملک شهادت خرامد ازین دو طریق پدید آمد که اول قدم بهمان آغاز سلوک  
 است از حضرت ذات و از نهایت قدم انجام سیر است بهمان مرتبه احدیت و دیگر معنی که محمول بر دست  
 البته در ادخواب بود و غرض که این سلسله در بند از خواجہ عبدالعزیز شطراکی که در مرید و خلیفه شیخ محمد عارف است  
 و وی شیخ محمد عشق خرقانی و وی ابوالمظفر ترکی الطوسی و شیخ بایزید العسقلانی و شیخ محمد مغربی و  
 بایزید لبطامی تا آخر.

بنفتم بخاری میمنسوب بسادات جینی که بواسطه دوازده امام حضرت امیر علیهم السلام میرسد و نیز بسید  
 جلال بخاری و لقب ایشان مخدوم جهانیان است که جامع ست میان علم و ولایت و سیادت نام  
 ایشان سید جلال بخاری است موافق نام جد ایشان اولی که کسی که ازین قبیل از بخارا آمدند وستان آمده  
 جد ایشان است که سید جلال بخاری سرخ می گفتند چون سید جلال بخاری از بخارا آمدند میرد شیخ بهار الدین  
 ذکر یا ملتانی شدند از بزرگان سادات صحیح النسب طلیل القدر جامع علوم ظاهر و باطن بوده اند و سید جلال  
 بخاری سرخ را سه فرزند بوده است یکی سید احمد کبیر دوم سید بهار الدین سوم سید محمد و سید احمد کبیر را دو  
 فرزند رشید قابل و سعادت مند بوده یکی قطب و غوث وقت که شیخ المشایخ و مرشد اهل زمانه و در روزگار  
 یگانه مخدوم جهانیان بودند و دوم پسر سید را جو قنار که اوشان هم از اولیا کبار بودند اگر چه مخدوم جهانیان  
 را تربیت ظاهر و باطن پدر ایشان نموده اما میرد شیخ رکن الدین بن صدر الدین بن شیخ بهار الدین  
 ذکر یا ملتانی اند و مخدوم جهانیان از آن جهت گویند که روز عید بر هفتاد و هشت حضرت شیخ بهار الدین و شیخ صدر الدین  
 رفته التماس عیدی کردند و از آمدن که حق تعالی ترا مخدوم جهانیان کرد و عیدی تو اینست چون رفته  
 شیخ رکن الدین رفتند از آنجا نیز همین آواز آمد چون بیرون آمدند همه کس مخدوم جهانیان می گفتند خوار

و کرامت زیادہ از حد ظهور رسیده حضرت مخدوم در آخر عمر بعد از مراجعت بیت اسد بواسطه واقعه که آنجا  
 روئیده ہندوستان آمدند و بخدمت نصیر الدین محمود چراغ دہلی ملاقات نمودند و خرقہ مستبرکہ عالیہ حضرت  
 چشت از ایشان پوشیدند و می گویند کہ واقعہ چنین بود کہ شبہ از شبہا بواقعہ در مجلس سرور کاٹا مسلم جلال  
 موجودات بار یافتہ با اتفاق حضرت شیخ نصیر الدین چراغ دہلی رسید ہیلوے یک دیگر واقع شدند و شیخ جلال  
 بخاری بنوعی استادہ کہ دوش سید بجانب حضرت شیخ بود بغیر علیہ مصلوۃ فرمودہ سید جلال ہوشیار باش  
 و ملاحظہ بالیست کہ برادر م شیخ محمود استادہ است حضرت علی رضی اللہ عنہ گفتہ یا رسول اللہ اگر شیخ محمود را  
 می شناخت چندان سرگردان نمی شد و در اخبار الاخیار است کہ سید جلال از بسیاری اولیا نعمت و بکثرت  
 یافتہ مشہور است کہ ہر کرامت و معالکہ کردی نعمتہ کہ آن کس داشت بستدی یعنی چندان تو چہ وقت  
 کردی کہ آنکس بے اختیار می شد در دادن ہر نعمتہ کہ داشت و در تاریخ محرمی می نویسند کہ وی اول خرقہ  
 از عم خود شیخ صدر الدین بخاری پوشیدہ و کلاہ ارادت و خرقہ مستبرکہ از شیخ الاسلام سند الحدیث شیخ  
 عقیق الدین عبداللطیف در حرم شریف نجفی علیہ السلام پوشید و مدت دو سال در صحبت او ملازم بود کہ  
 عوارف و دیگر کتب سلوک پیش او تلمذ نمود و اخذ طریقت کرد و تلقین ذکر یافت و شیخ عقیق الدین فرمود  
 کہ مقراض راندن شما موقوف است در گذاردن چون سید بگازرون رسید شیخ امام الدین از شیخ الاسلام  
 امین الحق والدین گفت کہ شیخ امین الدین در وقت رحلت مرا وصیت کردہ است کہ سید جلال بخاری  
 قصد ملاقات من کردہ از اچہ ملتان می آمد شیطان در آتشاے راہ او را دروغ باز نمودہ کہ شیخ امین الدین  
 از سر لے مستعار بہ القرا امید سید جلال بخاری طرف کہ مبارک رفتہ است وقت مراجعت گذاردن  
 خواہر رسید او را سلام من برسانی و سجادہ و مقراض من بدو ہی و مجاز و خلیفہ من گردانی شیخ امام الدین  
 ہمچنین کرد سید السادات از ان پیر یا جادہ انواع استفادہ کرد و بارگشت از شیخ الاسلام کرن الحق  
 والدین خرقہ مستبرکہ پوشیدہ و در عہد سلطان محمد تغلق بمنصب شیخ الاسلامی سید خانقاہ محمدی در سوات  
 با مضافات مخصوص گشت و بعد از چند گاہ ترک ہمہ کردہ سفر کعبہ مبارک اختیار کرد و خلیفہ چارہ خانوادہ  
 بود در عہد سلطان فیروز کرکات از محروسہ اچہ در حضرت دہلی آمد و سلطان فیروز ہم اخلاص اعتقاد و انجیہ پای

نجاشی آورداستنی و مخدوم جهانیان را قدس سره با حضرت سلسله اعلیّه قادر کمال محبت سعد خزان  
جلالی می گوید که شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی می فرماید طوبی لمن رآنی دامن رأی من سائنی  
و لمن رآنی من سائنی و وی قطب است و صادق است درین قول مرا امید داری بسیار است که جمیع  
این کلام حق تعالی مرا رحمت کند بعد از آن سلسله را که بیک سلسله شیخ شهاب الدین سهروردی میر  
غیر از سلسله شیخ بهار الدین ذکر یا ملتانی ذکر می کند می گوید که من فلان اودیده ام و وی شیخ شهاب الدین  
سهروردی را و شیخ شهاب الدین شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی را را غرض -

**انقل است** که در روز نهم ششست بود آتش از جای بر خاسته تنی خاک بر گرفت و نام شیخ محی الدین  
عبد القادر را آواز بلند بخواند و خاک را بجانب آتش انداخت فی الحال آتش پست شد و سکه فارسی که  
در دیار با مشهور است یکی از فریدان مخدوم تکریم کتاب وض الریاضین امام عبد الدیاضی را ترجمه کرده است  
اولاد ایشان جمیع شب برات سال هفت صد و هفت هجری و وفات وقت غروب آفتاب و در چهارشنبه  
عید الفصحی نهمی که هفت صد و هشتاد و پنج هجری واقع شد مدت عمر ایشان هفتاد و هشت سال  
و سه ماه و سب و شش روز و قبر ایشان در آنچه ملتان است و ایضا مخدوم جهانیان را اجازت سلسله  
چشتیه از حضرت شاه نور قطب عالم پندوه است و مجدداً خلاصه مخدوم جهانیان سید را جو قتال بود و از دو  
شیخ سازگ خلافت یافت و از حضرت معین الدین المعروف بشاه مینا لکهنوی خلافت یافت از دو  
شیخ سعد خیر آبادی و غیر هم خلافت یافتند و ایضا از مخدوم جهانیان پسرش سید محمود خلافت یافت از دو  
سید برهان الدین بخاری و غریب الدین عرف شاه عالم و شاه منجهن بخاری خلافت یافت و ایضا از مخدوم  
جهانیان مخدوم انجی جمشید را جگیزی خلافت یافت می گویند که مخدوم انجی جمشید ارشاد از شاه بعلی قلند  
دارند و حضرت مخدوم در اصل از قدوایان اطراف لکهنو بوده اند از طرف باد شاه منصبه داشت ترک کرده  
بجایده و ریاضت پرداخت و وفات مخدوم چهارشنبه دهم شوالی سنه هشت صد و نوزده وقوع انجامید  
و گویند سید شرف الدین شهیدی در رساله های خود نگاشته که مخدوم خلافت از چهار صد و چهار و چندی  
داشت از انجمله انچه بصحت پیوست و در شجره نوشته دیدیم بنامه یادداشت سپرد شماره خلافت مخدوم

قدس سره آنچه بصحت گذارش پیوسته نخست از پدر بزرگوار رسید کبیر بخاری است و این سلسله در آبای کرام  
حضرت امیرالمومنین علی کرم الله وجهه منتهی می شود دوم از عم خود سید محمد بخاری سوم از شیخ رکن الدین ابو الفتح  
این و خانواده شیخ بهارالدین ذکر می آید سید چهارم از شیخ الاسلام محمد شاه قسری زاد و بوم اودارالملک  
فارس است محمد دوم در سال هفت صد و چهل و هشت که عمر شاه و ران سال یک صد و سی و دو بود و بملکات  
رسیده خمره خلافت گرفت و عوارف از خطبه تا خاتمه نزد او گذرانید و عوارف را بخدمت مصنف بخشاید  
سر رشته این خانواده شیخ از شیخ سهروردی می کشیده پنجم از امام محمد بن عبد الله یاقعی و این شیخ را از جبار ابودین  
مغربی آب می خورد ششم از شیخ عبید الله بن علی بن عبد الله طبرستانی این دوم  
ابید محمدی الدین عبد الله قادری حبلی می پیوندد ششم از شیخ فید الدین گنجشکر در عالم روحانی نهم از شیخ قطب الدین  
سنور هم از مولانا شمس الدین بکمی او در سی و یازدهم از نصیر الاولیا چراغ دلی و این چهارمین از تو بهار  
ارشاد خواجه معین الاولیا حبشی اجمیری شگفتگی دارد و از دهم از شیخ رکن الدین لکنی درین سلسله از شیخ عبد الله  
خفیف شیرازی سلطان ابراهیم دهم رسیده بخواجه ابوالحسن قرنی منتهی می گردد سیزدهم از سید جلال الحوی  
و این و دهم از ارشاد شیخ نجم الدین کبری روشنی می پذیرد چهاردهم از سید حمید الدین محمد حبشی سمرقندی  
و این خانواده بخواجه محمود حبشی میرسد پانزدهم از شیخ نجم الدین صهبانی و این خانواده شیخ ابوبکر کساح  
آخر شود دس از سر سیم و آنچه باین پایه برستی رسیده فراوان خلافت است و بگذارش از صد تجاوز است  
و سید شرف الدین شهدی در تذکره خود نگاشته که چهار صد و چهل و چندین خدا شناس از بهادر الشورشاکتین  
را محمد دوم ملازمت نموده طلعت و ظلمات و فیض و فیروز می برگزیده بود آنچه بدل محمود نزدیک پای تحقیق  
رسید بخارش سپید اگر چه در سالهای که نسبت آن تصنیف نمودم بدرستی انجامیده در بعضی کمتر ازین  
و در برخی بیشتر ازین هم مسطور است و شیخ قوام الدین نیز مرید و خلیفه محمد و مهربانان است مقبره او در کهنه  
است و شیخ سازنگ در اوایل سال از امر بپادشاه سلطان شاه فیروز بود و بلده سازنگ بمرکز کار بلاد  
مشهور هندوستان است آباد کرده او است در آخر که جناب عنایت حق او را دریافت اول در خدمت  
شیخ قوام الدین افتاد و مرید شد و طریقه مشغل باطن و ذکر خفی از شیخ اخذ کرد بعد از آن عزیمت سفر حجاز کرد

مدتی دیگر در حلقه صحبت شیخ یوسف ایرجی درآمد و از شیخ استفادہ علوم طریقت نموده در آخر شیخ را جو قتل خرقہ و امانتہای دیگر را کازیران یافته بود جمله سابقہ طلب بجانہ شیخ سازنگ فرستاد شیخ آن را باز کرد و بپس بندگی شیخ باز دیگر پیش او فرستاد شیخ حسام بزرگی کہ در سلسلہ سہروردیہ بود شیخ را بر قبول آن ترغیب نمود بعد از آن شیخ آن را قبول کرد و شیخ مینا صاحب لایت دیا رکھنوت نام او شیخ محمد است از صفہ سبایہ تربیت و عنایت شیخ قوام الدین پرورش یافته مرید شیخ سازنگ گشت۔

**نقل است** کہ شیخ قوام الدین را پسری بود شیخ محمد نام او را شیخ مینا می گفتند و مینا در عت این دیار فلفلی است کہ در مقام تعلیم و محبت استعال کنند و این شیخ محمد مینا بن شیخ قوام الدین بسبب غلبہ شہوت پیش یکی از ملوک آن زمان رفتہ اختیار خدمت کرد چون ملوک آن زمان اکثر از مریدان پدرا و بودند تمنائی کہ از صحبت ایشان داشتند و امیدوارند و لیکن شیخ از سپردن اراض گردید و ایشان ہر چند در راستہ ضابطہ شیخ کوشیدند مگر ارضی نشد آخر خود است کہ بطن رجوع نماید و در باب شیخ افتد کہ از سرگناہ او در گذرد ہم بدین عنایت چون آمد غوغاے آمدنش کہ در میان مردم بود بسبب شیخ رسید شیخ فرمود بخوابم کہ آن بر خود از پیش من بید ہدایان روز او را مرضی عارض شد و از عالم برفت شیخ قطب نام درویش بود کہ بخدمت شیخ قوام الدین مخصوص بود او را فرمود ترا میخواہم کہ پسرے شود کہ او را محمد مینا نام باشد و بجائے فرزند من حکم نعم البدل داشتند چون شیخ مینا بوجود آمد لحاظ نظر عنایت و محبت شیخ گردیدہ بجائے فرزند تربیت یافت شیخ مینا حضور بود و مجبور از دنیا و در سلوک بسے ریاضت شاقہ کشیدہ دریافت حال تبدائی و انتہائی ایشان از لفظ خود و ایشان و تصانیف خود و شیخ سعدی تفصیل تمام ممکن است ماز حضرت شیخ مینا دیکھنوت شہوہ و معروف است۔ ہشتم زاہد مرید منسوب بخواجه بر الدین زاہد و در بعضے رسائل است کہ و اما زاہدیان پس ایشان ہم داخل جنیدیان اند و از شیخ فخر الدین زاہد زاہد نام یافت و قبر شیخ در میرٹھ است از لواحق دہلی انتہی پیش کتاب الحروف حق اینکہ زاہد از بر الدین زاہد است و ایشان مرید و خلیفہ فخر الدین زاہد اند و سے مرید شہاب الدین زاہد و سے صدر الدین سمرقندی و سے حضرت عبدالسلام و سے حضرت عبدالکریم

لے حضور بالفتح مرید یکبارہ و مریدی میل بر زن مذکورہ منتخب

وے حضرت قطب الدین عبد المجید وے خواجہ اسحق گادرفی وے حسین مروزی وے ابو محمد روم  
وے خلیفہ سید الطائفہ جنید بغدادی رحمہ اللہ تعالیٰ۔

انہم انصاریہ منسوب بشیخ عبدالانصاری کنیت ایشان ابو اسمحیل ست و نام پدر ایشان ابو منصور محمد  
الانصاری ست و لقب شیخ الاسلام و ہر جا کہ در تفحات شیخ الاسلام مذکور ست مراد از ایشانند مرید پدر خود اند  
و اصل ایشان از ہرات ست و از فرزندان ابو منصور ست انصاری ابن ابوالیوب انصاری اند کہ صاحب  
رحل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بودہ و ابو منصور در زمان خلافت حضرت عثمان با حنف بن قیس بنجر لسان  
آمدہ و ہرات ساکن شدند از بزرگان و محدثان و صاحب مقامات بلند و کرامات ارجمند و در زمانہ خود دیکھا  
بودہ اند ولادت ایشان روز جمعہ وقت غروب آفتاب دوم ماہ شعبان فصل بہار سنہ صد و نو و شش  
ہجری بود و وفات ایشان در نهم ربیع الآخر سال چار صد و ہشتاد و یک ہجری بودہ و مدت عمر ایشان  
ہشتاد و پنج سال و قبر در گادرا گاہ ہرات ست۔

و نهم صفویہ منسوب بشیخ صفی الدین اسحق اُردبیلی وی مرید و خلیفہ و دانا و شیخ زاہد ابراہیم گیلانی و  
سید جمال تبریزی وے شیخ الشیخ سہروردی وے شیخ رکن الدین سجاسی وے قطب الدین اہری  
وے از ابو نجیب سہروردی و این منتهی می شود تا جنید بغدادی۔

یا نہ و نهم عیدروس یہ منسوب بسید عبداللہ عبداللہ عیدروس و عیدروس در اصل عیدروس نام بودہ بحقیقہ  
و منشاء آداسمار شہر ست مشتق از عترتہ بمعنی اخذ بلحف و شدت آن لقب شیخ عبداللہ است ثم قیل  
عیدروس فجعلت التاء ادا و هوای لفظ عیدروس بعین المهملة فوجاء المثناء و  
بدلال المهملة فزاء مضموماً فواو ساکنۃ فبین مهملة کذا فی الاکتباہ و این عیدروس سید یک  
شعبہ سلسلہ مدنیہ ست عیدروس یہ بدین طور کہ سید عبداللہ عیدروس از عزم خود سید عبداللہ محضار کہ سید سکن  
حار و ملہ فتح ضابطہ آخر آن را و ملہ لقب کردہ شد محضار یہ سبب کتاب حاضری او وقت استفانہ و او را  
از والد خویش سید عبدالرحمن بن محمد اسحاق بسین مفتوحہ و قاف مشدودہ مفتوحہ آخر آن فالق کہ شدہ  
اسحاق بسبب مبالغہ در ستر حال خویش و او را از پدر خویش محمد بن علی مولی الدولہ یعنی صاحب شہر کہ



دادا از پدر خویش علی بن علوی دادا از پدر خویش علوی بن محمد دادا از پدر خویش نقیه المقدم الشریعی  
 در مقبره نخست او را زیارت می کنند بعد از آن سایر سادات ائمه را و مقدم گفته یعنی به مقدم الزیارة محمد  
 ابن علی دادا از شیخ ابی مدین مغربی مدین مفتوح سیم و سکون دال همله و فتح یا و آخر آن نون و البویدین الیه سلمه  
 دو کس سلسله رسیده یکی از شیخ عبد الصالح مغربی دوم شیخ عبد الرحمن مغربی و شیخ ابو مدین اخضر طریقه کرد  
 و خرقه پوشید از شیخ خود ابی ایمن الفتح تخانیه و عین همله و زلسه عجمه و دادا از شیخ علی بن حرزیم کبیر حاکم سکون  
 راه همله و کسر از عجمه آخر آن ضمیر جمع مذکر دادا از نقیه حافظه قاضی ابی بکر محمد بن عبد الصمد بن محمد المعاضری الهی  
 بابی بکر بن العربی الایلی الایلی معافری مفتوح سیم و عین همله و بعد الف فاء و کسوره بعد از آن رله همله  
 دادا از امام حجة الاسلام غزالی تحقیق این اسم از رساله تنویر الافق مؤلفه نقیه توان جست دادا از عبد الملک  
 دادا از والد خویش ابی محمد عبد الصمد بن یوسف الجویسی بضم جیم و فتح و او سکون تحتیه بعد آن نون بعد آن  
 یا که نسبتی است بسوی جبین که ناحیه السیت از نواحی نیشاپور دادا از شیخ ابی طالب المالکی مصنف تہ لقلب  
 دادا از محمد بن علی بن عطیة الحارثی مفتوح عین همله و کسره طاء همله و یا و مثناة تخانیه حارثی بجای دادا همله و تاء  
 مثناة و دادا از شیخ ابو بکر شبلی و دادا از ابوالقاسم جنید بغدادی الی آخر السلسله و ضبط کرده است اکثری  
 اسما بر همه این سلسله را شیخ عبد القادر العیدروس در نفحات القدوسیه فی الطریقه العیدروسیه و این  
 طبقه در عقائد مذہب اهل سنت دارند و در فقه مذہب شافعی و در سلوک آنچه در احیاء کورست و الداعی سلم  
 این قدر بوجہ ذرت این سلسله بیان کردم -

و او از دهم قلندر میمنسوب بشاه حیدر قلندر حسین قلندر بلخی و در مہند از سید خضر روی -  
 سیزدهم اوسیه منسوب بخیر السالطین قدوة الصوفیة فی التجرید و التفرید و سایر سیر سیم الرصیة  
 اولیس بن عامر و عمر القرنی الیمینی نزیل الکوفہ و قرنی بفتح قاف نسبت است بسوی سیکه از اجداد او مذہب قبیلہ  
 اهل بخی چنانکہ وہم کہ صاحب صحاح و تابع شد او را صاحب صحاح زیرا کہ منسوب بقبیلہ اکن بسکون را  
 است کمانہ علیہ العلماء قدیمات ابی المجاہد و غیرہ ایشان در زمان حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم بودہ اند  
 از دو سبب ملازمت میسر نشد یکی بسبب خدمت مادر پیرے کہ داشتند و دیگر بسبب کمال غلبہ محبت حال

ایشان شجرانی کرده مزد آن به نفقه خود و والد و خویش صرف می نمودند و بحسب موافقت آنحضرت که در جنگ  
 احد و ندان مبارک شهید شده بودند چون معلوم نبود که کدام ندان بودند و ندانهای خود را تمام شکسته بودند  
 چون پیغمبر صلی الله علیه و سلم وصیت کرده بودند که خرقه مبارک را بایس رسانیده بگویند که امت مرا و عا کند الیومین  
 عمرضا و ایام خلافت با امیرالمومنین علی مرتضی خرقه مبارک را بنزد او پیش برده درخواست عیادت  
 نمودند و گرفتن ایس قمری طریق را از پیغمبر صلی الله علیه و سلم بحسب اطن باتفاق اکابر ظاهرست و نزد بعضی  
 خود رسیدن آنحضرت ثابت چنانچه قشاشی گوید که وقد نقل عن اویس القرنی انه حضرم رسول الله  
 واقعة احد انه قال الله ما وطع ظهر رسول الله حتی و طی ظهري وما کسرت ربا عیة حتی کسرت  
 ربا عیة انتهى و این کلام هر چند که خالی از کلام نیست ولیکن اجتماع ایشان بعمرین خطایب الیومین  
 علی رضی الله تعالی عنهما چنانکه بالا گفته ام البته بر مقام خودست لا کلام فی سطلانی گوید که فی بعض الطرق  
 اتصال الخرقه باویس القرنی و هو اجتماع بعمر و علی رضی الله عنهما و هذه صحیحة لا مطعن فیها  
 انتهى و اما آنچه ملا علی قاری در موضوعات خود بعد نقل کلام تکلمین در خرقه می فرماید که قلت و کذا انشیة الخرقه  
 الی اویس و انه صلعم و صلی الخرقه لا اویس و ان عمرضا علی سلاها الیه و انها وصلت الیه منده  
 و هلم جرا فثبت و لو ذکره بعض المشائخ الکرام فالمدار علی طریقة الصحبة و متابعة الکتاب  
 و السنة و حیاة الهوی و مقاربة الهدی و العاقبة للتقوی انتهى و می گوید کاتب الحروف که این  
 قول ملا قاری غیر مسلم است زیرا که ذکر دامام ابو الفتح الطائوسی در رساله خود جمیع الفرق ارفع الخرقه که حضرت  
 صلی الله علیه و سلم وصیت فرمود هر دو خلیفتین خود امیرالمومنین عمر و علی رضی الله عنهما را بمقام اویس تبرک  
 بر عا و او تبلیغ سلام و خرقه داد که پوشانید اویس الی آخر قصه و نقل کرد این را قشاشی ثم الکروی  
 در روایت می کند محدث فارسی بسند جید سلسل و لیا و الله لا کمل که عمر رضی الله عنه پوشانید اویس را  
 خرقه که رسول الله در غزوات بحضور علی و علی پوشانید و در ا بعد از ان پوشانید و مصنفین ایشان هر دو  
 پوشیدند از نبی صلعم فکانه بعدا بها سها یا یا خرقه الاداة عنه صلعم استدلحی عنهما ان یلبسا  
 خرقه عنهما تبرک بالک شرا لیس المقتضی اخرا بالصفین خرقه الولاية لوصوله اقصی الغایة

خلاصه اینکه معنی خرقه مجرد پوشیدن نیست بلکه مقصود ازان ولایت و تصرف و تبرک است خود چنانچه ایت الیس  
از علی که اسما را انداخته و لیس و لیسون و غیر ازین که اخراج کرده اند از آنکه لیس و لیسون و غیر ازینها از حشمت  
ثابت است و کیفیت وفات ایشان در شوال النبوة چنین مسطور است که در آذربایجان که بغزارفته بود در حلت  
نمود صحاب وی خواستند که قبر بکنند پسنگه رسیدند که قبرش در آن کنده بودند و محمد هیا ساخته خواستند که  
کفن سازند در جامه دان او جامه ایافتند که دست بانه بی آدم نبود ویر ازان کفن ساخته در آن قبر دفن کردند  
و صاحب کشف المحجوب و تذکره الاولیاء چنین آورده اند که اویس نزد امیر المومنین علی رضی الله عنه آمد  
و بوقت ایشان در صفین حرب می کرد و شهید شد و تاریخ وفات ایشان بقول اول در سوم صلب سال  
بست بود و هجری و بقول ثانی سی و هفت هجری و امام عبدالعزیز یافعی در روض الیراحین هر دو قول را مکرر ساخته  
چهار و هفتم مداریه منسوب بحضرت بریل الدین مدارا ذکر ایشان نموده اند گذشته.

## تمام شد

خانواده ای ضروری دیگر نام سلاسل که درین بیان نیامده اند مجلا بایشانید که شیخ سلسله اول میر ابو العلاء کربابی و زین  
که مستفیض از روحانیت خواجگیه بود و شیخ سلسله جمید امام ابو محمد عبدالرحیم بن احمد بن محمد بن احمد بن  
محمد بن جعفر بن اسمعیل بن جعفر الذکی بن محمد بن الماسون بن حسن بن علی بن ابی طالب و شیخ سلسله سحبه  
الامام الفقیه العارف ابو سعید القیلوی من و کذا الامام الحسین الشهدی و همدان کورانی فی هجته الاسرار  
للوافظ السطوی فی امام سلسله رفاعة الفقیه احمد بن فاعی شافعی کاظمی حسینی است و رانده است نسبت  
را بسوی ابن فاضل القضاة جمال الدین ابوالمجادید یوسف التادنی الربعی الانصاری که بنی که انقضاء حقیقه  
فی قلاهد الجواهر فی مناقب الامام عبدالقادر و ابن خلکان گوید که این نسبت است بسوی مردی از عرب که  
او را رفاعة گویند و تابع شد این خلکان را شعرائی و بنی گوید احمد بن علی بن احمد بن یحیی بن حازم بن علی  
بن رفاعة و امام سلسله سید ابوالعباس احمد بن علی بن ابراهیم بن محمد بن ابی بکر المقدسی الشافعی  
البدوی است ذکر کرد حافظ ابن حجر و شعرائی در طبقات خویش گوید که و شهرت فی مصر و الشام و الحجاز

والین و المهند و الروم و المغرب لغنی عن تعریفه وفات ایشان دوازدهم ربیع الاول سنه ششصد و هفتاد و پنج هجری و امام سلسله علایه علامه الدین سمنانی ست حافظ ابن حجر در در الکامنه فی احوال اعیان المائۃ الثمانیه در ترجمه علامه الدوادکوی که تفقه و طلب الحدیث و ربیع فی العلم ختم تاب و اناب و دخل الخلوۃ و اخذ عنه صدر الدین بن جموی و سراج الدین القزوی و امام الدین علی بن مبارک البکری و ذکران مصنفات و تزیید علی ثلثه کذا فی مسالک الابرار للشیخ ابراهیم الکروی و امام سلسله اشاذ لیه حضرت نور الدین ابو الحسن علی ابن عبدالعزیز بن عبدالجبار الشریف احسن المغربی اشاذ فی ست و امام سلسله سیدانیه سید علی بن احمد بن سینی

### خاتمه در بیان نسبت و معانی الفاطمیکه و شستن آنها درین عجااله ضروری است

|   |  |
|---|--|
| <p>نخشب بلده بباد الزهر عرب و قبل لها نسف کذا فی طبقات بسکی و القاموس و مدینه العلوم و از انجا ابو تراب نخشی که وفات یافت در سنه خمس و اربعین و اکتین -</p> <p>ابن الجلاء مشدده و مقصوده از کبار صوفیه اند کذا فی القاموس -</p> <p>نیاجی منسوب بر بناج کبرفون و بای موحه و الف و جمیم قریه ایست در صحرائه بصره بقیعت راه که مخطئه -</p> <p>عقسی منسوب بر عین جمله و سکون نون و بعد آن سین جمله منسوب بر عین بن مالک که فی تاریخ ابن خلکان و اراغی نسبت ست بسوی اراقریه قریه ایست بقیعت و مشتق بجلال قیاس من سندش معلوم نیست -</p> | <p>تلمسانی منسوب بر تلمسان کبستر و دلام و سکون لمیم ملکیتی ست در عرب کذا فی القاموس -</p> <p>سجاس منسوب بر سجاسه بکسر بلده ایست در مغرب و منهاجی منسوب بر منهاج بکسر قومی ست در مغرب زاد او منهاج بکسر حمیری -</p> <p>طرابلسی منسوب بر طرابلس بلده ایست در مغرب -</p> <p>قریه و ان نیز بلده ایست در مغرب کذا فی القاموس و ستر بکسر ب شهر لیت -</p> <p>کوزبازی قریه ایست بباب مدینه نیشاپور در راه بخارا -</p> <p>قریه سین کبر قریه ایست نزدیک فیروز مرع کرمان شاهان کذا فی القاموس -</p> <p>احیم بکسر بلده ایست در مصر -</p> |
|---|--|

|   |   |
|---|---|
| <p>             آملی منسوب بآمل بلده است بطبرستان -<br/>             سرخس بفتح سین و راو بلده عظیم بخراسان است<br/>             راجه بزبان هندی شاه را گویند سید شاه اراج<br/>             می گفتند بطریق تعظیم بهما حظه آن که باسی کرلم ایشان<br/>             ریاست مانگ پوری داشتند -<br/>             اووه بفتح الف و او و سکون دال هندی که بهنام<br/>             بارو و اووه عظیمه از بلاد پورپ و به تشدید دال ممل<br/>             شهر در هند است -<br/>             سادات پنجاریه قبیله است از اولاد جعفر<br/>             ابن علی بن الرضا -<br/>             راجونا میست هندی مشتق از راج سبغه<br/>             بادشاهی -<br/>             قتال بسبب یا ضت نفس می گفتند -<br/>             چراغ و ملی لقب حضرت نصیر الدین است بسبب<br/>             آنکه ایشان صاحب ارشاد در ملی بودند -<br/>             قشیری نسبت به بنی قشیر بضم قاف و فتح شین<br/>             قبیله از عرب و تحقیق این آینه می آید -<br/>             و میا ط بکسر دال ممل و قیل بکسر دال معجم و سکون می<br/>             و تخفیف یا ربلده ایست در مصر -<br/>             کوران بضم کان عجمی قبیله ایست از اکراد -<br/>             برعش بضم با و موحده و سکون از ممل و ضم           </p> | <p>             جعفری منسوب بجعفر ابن سعد القشیری بضم سین<br/>             و نسبت جعفری ایضا -<br/>             برجلانی بضم قمر ایست بواسطه و برجلانی<br/>             محله در بغداد -<br/>             رو و بار بفتح ر و او و سکون و او و ذال معجمه و فتح<br/>             بار و موحده و در آخر آن را که ذال فی طبقات تاج الدین<br/>             اسبکی -<br/>             وفاق بمعنی آرد فروش و لقب شیخ ابوعلی است<br/>             زیرا که آرد فروش بود که ذال فی المنتخب -<br/>             وهره بفتح و او و در آخر آن ها نام جد یوسف بن<br/>             احسین که ذال فی تاریخ ابن خلکان -<br/>             بو و بخردی تیره ایست از قریه های همدان -<br/>             محاسبی بضم میم و فتح حای حلی و سین ممل و کور<br/>             بعد الف و بعد آن بار موحده که ذال فی تاریخ ابن خلکان<br/>             و سمائی گوید که ابو حارث محاسبی باین نسبت معروف<br/>             گردید زیرا که محاسب نفس خویش بود -<br/>             سماک بفتح سین ممل و میم مشدده بعد الف بفتح<br/>             این نسبت است بفرختن ماهی و شکار آن کذا<br/>             فی تاریخ ابن خلکان -<br/>             ختیش اسمی است بمعجمه و ذون و آخر آن شین معجمه<br/>             مصنف است و در جامع الاصول السین ممل آمده -           </p> |
|---|---|

غین معجمه شین معجمه -

عمومی بضم عین جمله دیم شده و سکون واو و تشدید  
یا رختانیه کذا قال ما عبد الغفور لاری و درین قول  
نظر است ظاهر تخفیف است مثل راهویه نام بزرگی  
است چنانکه بالا گذشت -

اشی شرح بفتح فاو را جمله جیم نام بزرگی است -  
و نجانی بفتح زام معجمه و سکون نون و فتح جیم  
و الف و نون کسوره و یا منسوب بزرخان کشته شریک  
خلدی نسبت بجمده بضم خا جمله به بغداد -

نهر جوری بفتح زان و سکون با و ضمه جیم سکون  
واو و کسر لای جمله دیار تختانیه و جوری جمله الیت نیشابور  
و بضم فتح و ا و دهی است باصفهان کذا فی المنتخب

سنوسی بواد میان سینین هشتین اول مضموم  
و ثانی کسره منسوب بسوس شهریت بمغرب  
یا شهریت سوس نام کم در وی قبر دانیال تغیر است  
طاوسی نسبت به طاؤس النابعی المشهور -

جورقان بضم جیم و سکون واو و را جمله فوار  
و نون و عرب جوربان بضم جیم و سکون واو و را جمله  
و بارجمیه صاحب مستقی الارب می نویسد که جورقان  
دهی است بهمدان و گردهی است از اگر دانهی -

خیموتی بکسر خا معجمه و سکون یا رختانیه فتح و او کسر

قاف شریکیت بخوارزم و از اینجا است شیخ نجم الدین کبری  
مراخی بغین معجمه و فتح میم نسبت به رانه شریکیت  
باز با الحان

قاروشت بوزن فاروق آخر آن مثلثه است  
قریه ایست در میان واسطه و بصره -

زوادی منسوب به زاده قبیله ایست که سکون  
آن اعمال افریقیه است کذا قال الیافعی -

و هرط بفتح واو و سکون با و آخر آن طار ممل  
دهی است نزدیک عدن -

اسروشنه بضم هزه و سکون سین جمله  
و ضم را و جمله و فتح شین معجمه و فتح نون معجمه بعد  
آن با ساکنه بلده ایست و را سمرقند از  
بلاد ماوراءالنهر -

هرباط کحرب بلده ایست بساحل هند -

بهمنسی بفتح با و موصده و نون و سین جمله منسوب  
بهمنسی بضم سر بلده ایست در مصر -

چمبرخان بضم جیم فارسی مضمومه و با و موصده  
مضمومه و را و جمله ساکنه و عین معجمه بلده ایست  
دو مرحله از بخ -

عزمیزان لفظ تعظیم است مثل شاه  
و میران و غیر آن -

چیز زده لقب صالح بن محمد الحافظ -

جرم قتی بفتح جیم و سکون را در همه نسبت دهی  
است بصفا -

لحمی منسوب بفتح لام و سکون خا و بعد آن  
سیم نام مالک بن عدی کذا قال ابن خلکان  
فی ترجمه الطبرانی -

خواص بالتشدید یعنی زنبیل باب و فرشت  
برگ خراکذا فی المنتخب و لقب ابراهیم بزرگیت  
و مشق کسرا و فتح سیم و کسر آن شهریت  
مشهور بنا کرده و مشاق بن کنعان نیز حضرت  
نوح علیه السلام -

عسقلان بفتح نام شهریت از شهرهای  
شام و دهی است بربخ -

هر روی منسوب بهرات که بلده ایست در خراسان  
و قریه ایست در فارس کذا فی القاموس -

فر بر کسره فار و فتح را و سکون بار و دهی است  
در بختارا -

نهر و اله بلده ایست در گجرات -

ساوچی منسوب بسا و دهی است در عراق عجم  
مروزی بفتح سیم و سکون او و فتح و او و زازاید  
منسوب بر و که شهریت بخراسان -

ترمه کسره تا و سیم بعد ذال شهریت بخراسان -

کروخ بفتح کاف و ضمه را و مخففه دهی است  
در نواحی بهرات -

همدان بفتح هاء و ذال شهریت از شهرهای  
عراق عجم بنا کرده همدان بن فلوچ بن سام  
ابن نوح و همدان معرب آن -

فرغانه نام شهریت مشهور از شهرهای ماوراءالنهر  
که از بلاد ترک است -

نیشاپور نام شهریت در خراسان -

اسفراین شهریت مشهور بخراسان از اکابر  
اسحاق ابو الفتح محمد بن الفضل الاسفراینی بود -

جاجرم نام ولایتی است از خراسان -

جرجان شهریت بزرگ مشهور از داری الملک  
است آباد -

بیهق شهریت نزدیک نیشاپور -

جام شهریت مشهور از خراسان -

خوافی بفتح شهریت به نیشاپور -

سناباد دهی است از دیهای طوس -

عربه بفتح نام جائی است در عراق و آن بوقت  
و امغان شهریت معروف در اقلیم چارم از  
ملک قستان -

|   |   |
|---|---|
| سهرورد شهریت نزدیک نجان نسبت نجان                   | از شهر برون بزند -                            |
| کنند شیخ شهاب الدین سهروردی را -                    | قزوین از بلاد عراق عجم است -                  |
| نهر وان و بیست میان واسط و بغداد -                  | نهادند بالضم شهریت قدیم و آن بلده از          |
| دماوند که بیست بلند از اعمال رے و از                | بنایاے قوچ است و نامش در اصل قوچ آوند         |
| کوهرهاے قدیم است -                                  | بود از کثرت استعمال نهادند شده -              |
| کاشان نام شهریت -                                   | ارمینیة شهریت مشهور که آتشکده دشت             |
| صفهان شهریت بزرگ مشهور -                            | در آنجا است -                                 |
| انطاکیه شهرے بزرگ است نزدیک روم                     | اندلس مملکتی است عظیم در جانب مغرب -          |
| که دور آن دوازده میل است مشتمل بر کوه               | سبزه شهریت در اندلس بر ساحل بحر -             |
| و نریاے بسیار -                                     | قونیة شهرے بزرگ بروم است و از آنجا است        |
| رحمصل شهرے مشهور است -                              | شیخ صدر الدین قونوی ۷۱ -                      |
| تبریز صاحب زبته القلوب گوید که از اقلیم چارم        | کاشغر باقاف دیندایست از بلاد شرقی             |
| است و زعم را تم قویم البلدان است که از اقلیم پنجم و | کذا فی اللباب ابن سعید گوید که کاشغر شهری خست |
| در یکی از کتب معتبره بنظر آمد که این از بیده خاقان  | بوسنج بالضم شهریت بهرات که الحال آن را        |
| سکوخه هارون رشید بنا ساخته و بعد از آن چندگاه       | نوشیخ گویند و معرب ایشانگ است و دویست بر تون  |
| بزرگ را منهدم شد متوکل عباسی به تجدید عمارت         | شکست و شوشو نیز گورستانی است به بغداد -       |
| آن بلده پرداخته -                                   | شناسش بهر دوشین شهریت با و را الهنر -         |
| اروپیل شهریت مسکن شیخ صفی الدین                     | شوش موضعی است و قلعه نزدیک مصل -              |
| اردبیلی و در بیرون آن سنگی است بوزن ثلث             | شهر زوز نام شهریت بنا کرده زوز بن ضیا که      |
| من تخمینا هرگاه اهل شهر محتاج باران می شدند         | و از اینجا است شمس الدین محمد شهروردی حنا     |
| از آن سنگ قطرات مطر در فیضان می نمودند              | تاریخ حکما -                                  |



عکسار به قبیله ایست -

حمیر بکسر و سکون میم و فتح یا قبیله ایست  
از قبائل سبا -

حیرمی بکسر و تشدید یا منسوب بحیره که محله  
ایست بنیشاپور -

ثوری بالفتح پدر قبیله ایست از بنی مضر که سفیان  
ثوری از انجاست و نام کوهی که شب هجرت آنحضرت  
علیه التحیه بغار آن کوه مخفی شدند و نیز کوهی است  
خرد بهرینه محاذی کوه احد و نام برجی از جهات آسمان  
شاذلی منسوب بشاذله دهی است به مغرب  
صاحب قاسوس می گوید که از انجاست حضرت  
شیخ ابوالحسن شاذلی -

باخرزی منسوب بباخرز دهی است از نوادی  
ایشان پور مشتمل بر دیه و مزارع و از انجاست  
شیخ سیف الدین باخرزی -

حافی لقب حضرت بشیر حافی از انجست گویند  
که روزی بطلب شمع نعل نزد کفش دوزی آمدند  
او گفت که کلفت شما زیاده از مردمان دیگر است  
پس همون وقت نعل انداخته قسم خوردند که اگر نعل  
نعل نخواهم پوشید از آن وقت ملقب  
به بشیر حافی شدند -

احرار بالفتح و هر دو را در جمله معنی آزرندگان جمع  
حراست بضم ح میانی آزار و لقب عبید الله نقشبندی  
و در حقیقت لقب ایشان خواجہ احراست چون اسم  
ایشان عبید الله را وقع گشت که معنی آن بنده کوچک  
خداست برای تدارک آن لقب بنجوا جہ احرا شدند  
بنور بالفتح موحده و تشدید نون بلده ایست از  
توابع سمرند که انی الانباه -

اسمعان بکسر سین ممله و سکون میم و عین مملو نام  
پدر خواجہ ابویوسف چشتی و بالفتح نیز آمده -  
نساج بالفتح و تشدید سین ممله و جیم معنی بافته  
جاسه و لقب حضرت خیر نساج

کیلو کهری نام دهی است قریب دہلی -  
بروی منسوب ببادیه و نیز نام منومی است -  
قیلوی منسوب بقبیله قلعه ایست بصنفا -  
تمشا و بفتح میم اول و سکون آخر اسم ایشان  
محمد شاد که غالباً بوجه کثرت استعمال تمشا گشته -  
قشیر بضم ق و فتح شین پدر قبیله ایست از هوازان  
هوازان قبیله ایست از بنی قیس -

صطی بکسر و فتح ط ممله و سکون خا و عجم  
و در آخر را در جمله نام شهر که قلعه فارس است  
بناکرده دارا بن داراب -

کچند بھی منسوب کچند و بکاف تازی و عجم فارسی مفتوح حقین دلائل ساکن دال جمله قصبه است  
بر لب دریائے گنگ چھا کر دہ از بگلرام کدانی ماکثر الکرام لمولانا غلام علی آزاد۔

سجاس بالکسر شریعت میان ہمدان و بہر۔

وصل باید دانست کہ احوال صوفیہ و افعال و اقوال و اطوار و آثار و رسوم و علوم و اقوام و متعارف و مکاتبات  
ایشان ہر سہ پر توئی از احوال و افعال و انبیاء و سلفین و صدیقین و صحابہ و خوارجین اند و علمائے اہل سنت  
در مذہب کتب رسائل دارند و بیچ امری از امور صوفیہ نیست کہ برائے اصیل صلی خبر و اثر نباشد ازین است  
کہ موسیٰ علیہ السلام یوم کلام یارب الانام چادری صوف و جبہ صوف و کاپڑ صوف و ازاری صوف و رشت  
و نیز چھیلی روح اللہ و خاتم ولایت مطلقہ صوف می پوشید این ابی شنبہ و احمد بن محمد از عبید بن مسیر  
روایت می کنند کہ عیسیٰ علیہ السلام لباس نشپین می پوشید و برگ درختان می خورد و در ہر جا کہ شب می شد  
می خفت و از طعام عشانہی برداشت برای صبح می فرمود کہ رزق ہر روز ہر روزی آید و روایت کرد احمد  
و ابن عساکر از نجاشی کہ گفت بود عیسیٰ علیہ السلام کہ می پوشید جامہ نشپین و می خورد برگ درختان و ذخیرہ  
نمی ساخت رزق امروزہ را برای فردا ہر جا کہ شب می آمد شب با ش می شد و فرزند می داشت کہ بموت  
آن خیال برداشتن غم بودی و نہ خانہ کہ بخمال خرابی آن سرگردان می شد و ابی شنبہ از ابن مسیب  
و او از مردی روایت می کنند کہ پرسیدند حواریان از عیسیٰ علیہ السلام کہ چمی خوری فرمودند کہ نان جوین  
گفتند چمی پوشی فرمودند کہ بر سر پیرہن چمی گستازی فرمودند زین گفتند این ہمہ سخت تر از فرمود  
عیسیٰ کہ ہرگز نخور ہمید یافت لکوت سموات و اابسخر اوجید کہ بدین را بر لہات و احوال عطا را از رزق  
روایت می کنند کہ رسید مر آنکہ عیسیٰ علیہ السلام فرمود ای گروہ حواریان بخورین نان جوین نبات زمین  
و ما خالص را و باز دارید خود را از نان گندی زیرا کہ شمار اطاعت ما دے شکر آن نیست بدانید کہ حلاوت  
و نیاطحی آخرت است و طحی دنیا حلاوت و آخرت و همچنین ابن عساکر از انس بن مالک صحید بن ہلال  
و طحاوی بسند جید از ابن مسعود روایت کرد کہ گفت بود ندانیا علیہم السلام کہ می پوشیدند صوف و رشت  
کہ حاکم و بیہقی در شعب الایمان کہ بودند انبیاء و عہدہ می داشتند کہ لباس صوف و رشت را و حدیث بسند انبی

صلی الله علیه و سلم المرقم چنانکه روایت کرد ابو الشیخ در کتاب اخلاق ابنی و ابن عساکر زابی ابویوسف  
 و نیز پوشیدن آنحضرت جبه صوف را چنانکه روایت کرد ترمذی و حاکم و بیهقی فی الزیاده و ابن ماجه و حاکم و  
 بیهقی از عباد و حدیث کان یلبس الصوف چنانکه روایت کرد حاکم و بیهقی از ابی موسی بن عساکر از  
 ابی ایوب و ابن طاہر و سہروردی از انس خود ثابت است در روایت کرد و کعب و ابن ابی شیبہ بن صحیحین  
 از ابی ذر غف که فرمود آنحضرت این افضل است از لاریض بروی که برد اخلاق او حله است و شیخین  
 روایت کرده اند که بود بر آنحضرت صلی الله علیه و سلم مرقع که پوشید و راوی فرمود که من بنده ام می پوشم  
 لباس بندگان را و روایت کرد ابو داود و که فرمود آنحضرت صلی الله علیه و سلم هر که ترک کند پوشیدن لباس  
 عده را با وجود قدرت خواهد پوشانید و را حق سبحانه جلالت و روایت کرد ابن ابی شیبہ که فرمود  
 آنحضرت صلی الله علیه و سلم البذاذۃ من الایمان و احمد بسند ثقات و حاکم و بیهقی از معاذ بن جبل بیان  
 آورده که فرمود آنحضرت ای معاذ دور دار خود را از تو انگری زیرا که بندگان حق تو انگر نموده اند و مروی است  
 از عائشہ رضی الله عنہا که فرمودند آسوده شد آنحضرت صلی الله علیه و سلم از آن جوین دور و ز پیغم تا وفات منجاری  
 و ترمذی روایت می کند از ابی ہریرہ کہ بیرون رفت آنحضرت از دنیا و آسوده شد از آن جوین و ابن  
 ابی شیبہ از عائشہ روایت می کند کہ فرموده بودیم با کہ گاهی یک ماہ کامل خواه نصف ماہ نمی آمد آنکس بر  
 چراغ و غیرہ در خانه تا و نیز عمر بن الخطاب گوید کہ آمد نزد آنحضرت و دیدم کہ خفته بود بر بوریائی نے پس  
 نشست و دیدم کہ بر آنحضرت سوائے از اریچہ نیست و دغا بہرہ و پیلوی او از آن بوریاست پس  
 بگریست حضرت عمر رضو و فرمود آنحضرت چرا می گری ای عمر گفت ای نبی اللہ می گریم از نشانه های پہلو  
 تو کسری و قیصر در تنم و لذت داند و تو نبی خدائی و درین حال بتلائی فرمود آیا راضی نیستی در آنیک باشد  
 برای ما آخرت و برای او شان دنیا و حدیث کان لاید خورشیا لغد و حدیث کن فی الدنیا  
 کانک غریب ادعا بر سبیل و حدیث کان یصلی حتی یتورم قدماہ و امثال اینها از احادیث  
 صحیحہ صریح مستند اند کتب سنت از آثار الہدیت نبوت و صحابہ و تابعین و اتباع او شان پس  
 ل بمعنی تواضع و لباس کردن ۱۲ منتهی لارباب

حضرت حسین بصری گوید کہ ہفتاد کس از دیربان را یافتیم کہ بود لباس ایشان صوف و نیز معلوم بود کہ نفر آنحضرت  
 نبود اضطرابی بلکہ اختیاری مروست از ابی امامہ کہ فرمود آنحضرت عرض کرد برے من حق سجائہ کہ بگرداند  
 بطحائے مکہ را از زر گفتم لایارب و لیکن میخواستیم کہ سیر شوم روئے و گر سنہ مانم روئے پس ہر گاہ کہ سنہ شوم  
 تضرع کنم سوئے تو یا و کنم ترا ہر گاہ آسودہ شوم شکر کنم ترا و حمد گویم ترا و حمد خائفانہ صوفیہ از صفہ مصطفیٰ  
 است اما ترک کسب و تنج اسباب توکل پس نصوص درین بارہ بالخصوص بسیار اند کہ کتاب سنت چنانکہ  
 احمد و ابن ماجہ بروایت عمر درین باب حدیث آورده و ترک کسب نکاح و لباس صوف و مرقع لازم  
 تصوف نیست بلکہ علیست بقضای حال محل ہر گاہ کہ فعل مقتضی شد کہ در ہر گاہ کہ مقتضی ترک شد ترک کرد پس صوفیہ  
 چیزی ترک نکردہ اند نصوص بلکہ عمل کردند بہر امر بالخصوص و چنانکہ ائمہ قدیماء و حدیثا درین مطلب  
 تصانیف دارند مثل ابن مبارک و وکیع و امام احمد و حارث محاسب و ابو نعیم و ہجوین کتب پیش محدثین  
 معروف اند بکتب زہد و رقائق پس معلوم شد کہ آنچه بعضی نوشته اند کہ صوم صوفیہ ہم تصوف مستلزمات  
 آن در زمانہ صحابہ و تابعین نبود این قول بجای خود نیست کما لا یخفی علی من تتبع ذل لعلمہ

**وصل** یادداشت کہ سند جدید برے بیعت صوفیہ حدیث شداد و عباده بن الصامت است کہ ترجمہ  
 کردہ اند برے آن محدثین باب البیعت علی التمسک بحبل التقوی و ذکر کردہ اند جمیع اقسام بیعت را علیحدہ  
 فلیداجم کتبہم و چنانکہ ستفیض است از آنحضرت بیعت بر ہجرت و جہاد و غیرہ همچنین جماعت  
 باسانید صحیحہ روایت کردہ کہ بیعت گرفت آنحضرت جماعتی را از فقرا و ہاجرین بزرگ سوال چنانچہ ہر جا  
 کہ یکی را از ایشان سوطی از دست می افتاد او خود را اسپ فرو داده می گرفت و از دیگری نمی خواست و شک  
 نیست کہ ہر گاہ از آنحضرت فعلی صادر گردید بسبیل عبادت و واقع شد استہام ایشان او پس لامحالہ آن  
 فعل سنت فی الدین خواہد بود باقی اندامین امر کہ آنحضرت خلیفۃ اللہ فی الارض و عالم بآنزل اللہ من  
 القرآن و حکمتہ و علم و مزی است خود بنوع پس آنچه کرد آنحضرت بر جہت خلافت آن امر خلفائے او را  
 سنت است و آنچه کرد برے تعلیم و ترک کئیہ آن امر سنت است بر عداے راسخین پس بیعت مقتدا صوفیہ  
 داخل بیعت اقامت ارکان اسلام خواہد بود و آنچه گویند کہ این قسم بیعت درانمانہ در خلوت بود و در خلوت

مثل آنچه در حدیث شد او عبادۀ آئینۀ که در زمان حضرت جنید این بیعت علامت ظاهر شد ای تحقیق  
 این از کلام حضرت مرشدی و قشاشی در سبط المجید فی شان البیعة والدکرة و تلقین و سدا سل اهل التوحید  
 توان دید اینجا بضرورتی بر این قدر اختصار رفت و اما در باب از اجاکم المومنات بحساری آورده که  
 حدثنی اسحق قال حدثنی یعقوب بن ابراهیم قال حدثنی ابن اخی بن شهاب عن عمه  
 قال اخبرنی عروة ان عائشة زوجة النبی اخبرته ان رسول الله کان یمتحن من  
 و اجرا لیه من المومنات بهذه الایة یا ایها النبی الی قوله غفور الرحیم قال عروة  
 قالت عائشة فن اقربها الشریط من المومنات قال لها صلی الله علیه وسلم قد یاعتک  
 کلاما و لا والله ما مست یدها ید امرأة قط فی المیا یة ما یا یعهن الا بقوله قد  
 یا یعنک علی ذلک و قد قاسی این حدیث آنکه محل بیعت از غیر زنان است بود یعنی بیعت بحال  
 از دست چنانکه نهادن دست را بر دست از عثمان رضی الله عنه و نیز بخاری در باب بیعت النساء گوید  
 حدثنا محمود بن خالد بن عبد المزیق اننا مع معمر بن الزهری عن عروة عن عائشة قالت کان النبی  
 الی یأیم النساء بالکلام بهذه الایة لا یشرک بالله شیئا قالت و ما مست ید  
 رسول الله ید امرأة الا امرأة بملکها و حافظ بن محمد و فتح الباری در حدیث عائشة  
 می نویسند که قسم بر سبب آنکه خبر است و بود عائشة که اشاره کرد بدین دو سرائح که آمازام عطیه قشاشی  
 گوید که همین خلاصه در قریب روایات است که احتمال تعدد دست گاهی فقط بالقول بود و گاهی به صافه  
 بخیال و ثوب و گاهی بواسطه فرو بردن دست در آب پس قول عائشة صحیح شد یعنی تسود آن حضرت دست  
 زنی را بلا حامل و بقدر الاختصار و البسط یطلب من شرح فخر الحسن بن ابی سعید صغیر پس احمد بخاری  
 درین باب از ابی عقیل خبر بن معید و او از جندیش علی بن هشام روایت می کند که برد او را و او را  
 بنت حمید بسوی رسول الله گفت رسول الله صغیر را و او فرمود خضرت که این صغیر است یعنی احکا که بخیال غرضی خوانند  
 بجا آوردی شان مثل بجا آوردی ایشان نمی تواند شد و مسح فرمود سر او و او عا خاند برای او الحی ریش  
 و قال حافظ بن محمد فی فتح الباری فی باب بیعت الصغیر ای هل شرع ام لا قال

ابن المنیر القیمة موهبة والحديث یزیل ایضا ما فهو ذال علی عدم انعقاد البیعة  
الصغیر ویمنی در عمدة القاری ذکر می کند ولم ینذکر الحكم علی عادتہ غالباً اما اکتفاء بما بین  
فی حدیث الباب واما محل الخلاف فیه فقال جماعة من العلماء البیعة لا تلزم الا  
من یلزمه عقود الاسلام کما من البالغین وقال بعض العلماء انها تلزم الا صاغر بمبايعة  
ابائهم وقد بائع عبد الله بن الزبیر ومات رسول الله وهو ابن ثمان سنین انتهى فتاوی  
گویند که ظاهر امر ادا این ست که صغیر چون کسیریت نمی تواند کرد زیرا که با و آن امر کرده خواهد شد که لائق است  
از محصلات نوع اتصال و مسح سر نیز نوعی از اتصال حسّی ست که لائق بحال صغیرست مثل مصافحه که  
لائق بحال کسیر پس این همه مقبول خواهد شد که قبوله الاجازة والروایة و موید اینست آنچه طبرانی در معجم  
آورده که حدثنا علی بن عبد الله بن یزید حدثنا الزبیر حدثنا احمد بن سلمان عن عبد العزيز  
بن الدار و ردی عن جعفر بن محمد عن ابيه ان النبی صلی الله علیه و سلم بائع الحسن بن الحسین  
وعبد الله بن عباس و عبد الله بن جعفر و هو صغار لم یعقلوا و لم یبلغوا انتهى پس این  
قول دلیل صحت بیعت صغیرست و کافی ست برای اتصال الستة و حصول البرکة فی طریق الله علم

## وصول فضائل ذکر

در شام الا تقیاد مردم ست که شیخ عثمان مغربی در رساله خود نوشته که قال الله تعالی و اذ کو و الله ذکره کثیرا  
و در حدیث ست که فرمود آنحضرت سیر کنید پیشوای مفردان گفته شد که مفردان که امام هستند فرمود آن  
کسانی که خوش و خرم بگذرند هستند تا که نهادند که از ایشان گناهان ایشان را پس اروی شوند در قیامت  
سبکبار در ترجمه تفسیری است که بر تپیل علیه السلام از آنحضرت گفت که حق سبحانه هیچ استی را ندارد انچه امت  
ترداد آنحضرت پارسید که چسبیت گفت فاقم که و فی اذ که که و ذکر را نو اندست یکی آنکه هرگز اذ که الله موبد  
دل و جان مستولی شود و دولت موافقت و مجالست حق رونمایید که انا جلیس من ذکره دیگران  
چون ذکر تحقیقت ذکر رسد در حالت ذکر ازین دستان او حلاوت شیرین تر از شهد پیدا شود دیگران چون

ذکر از ذکر است که خاصه دل است بذکر روح که هست رسد از هستی خود نیست شود و این از اهل فنا گویند  
که ویرای هیچ حرکت و سکون نفسانی و جسمانی مانند هم برانی شود گویا در بانیین سر این معنی است باز  
بجالتی رسد که سیری در دلش پیدا آید که بقایا بدان سر غیب بود درین مقام خطاب از حق شنود و ذکر  
بر سه نوع است تقلیدی و معنوی و حقیقی تقلیدی آنکه عوام بی تلقین شیخ کامل برگزیند و زبانی یعنی  
کلمه طیب گویند و معنوی که از قسم خواص باشد آن هم است که دل گوید و از شیخ کامل و مکمل تلقین  
گرفته باشد سوم ذکر حقیقی و آن هم هست که روح گوید و این قسم خاص انخاص بود و در بعضی چهار  
نوع است و متیغاب این بحث از مرصاد العباد چشم توان داشت و در شرط ذکر شیخ حاد در رساله اصول  
الوصول می گوید که ذکر باید که در وضو و غسل احتیاط نماید بعد ذکر گوید اگر ذکر بی طهارت ظاهر و باطن  
گوید از حتمت خود یاد کرده و بر سر و شرط دیگر شیخ عثمان مغربی می نویسد که در حالت ذکر از خلاق و حشمت و از  
خود نفرت جوید بانی تحقیق تلقین و غیر آن متعلقه ذکر از دیگر کتب دیدنی است.

**وصل** باید دانست که در ذوق این باطن بمصدق آیه که می کشد طیبه اصلها ثابت و فرعها  
فی السماء چنانکه درخت ایمان را که اصل او در دل مومن است و عمار بجانب اعلیٰ علیین و ثواب در برین  
بدو وصل تخمین اهل ارادت را بشجره ارادت دخول در زمره ارادتمندان باید که اصل او در قلب مرید  
و فروع او در آسمان عقیدت او باشد و از ثمرات آن هر دم برخوردار بوده باشد و بنا بر این است که بزرگان  
فرموده اند که بر مریدان لازم است که اسامی مشایخ از شیخ خود گرفته تا حضرت رسالت پناه صلی الله علیه  
و سلم یاد گیرند که از ضروریات طالب این راه است چه بر شاغل واجب است که بهنگام ذکر و مراقبه  
بیر باخاطر آورده اشتغال بآن نماید اگر حضور بر حلال نشود ابتدا بر پیر باخاطر آورده اگر حضور نیاید بر پیر  
و اگر از او هم حضور نیاید بر پیر بر پیر تا حضرت رسول صلی الله علیه و سلم و نیز یاد هر کدام از این بزرگان  
که حضور در دست هدايت از ذکر از وی کند بصورت هر مومن را مقصود داشته بعد استعانت از وی شغول  
بدارند چنانکه حضرت میر سید علی سجادی در رساله انواریه تصریح بآن فرموده پس اگر بر اسامی مشایخ خویش  
اطلاع نداشته باشد و یا آنها آشنائی پیدا کرده چرا که ادنی رتبه آشنائی با این بزرگان معرفت آشنائی

اسامی ایشان است و چون آشنائی بذات مقدسه ایشان حاصل نموده حضور اینها هنگام ذکر و استغاثت  
از ایشان در آن زمان چگونه صورت بند پس بنا بر این تحقیق باجماع متأخرین از مشایخ پیر اضر و دست  
که میدان را شجره آن سلسله که در او مرید کرده بدو تالیف آشنائی با اسامی شان آشنائی بمسمیات آنها  
حاصل آید که انتقال بمسمی از اسم حاصل می گردد و لهذا در ذکر حق تعالی نیز اولاً اشتغال بهم وی تبارک و  
تقدس است و بعد حصول آشنائی تام با اسم انتقال بمسمی است که ذات مقدس حق است و چون در قیام و سواط  
انک بودنبی شجره اسامی شیوخ یاد می مانند و اعطای آن بر میدان ضروری نمی دانستند و متأخرین  
بسبب کثرت و سواط اعطای شجره ضروری دانستند تا حفظ اسامی شیوخ بر میدان آسان گردد و سواط  
فاصله تفصیلی شان نیز در اینجا که در فاصله اجالی بی شجره هم می توان خواند و مؤید این مطلب است آنچه  
صاحب معدن المعانی در باب سبت و دوم در ذکر شجره پیران فرموده که شجره پیران یاد باید گرفت بعد از غسل  
باید خواند که در آن برکات بیشتر است و اگر کسی را همی پیش آید دینی یا دنیوی وضو کند و دو رکعت نماز بخواند  
و شجره مشایخ خویش بخواند و ایشان شفیق روحی تعالی هم آن کفایت رساند ان شاء الله تعالی بعضی از  
محققان فرموده اند که در صورت کثرت و سواط برکات بیشتر است چه از ثقات شیوخ مروی است که سلسله  
کسی که بوساطه اکثره تا سید کائنات صلی الله علیه و سلم منتهی شود افضل است از سلسله آنکس که بوساطه قلیل تا  
آنجا برسد چرا که از دو سه چراغ چندان روشنی نمی شود که از ده چراغ حاصل می آید و نیز از ثقات مروی  
است که اگر از یک چراغ چراغ روشن کنند و از ده چراغ دیگر روشن سازند همچنین تا صد اکمل پیش  
آخذ نور از چراغ اخیر یا خذ نور از چراغ اول برابر است زیرا که همان نور چراغ اول بعینه در چراغ اخیر  
حاصل است چنانچه کلام مولانا جلال الدین رومی قدس سره در مثنوی مؤید این بیان است من اراد  
الاطلاع فلیطلب منه وطریق نوشتن شجره را حضرت شیخ عبد القدوس گنگووی قدس سره چنین نوشته که اگر چه برکات  
دیگر فرموده اند که پیر باید که در نوشتن شجره ابتدا از نام حضرت سالت پناه صلی الله علیه و سلم کرده تا نام  
خود برساند و لیکن پیران ما فرموده اند اولی اینست که پیر باید در نوشتن شجره برای مرید ابتدا از نام  
خود کرده درجه بدرجه تا بحضرت سید کائنات علیه الصلوٰه والسلام برساند تا استغاثت و استدعا از جناب



حضرت نبوت بوسیله وسائط باشد که رعایت ادب المانع است و در قبول نیز اثر عظیم دارد چنانچه عارف  
 شیرازی قدس سره فرموده **در مسیر و وزیر سلطان را + بے وسلیت مگرد پیر امن**  
 و همچنین معمول خاندان فقیر کاتب الحروف بوده است که ابتدا از نام خود می کنند زیرا که رعایت ترقی هم  
 درین است کما لا یخفی و کسیکه ذوق ادراک معانی داشته باشد از آنکه کریمه و اذکا اسود بک ایضا  
 استنباط با و کردن شجره پیران و اعطای آن بمریدان می توان نمود چه معنی آیه کریمه آنست که یاد کن آن  
 محمد صلی الله علیه و سلم نام پاک پروردگار خود را اگر چه مخاطب باین خطاب اصالة آنحضرت علیه السلام است  
 لیکن بطریق تبعیت تمامه است درین خطاب اخل است و امور بزرگرب خود چون پیر آنحضرت علیه السلام  
 کننده وی علیه السلام ذات پاک پروردگار است پس لازم بر آنحضرت ذکر و یاد نام وی تعالی است فقط و  
 بموجب همین آیه کریمه بر هر فردی از افراد امت ذکر نام مربی وی لازم می گردد و چون ذکر نام مربی خود  
 بر هر شخص از اشخاص امت لازم شد ذکر نام مربی مربی ایضا سلسل تا بحضرت سالت صلی الله علیه  
 و سلم لازم گشت چه مربی مربی مربی است کما لا یخفی پس ب صفت مشبه باشد یعنی تربیت و پرورش  
 کننده و شامل بود همه مریدان را و کسیکه برگرفته است پرورش کننده وی در سبکی امور سپرد است  
 بتوجه باطنی خویش و حق تعالی بوساطت پیر او مراکس را فیض ظاهری و باطنی میرساند و تربیت طلب  
 و باطن وی می کند اگر چه آن مرید را ازین امر خبر نباشد۔

**وصل** باید دانست که نهادن شجره در قبر مرید مضائقه ندارد چنانچه ذوات شیوخ باذن خدا تعالی  
 شان و رسول وی صلی الله علیه و سلم شفیع ایشان در قبر و حشر اندا ساسی آنها هم شفیع ایشان گردند و  
 در قبر الفاظ و اسما مکتوبه ظروف معانی اند کما قال المولوی المعنوی قدس سره **مصرع**  
 حرف ظن اند و در معنی جواب و قیله اسما شیوخ که بمنزله ظروف سمیات اند با قابلیت ولالت  
 بر معانی و سمیات در اینجا موجود باشند سمیات ایشان که از روح شیوخ اند البته متوجه بر شفاعت  
 مریدان و ساعی در رفع عذاب آنها خواهند بود خصوصاً که مریدان بواسطه حضور شجرات شیوخ خود را یاد  
 کنند از اینجا است که بعضی از شیوخ متاخرین وضع شجرات در قبر مریدان تجویزی نمایند گویند که جانب

جانب بالیقین میت که شرف ارادت تشریف یافته است بالائی سرودی طاقی گنبد شجره و کلاه نهند که برکت  
 آن نجات مراد را حاصل آید یا کلاه را در ستاری که بر سر وی گذارند در پیچ آن بر سینه اگر دستار بر بندند بخود  
 وضع شجره در قبر بایستد که میزند و مرده باشد فعل این دو حضرت صاحب جلیل القدر مستندی سازند یکی آنکه در کتاب  
 فصل الخطاب از حضرت عبداللہ بن عباس منقول است که وقتیکه شهر را بن در زمان خلافت حضرت عمر بن  
 الخطاب فتح کردید حضرت عمر رضی اللہ عنہ در مسجد نبوی فرش چرمی گسترانیده مال غنیمت جمع کرد و دادا حضرت  
 امام حسن رضی اللہ عنہ آمده فرمودند که ای امیر المؤمنین نصیب که خداوند تعالی مقرر ساخته است عطا فرماید  
 حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرمود که بالدکاة و الکدامة و یک هزار درم نذر نمود و بعد از آن امام حسین علیه السلام  
 تشریف آوردند او شان را هم حضرت عمر رضی اللہ عنہ یک هزار درم نذر کرد و بعد از آن حضرت عبداللہ بن عمر  
 رضی اللہ عنہ آمد او شان را با صد درم عطا فرمود حضرت ابن عمر عرض کرد که یا امیر المؤمنین من جوان بودم  
 و در حضور رسول خدا اصلی اللہ علیہ وسلم جاوی کردم و حسنین صغیرین بودند که در کوهی بای می کردند  
 او شان را یک هزار درم عطا فرمود و در این صد امیر المؤمنین فرمود ای پسر تو نیز فضیلت مثل حسنین  
 حاصل کن پس ترا هم درم چر که پدر شان علی مرتضی و مادر شان فاطمه زهرا و جد شان رسول خدا اصلی اللہ علیہ  
 وسلم و جدّه خدیجہ کبری و عم جعفر طیار و عمه امانی و خال ابراهیم بن رسول اللہ و خاله رقیه و ام کلثوم و دختران  
 پیغمبر خدا اصلی اللہ علیہ وسلم هستند پس ابن عمر ساکت شد و این خبر بحضرت علی مرتضی رسید فرمود که من هم  
 از آنحضرت شنیده ام که عمر چراغ اهل جنت هستند این خبر بحضرت عمر رضی اللہ عنہ رسید او شان یا طائفه  
 مسلمانان بر دروازه حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ رفتہ رسیدند که شنیدند اید که رسول خدا اصلی اللہ علیہ وسلم  
 مرا چراغ اهل جنت فرموده حضرت امیر فرمودند که بے این حدیث از رسول اللہ شنیده ام حضرت عمر رضی اللہ عنہ  
 فرمود که این حدیث را از دست خود نوشته دیدم حضرت امیر نوشت بسم الله الرحمن الرحيم هذا ما ضمن  
 علی بن ابی طالب لعمر بن الخطاب عن رسول الله عن جبرئیل عن الله تبارک و تعالی  
 ان عمر بن الخطاب سراج اهل الجنة حضرت عمر رضی اللہ عنہ این نوشته را گرفتند و با و افزودند  
 گفت وقتیکه بزم بعد غسل و تکفین من این کاغذ را در کفن من نهید تا که بذریعہ آن از جناب باری ملاقاتی شوم

پس ازین مقام سکنای شجره نهادن بدست حضرات صوفیه آمد و دیگر نقل حضرت علی کرم الله وجهه در حین حیات  
 آنحضرت خبر فوت شخصی آوردند و گفتند که محتاج توبه و دعاست آنحضرت این بیت بر پرچم نوشته دادند که بر  
 سینه آن میت بگزارید **و قد كنت على لکدير بغیر زاد** من الحسنات والقليل لیسلم  
 فحمل الزاد اقبه کل شیء اذا کان الوفود الی الکدیر **دار کتب فقه هم سندی نزد می گویند**  
 که صاحب نوامد اسماعیلیه در کتاب خود نوشته بسم الله الرحمن الرحیم الحمد لله الذي صدق  
 تا آخر بنویسد و بامیت در گور نهاد که بر کت آن نجات از درگاه حق و رفعت درجات می گردد و هم او نوشته که اگر  
 کسی بر کفن میت این دو هم باری تعالی بنویسد آن میت در گور نرزد و او را عذاب نباشد و سوال منکر نکیر  
 بر او آسان گردد و چهل در پیچ از بهشت در گور او کشایند بفرمان خداوند جل سلطان و آن دو اسم نیست یا اکرم  
 العفو والعدا انت الذی صلا کل شیء عدله یا کدیر و در درخت نار است که نوشتن **کفرین عید نامه**  
 و بر چوبه او بسط را جایز است و نیز از علماء متأخرین نوشتن **الم نشره لك** مع بسط بر صدر میت آمده  
 و همچنین است در کفایت شعبی و نیز در آن آورده است که مرده در حالت مرض موت پسر خود را وصیت کرد  
 که چون من بمیرم غسل داده شوم باید که بر پیشانی و سینه من بسم الله بنویسی پس همچنان کرد و بعد نقل پدر او را  
 در خواب دیده پرسید که حال چیست گفت آن زمان که مراد گور نهاده و مالک عذاب در آمد بر پیشانی و  
 سینه من نوشته دیدند بجز و دیدن باز گشتند و گفتند انت مامون من العذاب ببرکة التسمية و این  
 چنین است در فتاوی سراج المنیر نقلاً عن الکثر و امثال این شود بسیار اندکجا گویم و گفته اند که وقتی که  
 وضع ادعیه و امثال آن در قبر میت موجب نجات وی می شود و وضع شجره و کلاه نیز همین اثره خواهد بخشید که آنهم  
 بمنزله دعاست و مستعمل نام خدا و رسول و شیوخ و چون رجوع بر شیخ و استمداد از آنها موجب رفع عذاب قبر میگردد  
 اگر نقوش اسامی شان و یاد داشت آنها واسطه رفع عذاب قبر عینی گردد و بعد نیست خصوصاً که عذاب  
 گفته برای عفو مجرمان بهانه جو باشد ازین چه بهانه بهتر خواهد بود که کسی بر قوسل خود و جناب شیوخ مسلسل  
 تا بسید کائنات و دشتا بد که شجره و کلاه باشند همراه خود برد که در شریعت و گواه برای اثبات دعای کفایت از  
**له** نفهم بر کرم به نوشته از کرم هادول سالم این دن نوشته بدترین چیز است و فیکه باشند رفتن بر کرم ۱۱

و این بهانه جوئیست که صاحب نفحات در او اکل آن می نویسد در خبرست از پیغمبر صلی الله علیه و سلم که در قیامت  
 بنده نامید مانده باشد از مفلسی کرد او خود حق سبحانه تعالی گویند بنده من ظلمان انشدند او ظلمان محلی شناختی  
 و ظلمان عارف را می شناختی گویدی شناختم فرمان شود برو که ترا بوی بخشیدم چنانکه در سبب تالیف ساله  
 به آن گذشت و نیز در نفحات در احوال خواجہ بہا الدین نوشته که آنحضرت می فرمودند که از شیخ ابوسعید البخیری پرسیدند  
 که در پیش جنازه شما کدام آیت بخوانیم فرمود آیت خواندن کاری بزرگست این بیت خوانید **سید**  
 چیست ازین خوب تر در همه آفاق کار دوست رسد نزد دوست یار رسد نزد یار  
 پس حضرت ایشان فرمودند که در پیش جنازه ما بخوانید **سید** مفلسانیم آمده در کوس تو  
 شنیدند از جلال تو محافل است بوضع شجره در قبر میچند و قتی که خواندن ابیات برای طلب  
 ترقی در تجلیات ذات و رویت جمال اسرار و صفات در پیش جنازه جائز باشد و وضع شجره و کلاه نیز در قبر هم  
 جائز باشد و بیان این در لفظ و مخدوم شیخ حمزه کشمیری نیز مفصل مذکور است اگر کسی خواهد آنجا بنگرد و بعضی مشایخ  
 چنانکه اعطاء شجره و کلاه برید جائز نمایند از نهاده آن نیز در قبر عده ندانند از جهت احتمال تلوث اسم خدا و  
 رسول بچراگیت و مجوزان وضع آنها در قبرست جواب می دهند که ادعیه و شجرات را طوطی بالین میت  
 یا لاله سرافاتی کندیده به نهند و درین صورت احتمال تلوث منفی است آری کلی حذب بامالیم  
 فوجون و کل وجهه هو و لیسها و خاتمة المحدثین حضرت مولانا شاه عبدالعزیز صاحب جواب  
 سائلی رقم می فرماید که شجره در قبر نهادن معمول بزرگانست لیکن این را دو طریقست اول اینکه بر سینه  
 مرده در درون کفن یا بالاله آن بگذارند این طریق را فقها منع می کنند و می گویند که از بدن مرده خون نمی  
 سیلان می کند و موجب سوسه آید با سوسه بزرگان می شود و طریق دوم اینکه جانب سر مرده اندرون  
 قبر طاقی بگذارند و در آن کاغذ شجره را نهند.

وصل جان ذکر خرقه در بعضی مولفات فقیر کاظم الحروف گفته است بنابر آن تذکرش چندان ضرورتی نیست  
 طی کش از آن مناسب میدانم و مسئله خلافت را عجلأ اینجا ذکر می کنم باید دانست که شیخ محمد اگر ختمی  
 صابری در مناہج السالکین گوید مخفی نماید که خلافت مشایخ که درین الامرج است بر مذهب نوعست

بعضی از آن مقبول و بعضی غیر مقبول چنانچه ذکر کرده می آید این فائده بر طالبان این فن روشن گردد  
احصائۀ آجازه آجاء وراثتکما تکلیفاً اولیاً

احصائۀ آنکه کاتب امام الهی کی را خلیفه خویش گیرد و جانشین خود گرداند چنانچه صاحب سیرالاولیاء  
می نویسد که وقتی حضرت فریدالدین گنجشک خواسته بود که مریدی را خلافت داده صاحب ولایت هندوستان  
گرداند در سیرالاولیاء در اندک بدار که نظام باو نمی رسید در راه راست نمایان این خلافت اوست بدو  
دهی چون حضرت سلطان المشائخ در رسید شیخ او را امام الهی خلیفه خود کرده صاحب ولایت هندوستان  
گردانید و در حق او مرتبه ها نموده اکثر اوقات در خلا و لا یفرمود که من بایا نظام را در ظاهر خلیفه گرفته ام اما بطن  
وی خلیفه باری تعالی است و نائب محمد مصطفی صلی الله علیه و سلم و این نوع خلافت اصفیاء و اصفیاء  
خلافت الهی نیز گویند.

آجازه آنکه شیخ مریدی را خواه وارث باشد یا بیگانه قابل کار دیمه برضا و رغبت خود خلیفه گیر و چنانچه رسم  
جمهور مشائخ است این نوع خلافت را ارضاء نیز نامند.

آجاء آنکه شیخ ازین عالم نقل کرد و کسی را خلیفه گرفت قوم و قبیلۀ دارش و مریدی را بخلاف می چویند  
نمایند چنانچه رسم عام است این خلافت نزد مشائخ روان نیست این نوع خلافت را افتراقی نیز گویند چرا که  
اهل اجماع بر خلافت وارث مذکور اگر بر تبه ارشاد و استخلاف رسیده اند اجازت یکی از ایشان کافی است  
حاجت اجماع نیست و اگر بر تبه مذکور رسیده اند اجازت و خلافت ناقصان چه نفع بخشد اگر کسی گوید که  
خلافت حضرت صدیق اکبر و خلفای راشدین نیز پیش اهل سنت و جماعت باجماع است ثابت شد  
پس باید که این نوع خلافت از خلافت های دیگر جایز تر و بهتر باشد که در خیر القرون مسلم الثبوت آمده گویم  
خلافت باطنی که تکمیل ناقصان بآن باریسته است و خلفای اربعه را در حضور حضرت صلی الله علیه و سلم  
باجازت خاصه آنحضرت حاصل گشته بود این خلافت بدون اجازت شیخ حاصل نمی گردد و از جمیع  
ثابت نمی شود و خلافتیکه بعد انتقال حضرت سید المرسلین ازین دار فانی بعالم جاودانی بخلاف می آنحضرت  
باجماع مسلم گشته خلافت ظاهریه بود که بآن ترویج احکام شریعت و انتظام مصالح معاش و معاد عباد کنند

الحق این خلافت باجماع ثقات ثابت می شود پس از امت آنحضرت بعضی خلیفه و نائب باطن می علیهم السلام است که ترویج طریقت و یحسان و تعلیم شریعت و یلبسان می کنند چه مروج طریقت است و ترویج احکام شریعت لازم است و آن عکس و برعکس خلیفه ظاهر و نیست که متوجه ترویج شریعت اصلاح مصلح عباد باشد فقط اینها ملوک و سلاطین و امرا و حکام باشند اگر امضا بر امور معاش و معاد بصواب دید علماء و فقهای دین کنند والا خلیفه نباشند بلکه حاکم و جابر بودند و خلفای اربعه رضی الله عنهم خلفای ظاهر و باطن آنحضرت صلی الله علیه و سلم اند که در هر دو خلافت جمع کرده اند ایشان نائبان علی الاطلاق و جامعان جمیع کمالات الایات مطلقه و مقیده باطنیه و ولایت مطلقه و مقیده ظاهریه اند به نیابت کلیه که مثل شان دیگری بود انبیا علیهم الصلوٰه و السلام پیدا شده قافم.

و راشیه آنکه شیخ ازین جهان درگذشت و خلیفه را بجای خود گذشت و در ثانی که نمایان این امر بود بر سجاده نشست و خود را خلیفه گرفت این نوع خلافت امتیاز منطور نداشته اند و اگر حیا ناگاشی شیخ او را در باطن امر فایده را بداند که نزد صوفیه امر باطن جائز است و لیکن چون اسناد این خلافت ظاهر منقطع است و باطن را از شیخ مجاز گشته خلافت انقطاعی باشد و چندان فائده نرساند.

حکما آنکه بزرگ وفات یافت اما وی خلیفه نشست و از ثانی او بایک دیگر منقشه برپا کردند پادشاه وقت و ائمه را لائق کار دانسته بخلاف ممتاز نمود این نوع خلافت بر حکم اطیعوا الله و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم جاری نمی نمایند بشرطیکه والی امر صاحب نسبت باطن و لائق تکمیل ناقصان باشد اگر چه در ظاهر سلطنت و پادشاهی داشته باشد و اگر والی امر نسبت باطن ندارد اجازت وی هیچ نیست.

تکلیف آنکه میری از میری تکلیف سفارش یا حمایت دیگری یا تکلیف مزاحمت خود خلافت او را با این خلافت روا نباشد و هم برخورداری در آن نیست لیکن عدم جواز این خلافت علی الاطلاق نیست چرا که اگر مرید لائق تکمیل دیگران شده است بهر طوریکه خلافت بگیرد سزاوارست با همچنین کس اگر خلافت ندید کم توجه نیست و اگر لیاقت مذکوره ندارد و هر چه که خلافت باشد چندان معتد به نبوده و بعضی از محققان این قوم گفته اند که اصل در خلافت اینست که مرید و متقی تر کسی و تصفیه رنج حجب موهوم کرده مدراج کمال

مظهره الهیبت تکمیل دیگران پیدا کند و فانی بفساد اتم شود و عند الله متحق خلافت می گردد پس بایضا و جلیل سلطان  
 خلیفه خود و نائب نبی خویش بر واسطه دیگری میگرداند و طالب بعد وصول باین مقام خلیفه متحق تقاضا می شود  
 محتاج به خلافت هیچ کی نمی باشد و پیش از وصول بمقام مذکور اگر بر خلافت دین خلیفه نشود و لهذا حضرت  
 رسالت پناه صلی الله علیه و سلم هیچکس را از اصحاب کرام بحضور خود خلافت نداده و هیچ خلافت نداده و هیچکس  
 این جاعل فی الارض خلیفه کار خداوند است جل سلطان هر کرا لائق خواهد دید بخلافت شرف خواهد ست  
 پس خلافت خلفاء اربعه ترتیب معروف داده خداست کی را بعد دیگرے رتبتا ترتیب حصول  
 استحقاق خلافت پس باطل شد قول کسی که قائل فیض جلی است بر خلافت حضرت متضی علی کرم الله وجهه  
 چه متحق بخلافت از جانب حق بعد حضرت رسالت پناه صلی الله علیه و سلم امیر المومنین حضرت صدیق اکبر است  
 و بعد از آن حضرت عمر رضی الله عنه و بعد از آن حضرت عثمان رضی الله عنه و بعد حضرت علی کرم الله وجهه  
 پس اگر و در حق جلی متحقق بودی استخلاف من الله هم موافق آن شدی و اول خلیفه حضرت علی کرم الله وجهه  
 بودی حضرت صدیق اکبر که خبر خبر صادق احتمال کذب ارد و چون چنین نشد معلوم گشت که قول فیض  
 جلی باطل و افترا محض است از جهت آنکه خداوند جل سلطان عادل است ظالم نیست که وضع شیء دیگر محمل  
 آن کند پس وضع خلافت که از وی سبحانه به ترتیب مذکور واقع شد عدل محض است بر تقدیر قول نص  
 جلی لازم می آید نسبت ظلم بجانب حق تعالی الله عما یقول الظالمون علوا کبیرا اما محققین این را با صوفیه  
 متفق اند بر آنکه در خلیفه و جہت می باشد جہت ولایت و تصرف که جہت باطن است و باین جہت نائب  
 و خلیفه حق است و جہت متابعت و ارشاد که جہت ظاہر است و باین جہت خلیفه حضرت سید کائنات  
 صلی الله علیه و سلم پس جہتین مذکورین ارکان و دعائم قصر خلافت اند که بر یکے ازین هر دو به و ن نگری قائم  
 نماند چه جہت ولایت جہت فانی است و جہت متابعت جہت بقاء است و خلافت بدون حصول  
 صفت فنا و بقاء در خلیفه چه طور صورت بندد و بفقدان یکی از اینها در خلیفه نقصان در ذات وی پیدا  
 آید چه اگر بظاہر حضرت سید کائنات صلی الله علیه و سلم دریا بندگان شرف صحبت می علیه اسلام  
 مجاز نگردد و سلسله اجازت از وی ظاهر منقطع الانساب بود و این نقصان صریح است بلکه کل خلافت

نامعتبر و نامنظور باشد که انفراد یک کس خلافت که اجازت ظاهری است موجب انفاراکل خلافت است  
که خلافت مرکب از دو کس است که عبارت از اجازت ظاهر و باطن است و همچنین است حکم نائب نبی صلی  
علیه سلم و نائب نایب می الی یومنا که بی اجازت شیخ هر وقتیکه نائب نبی است مرید وی ارشاد مریدان  
و مرید گرفتن شان درست نیاید و چون خلافت انتظامیه خلفائے اربعه رضی الله عنهم باجماع امت ثابت  
شده و ثبوت حجیت اجماع بحديث حضرت سالت پناه است پس ثبوت خلافت خلفا بترتیب معلوم  
باعتلاف آنحضرت باشد که آنها را بهمان ترتیب و مقرر است که آنحضرت خلافت ارشاد و تکمیل ناقصان  
خلفائے خود را در حین حیات خویش عطا فرموده بود.

**اویس** آنکه شخصی از روح بزرگ که ازین عالم نقل کرد تربیت خلافت گیرد این نوع خلافت را  
بعضی بزرگان مانتقم کرده داشته اند لیکن این خلافت چون در ظاهر شیخ مرتب نیست و منقطع الاستاد  
بحسب ظاهر پس چندان معتبر نباشد انتهی و معتبر نیست خلافت آنکه گوید من در خواب خلافت یافته ام  
خادم شیخ سعد خیر آبادی در شرح رساله گوید که بعضی بودند و میسند که ثبوت خلافت در حالت خواب  
کردند که پیرین مراد در حالت خواب خلافت داده و معلوم است که خواب حکمی از احکام شرع ثابت نشود و ثبوت  
خلافت که تعلق بحیات دارد چگونه بود و جائز است خرقه خلافت بکسی که وی را بحدود شیخ کی از خادمان  
مقبول شیخ پویند و گوید که تو نیز خلیفه شیخ هستی و شیخ بدان راضی بود و گوید از زبان خود آن وقت بیچ  
نگوید چنانکه الیاس خواجہ اقبال خاوم خرقه حضرت سلطان المشائخ را به مولانا یوسف چنانکه در سیر الاولیا  
مردم است و نیز جائز است اجازت پیش از بلوغ مجازیه نهایت مرتبه کمال چنانکه در مکتوب صد و نهم از جمله  
اول مکتوبات حضرت شیخ احمد مجد الدلت ثانی سرسندی که بمیر محمد نعمان صد و ریافته واقع شد که مشائخ  
طریقت پیش از تمامی بعضی مریدان را اجازت تعلیم طریقت داده اند چنانچه حضرت خواجہ نقشبند قدس سره  
مولانا یعقوب چرخي و در رساله مبدء و مجاد فرموده که گاه باشد که کمالی ناقص الاجازت تعلیم طریقت می دهد  
و در ضمن اجتماع مریدان کار آن ناقص تمام میرساند انتهی اما درین صورت بهتر آنست که در اجازت نامر  
و یاد لفظ اجازت قید صلاح و تقوی و دیگر ثمرات شیخی که منظور و محتاج الیه باشد افزای چنانکه از بعضی



بزرگان لعل آمده و شیخ خلافت را بدو قسم دیگر تقسیم کرده اند صغری و کبری صغری آنکه پیر مجاهده و ریاست  
 مریدیه بنا بر حسن ظن بخلایقش نواز و کبری آنکه بر دل شیخ کرات و مراتب الهام حق باعطای خلافت یکی  
 را از مریدان ظهور یاب چنانکه اکثر آن خطره از دل رفع نماید ترفع نشود و این خلافت کبری است شاه محمدی  
 قادری المعروف بشاه خوب الله که آبادی در کلمات متولفه گوید که اجازت عام است خلافت خاص نفی  
 خاص نفی عام نمی کند اجازت پیش از بلوغ مجازیه نهایت مرتبه کمال نیز مجوز است و در اجازت کمال  
 اہلیت تربیت مشروط نباشد بلکه هر مقداری که کمال داشته خواهد بود همان مقدار تربیت طالبان خواهد کرد  
 و در خلافت نیابت قائم مقامی مستخلف شرط است یعنی انچه از شیخ مقتدا تواند شد از خلیفه نیز تواند بوقوع آمد  
 و نسبت خلیفه بر مستخلف از میان سایر اصحاب بحد نسبت انسان بحق باشد جل جلاله از میان سایر مخلوقات  
 پس چون شیخ کامل و مکمل و اصل و اصل یکی از اصحاب خود را در درجه خویش می بیند او را اجازت خود می گیرد  
 و اگر باجازت الکفای نماید و غالباً این قسم کسیکه شایستگی خلافت در او شود متعدد نمی باشد حضرت شاه فضل  
 الله آبادی میفرمود که سخن اکابر طریقت است که آسمان را یک آفتاب پیر را یک مرید و استاد را یک  
 شاگرد باشد و فرق میان مجاز و ماذون آنست که مجاز بمنزله مقلد است و ماذون بر تبت مجتهد و چنانکه میرزا  
 بلوچ بدرجه اجتهاد در ظاهر شرائط است وصول بر تبت حلیه اذن نیز در باطن شرائط دارد حضرت مرشدی  
 در اسناد الشیخ می فرماید که ادنی شرائط اجازت استقامت بر شریعت است بعد از حصول حجت صحیح  
 و وصول تصحیح عقیده بهنجیکه تساهل و تکاسل در اتیان احکام شریعت طریقت صورت نمند  
 و اعلا آن تخلیق باخلاق شیخ است هما المکن و همین است مقصود شیخ محی الدین ابن العربی در فیض آدمی  
 که ومن شرط الخلیفة ان یکون علی صورة المستخلف و آداب خلافت اینست که هر شیخ که بکس  
 خلافت اذن خواهد باید که عام و خاص را خبر کرده جمع سازد و بچند وجاعت مردمان خلایق و غمایت کند  
 تا خلافت و شیخ اذنا بت مستقیم شود غرض شرط در استحقاق شیخی و خلافت ادا جماع اصحاب طریقت  
 در باب حقیقت می باید که لا جماع حجة و لقوله علیه السلام لا یجتمع امتی علی الضلالة زیرا که  
 اگر کسی در خلافت و شیخی او انکار نماید و صاحب ارباب عهد اختلاف کنند آن اجتماع نباشد و جماع

شرط اعظم و کس اوقتی یکی از آداب شرع است پس آن خلافت خلافت نباشد و هایت کردن او بر بندگان  
خدا ضلالت نبوده و خلافت نامزد به اهل بدین مضمون که متوکل باشی و آوای و دینی قبول کنی بزراعت عبادت  
مشغول نشوی و به تعیین آنکس چیزی نستانی و بر در ملک و سلاطین بی طلب نروی و هر چه از غیب رسد  
آن را ذخیره کنی و بندگان خدا را بسوی حق ارشاد نمائی و نیز او را علم سجاده تعلیم کنی تا سر او را سجاده شود و  
خادم خود را وصیت کند که بعد وفات من و زسوم این کس را با خلعت شیخی خلافت حضور جماعت مسلمانان  
و علمای مشایخ پیارد و گوید که خدمت شیخ این را خلافت داده است و بجای خود نصب کرده تا بندگان حق  
را بر جاده شرع و طریقت دعوت کند زیاد اگر خواهی در کتاب مستطاب شرائط الوسائط المظفر کن.

**وصل** باید دانست که خرقه که از صاحب سماع در حال جدافتد استعمال آن او را درست آید و آن خرقه بر دو  
نوع بود صحیح و غیره اما حکم خرقه صحیح اگر مرد و اجدد القاء و اعطای آن تخصیص قوال بود دیگری را با و مشارکت  
و مساهمت نباشد اگر آن تخصیص او نبود و شخصی متمیز و متمثل الامرا حاضر باشد حسب اجتهاد خود اگر مصلحت  
بین بقوال دهد و اگر او دیگر کسی را بر و مجال اعتراض نه چه تصرفات او همه از سر خیرت  
و بصیرت بود و اگر حاضران مجلس سماع همه احوال باشند و شخصی حاضر خرقه بقوال باشد چه محرک باعث  
و جد که سبب القاء خرقه باشد قول او بود و من قتل قتلا فله سلبه و بعضی گفته اند که خرقه از ان جمیع  
بود چه باعث و جد نه مجرد قول قوال بود بلکه سبب آن مجموع قول او و برکت جمع بود و مستند قول این طائفه  
قیاس بر قضیه واقع بر دست که جوانان لشکر اسلام در قتال با اعدا سارعت نمودند باید که غنیمت  
همه ایشان ابو چون ظفر یافتند خواستند که جمعی غنیمت خود بر او زیندیران گفتند که ناظرا لکم و داء لکم  
فلاتنهبوا بالغنائم و ننا و نزاع پیدا کرد رجوع بحضرت سالت صلی الله علیه و سلم کردند تا جی منزل  
شد که یسافونک عن الانفال قل الانفال لله و الرسول پس رسول الله صلی الله علیه و سلم  
غنیمت امیان ایشان بسویت قسمت کرد و طائفه گفته اند اگر قوال را جماعت بود با جمیع ساهم  
والا در نصیب داخل نبود و بعضی گفته اند اگر او را با جرت گرفته باشند نهند و الا مشارک جمع باشد و اگر  
کسی را از مجاهدان خدای در میان آورد و حاضران بدان راضی نباشند و او بود که هر کس با سر خرقه خود و او آن

فالبقوال مهند و اگر کسی در القاء خرقة نیت داشته باشد و نخواهد که دیگر یاره با سر خرقة رود و خرقة او را بقوال مهند  
و اما حکم خرقة مبرقة که صاحب مبدآن را از سر غلبه حال سلب اختیار بر خود خرقة کند آنست که بر حاضران مجلس  
سماع جنباً او غیر جنس قسمت کنند و هر یک را نصیب بدهند لکن الفیقه لمن شهد الواقعة و شرط درست  
غیر جنس آنست که در حق این طائفه حسن ظن دارد و تبرک خرقة ایشان را معتقد بود و اگر کسی در حال  
قسمت حاضر شود و در وقت سماع حاضر نبوده باشد او را نیز نصیب بدهند قال الله سبحانه و تعالی اذا حضر  
القسمه اولوا القربى و اللقاصی و المساکین فادزقوهم من ههنا و اگر خبر آنها که انداخته باشد بعضی  
صحیح باشد و بعضی مبرقه اگر شیخ حاضر بود و محبت بند خرقة صحیح را را و بود که تبعیت مبرقه تفریق کند و بر  
حاضران بنقسم گرداند هیچ کس را بر و اعتراض نرسد.

**حکایت** ست کتبی میان فقها و صوفیان در دعوتی اندر نیشاپور اتفاق اجتماع افتاد و شیخ فقها  
ابو محمد جوینی بود و شیخ صوفیان ابوالقاسم قشیری صوفی در سماع از غلبه وجد القاء خرقة کرد چون صوفیان  
از سماع فارغ شدند آن خرقة را تقسیم کردند ابو محمد جوینی شش به بعضی فقها کرد و آهسته گفت هذا السراف  
و اضاعة المال ابوالقاسم قشیری این سخن بشنید و هیچ نگفت تا قسمت تمام شد و خادم را بخواه  
و گفت بنگر تا درین مجمع سجاده طبع که دار آن را حاضر کن چون حاضر کرد و شخص را از اهل خیرت بصارت  
بخواند و گفت این سجاده را در مالایه چند بخزند گفت بدینا که گفت چون یک پاره بودی بچند پاره پدید  
گفت نیم وینا را نگاه رو به محمد جوینی کرد و گفت هذا الایسی اضاعة المال و اصل  
در تفریق خرقة و قسمت آن بر حاضران حدیثیست مستند از انس بن مالک رضی الله عنه که گفت  
کنا عند رسول الله صلی الله علیه و سلم اذا نزل علیه جبرئیل علیه السلام فقال  
یا رسول الله ان فقراء امتک یدخلون الجنة قبل الاغنیاء بنصف الیوم و هو  
خمس مائة عام ففرح رسول الله صلی الله علیه و سلم و قال افیکم من ینشدنا  
فقال بدوی نعم یا رسول الله صلی الله علیه و سلم فقال هات فانشد البدوی

|                        |                       |
|------------------------|-----------------------|
| قد لسعت حبة الهوى كبدي | فلا طبيب لها ولا سراق |
|------------------------|-----------------------|

لا الحبيب الذي شغفت به فانه رقيبتي وتربيتي

فتواجد رسول الله صلى الله عليه وسلم تواجد الاصحاب معه حتى سقط رداة عن منكبيه فلما فرغوا دأوى كل واحد الى مكانه فقال معاوية ابن ابي سفيان ما احسن لعبيكم يا رسول الله فقال له يا معاوية ليس بكريم من لم يهتز عند سماع

ذكر الحبيب ثم سمر وادعه صلى الله عليه وسلم بين حاضريهم

باربعماثة قطعتة ودر صحت اين حديث خلاف کرده اند اگر صحت تام تحقق

شود متصوفان را در توجيه صحت سماع الحسان وحرکت و تمزيق ثياب

و قسمت آن بر حاضران بهترين متمم کے بود و الله اعلم فقط

الشاعر سعادتي ابيات هزار چنين لطفم کرده

بگزيديا عشقت بگرے کباب مارا + طبيب می شناسد

نه فسونگرے دوارا + مگر آن حبيب دلکش که

ر بوده دل لا دستم + بفسونگرے در آید

بکند علاج مارا + ۱۲

## الایضاح فی تمة الانتصاح

بسم الله الرحمن الرحيم

حمد بیحد مرخداى را ز با که طرز اندیشه آفریده اوست در تن لفظ جان میده اوست  
 پشت معنی قوی ز پهلویش خامه را فریبی ز بازویش رشحات کرش تازگی بخش  
 قلوب انبیاست و نفحات نیش مفرح صد و را و لیا - و در و نامحدود حضرتی راسته که  
 تن از نور بالوده سرچشمه لے همچو متاب در چشمه تمنای دیرینه کردگار  
 بوسے ایزد از خوش امیدار ذات پاکش موجب تخلیق عالم کرد و صفاتش باعث تکمیل آدم  
 و برآل اصحاب می که اقتدای شان عروج معارج ولایت است و اقتفای آنان سلوک نایب کرامت  
 اللهم صل وسلم علیه و آله و اصحابه اجمعین و علی سائر اتباعه و اولیاء امته هداة  
 طریق الحق و هدی معالم الدین بعد ازین می گوید فقیر سرای تقصیر احقر حلیب حیدر که این  
 کتاب مستطاب انتصاح عن ذکر اهل الصلاح مصنفه و مؤلفه جناب عرفان باب صدر نشین چارباغ  
 عز و تمکین آرکیه آرائی و ساده شریعت و دین تحقیق کوشه گیران قناعت شامبار بلند پرواز امج  
 ولایت مرشدی و استادى سیدی و سدی مرآت جمال خالق کبر و لانا حافظ شاه علی انوار قلند  
 روح السد و روح الاطهر و افاض علینا فیوضاته فی الحضر و السفر که حالات بزرگان سلاسل این  
 خاندان عالی یعنی قادریه و قلندریه و حشمتیه و سهروردیه و فردوسیة و طلیقوریة و مداریه و نقشبندیة و صیقلیه  
 فرحت افزا و بقیة الیت سرتانما هر حرفش خاصیت مفرح القلوبی و هر شرطش تزکیه نفسی و دعوت میکند

الحی که چنین تلفوظ مجمل مفصل نام موصوف بصفات متذکره بالا از نظر حاضر گذشتن نخستین نبوت متبوعین  
 بود که لغو اختتام مسوده تصنیف هنوز نوبت نمیشد که دلش بر سیده بود که جناب خاتمه عزیر حسین صاحب مغفور  
 کاکوروی که یک از اعره قریب حضرت مولف بودند عزم انطباعش کرده در مدت قلیله بقالب طبع درآورده و  
 بخش چشم نظار گریان کردند اما از سوراخ اتفاق یعنی تحیل و عدم تصحیح کاپی و قلت معائنه پُر و کربا باعث مشاغل  
 تجارت و غیره حافظ صاحب موصوف را روداد اغلاط کثیره در آن اه یافت و علاوه اغلاط مذکوره اکثر حالات  
 بهم در تحریر کاپی از مسوده اصلی در اندراج فرو گذشت شد که وقوع آن حضرت مولف را چنان باعث قلق  
 و خجالت خاطر گردید که اکثر بر زبان و دشنام می رفت که این کتاب بوجه متذکره بالا بسیار غلط طبع شد معائنه  
 آن خود را از امری بدیدند تعالی چنان فرصت عطا فرماید که این احسب خواہش بصحت رسام چنانچه  
 اولاً مقدمه این کتاب مع یک و حال از دست مبارک صحیح فرموده بودند دیگر باز بوجه عیدم فرصتی که از کثرت  
 مشاغل نشد و ارشاد که معموله خاندانی بود نوبت تصحیح زاندازان نیامد و سال قبل از وصال خویش روی  
 بر پیل تذکره بجانب حقیر که یک از خدمت حضار بارگاه هایلش بود متوجه شد و فرمودند که تو اگر خدمت تحریر این  
 رساله بپذیری خود گیری باین را در مدت قلیله بصحت رسام عرض کردم که بجان دل حاضر هرگاه ارشاد عالی شود  
 کم همت بمیان جان بسته شرف تحریرش فرما گیرم لیکن بوجه دیگر موافق و عدالت و غیره تکمیلش نوبت بر سید  
 و داعیه دلی از قوت فعل نیانجامید تا آنکه از دست و تنم ماه شوال سنه یک هزار و صد و نوبت سہم جری  
 آغاز مرض الوصال گردید و بتاریخ بستم ماه محرم الحرام سنه یک هزار و صد و نوبت چهارم جری این جهان فانی  
 را پدید و کرده وصال محبوب حقیقی پسندید و کوه غم و الم بر میان چنان انداختند که دلها پاش پاش و قلوب  
 پُر از حسرت و یاس گشتند کمونات لی همه در دل ماند و مقاصد دینی سرانجام یافت افسوس مصروع  
 ای بسا آرزو که خاک شده ہمدیرین حسرت و یاس ماه جمادی الآخر سنه یک هزار و صد و نوبت  
 و پنج جری روی که دل بخت نارسا گلہ بر نیکی کار و بخت با یام ناسر آشکوه یوفانی روزگار داشت  
 بسینہ اندوه گنجینه چنان ریختند که غم و از گونی بخت و ناسازگاری وقت بخور و شرف خدمت متصل  
 پرواز تانیض صحبت اہل صلاح بدست آید و کشود کار بسته و نماید اگر چه عدم استطاعتی و بی بضاعتی

خود از سرای علم فضل ظاهر است اما این همه محض سرفرازی و عنایت بغایت است که بنده را قابل این کار دانستند  
و سعادت تصحیح کتاب مذکور بخشیدند همانا این بنده نوازی و پرستش پنهانی را باعث از یاد عنایت خداوندی  
و گرمی هنگامه ذوق خدمت عالی آن جناب متعالی دانستم و کرمیت بسبب مترجم و مستعد تصحیح کتاب موصوف شدم  
چونکه علاوه اغلاط کتابت در بعضی بیانات که بروی طبع سابق اختصار مخمل هم واقع شده بود انداختی المقدور  
آن همه را دفع ساختم و بهره سعادت ازین کار برداشتم تا که آن اختصار مخمل فهم مطالب شود و به چنان اطنائاً  
محل گردد که ماطمین را قلع و ملائع بخاطر راه یابد یا بجمله به توجیه روح مبارکش در تئ اندک اوصاف سرچشم  
فراغت یافتیم و بپاس گذاری فرجام کارش دل زبان را نشاخوان بنده پروری ساختم خدا کند که این  
همه مقبول روح پر فتوح حضرت ایشان گردد و بر حال پریشانم که سراپا آلوده گناه است نگاهی افکند از من و در پناه  
مسکین حسن می گوید یکی وقت عشاق تو خوش گریه من از ایشان نیم در کار ایشان کن مرا  
چونکه این کتاب مشتمل بود بر بیان سلاسل عالیّه خاندانی که ضرورت اقتضا که قدس از حالات سراپا کمالات  
جناب الداجه حضرت مؤلف که بعد وفات شان نام نامی و هم گرامی او شان خود حضرت موصوف برج شهباز  
فرموده بودند و نیز حالات بعضی بزرگان دیگر که از خدمت شان اجازت سلاسل سبعه درین خاندان ایشان  
رسیده مثل حضرت شاه عبدالعزیز قلندر برادرزاده و خلیفه حضرت شاه عبدالرحمن قلندر لاهور پوری و حضرت  
شاه خدا بخش قلندر خلعت صف و خلیفه سیدی حضرت شاه باسط علی قلندر ال آبادی و حضرت شاه علی ظفر  
قلندر خلعت و خلیفه حضرت شاه مسعود علی قلندر ال آبادی و حضرت خواجہ حسن المودودی لفظی آبادی ثم الکنوی  
و نیز حضرت مؤلف سمت اندراج پذیرد تا که این کتاب درین باب بجای خود کتابت مستقل گردد و طالب را  
بصورت عدم دستیابی کتاب مستطاب **صول المقصود** و بکار آید و هم نمائند دیگر اندیشه اجمالی از  
حالات حضرت موصوف الصد زنگاشته و در آخر آنها جدری شعر بر تواریخ و تسنین ولادت و وفات مدت عمر  
و تدفین پیران سلاسل عالیّه ثمانیه که خالی از نفع رسانی و آسانی نیست اضافه نموده بطور تخته شامل  
کتابت ساختیم و نامش **الایضاح فی تمته الانتصلح** بر زبان آوردم پس هر چه در اینجا تحریر  
یافت همه فیض صحبت و بین حضرت مؤلف است و کار گذاری طبع نارسا در عبارت آرائی

خانم یار و سطرچ کس معرفت الهی و لعب فاهاشماهاشماها  
 الحال از ناظرین برکنین و صاحب علم و یقین چشم آن دارم که چون با خدا وقت خود خوش دارند از معاینه این جنو  
 مختصر خط و نصیب بردارند حقیر را یا تقصیر از دعا حسن خاتمت و سلامتی ایمان و حصول عرفان  
 فراموش نسازند و اگر سبب خللی یازد در یازده حمل بطلت بضاعت عدم استطاعت این پیچیده زکریه بر عین  
 و کرم پوشند و طبعش کوشش یارب بجمالات شهبازی کاند کرم وجود ندارد ثانی  
 کن باطن من پاک یک جلوه او آلوده کن با غرض نفسانی الدب سواه بوس

و اگر قطب سپهر استقامت کوه ارض کرامت حجة العارفين نخبه  
 الواصلین ذی الشرف اعلی حضرت شاه عبدالقادر لاهوری

ایشان خاتم النبیین حضرت شاه غلام محبتی قلندر ابن حضرت شاه المدیاحه قلندر لاهوری انداز اجتهادی  
 طفولیت تا اوان شباب در حجر کرامت و کرامت استقامت و الدما جود خویش و هر دو کرم حضرت شاه عبدالکریم  
 قلندر و حضرت شاه امین الدین قلندر قدس سرهما نده بدشهادی موفور و علوم صوری و معنوی کامیاب  
 گردیده قطب الوقت و تحشیم روزگار و از عطایه اعیان طریقت و واقفان اسرار حقیقت شد تا لحق که ذات  
 شریفش در روشنی و در دو عالم یکجا و در فقر و تائید سفت نبوی صلی الله علیه و سلم مشهور زان بود فی نفس الامر  
 در خاندان محبتی بدیل ایشان شنیده نشد مرشد مرشدنا حضرت شاه تراب علی قلندر قدس سره و کتاب استقامت  
 اصول مقصود و رقم فرموده اند که حضرت موصوف بغایت بزرگ بود بهر کس از ساکنان آنجا قائل  
 در روشنی و ولایت ایشان بود نسبت ارادت خلافت بخیرت عم بزرگوار خود حضرت شاه عبدالکریم  
 قلندر رحم میداشت کریم ابن کریم بن کریم و صفت او صادق می آمد مدت اربع ساعت غفلت و ورزید  
 مدام از خلق بیگانه و با حق بیگانه ماند خوش طالع که غم غمخانه دنیاوی نداشته چشم متبایره حق بینی گماشت  
 بعد از وفات پیر و مرشد خویش بست و شش سال و ساد آرای مسند شیخی و مقتدائی گشته در رشد  
 و ارشاد و افاضه فیوض محبتی کوشید و عالم را فیضیاب ساخت گویا بی سخن چون آکال را هر چه بدید



شدن ست تایخ هفتدهم ماه ذی القعدة سنه يك هزار و دصده و سبت و پنج هجری ازین دارقانی  
 رخت سفر بسته بر حمت حق پیوستند و از ش در لاهر پور من مضافات سینا پور باین مسجد و روضه مشرفیه  
 حضرت شاه مجتبی المعروف بشاه مجا قلندر رحم برچو تیره مر از حضرت شاه عبدالرحمن قلندر پیر و مرشد و عم  
 ایشان متصل مر از حضرت شاه سلطان همدی قلندر مرشد زاده ایشان بطرف مغرب واقع ست از خلفا  
 ایشان حضرت شاه خد انجش قلندر الہ آبادی و حضرت شاه تراب علی قلندر کا کوری و حضرت شاه علی مظهر  
 قلندر الہ آبادی و حضرت شاه علاء الدین عرت شاه غلام حضرت قلندر لاهر پوری مادیرا و زاده ایشان بودند

ذکر عارف اسرار حدیث کاشف موزات صمدیت سراج الکاملین صلیح  
 العاشقین واقف اطوار ابریت ہیری حضرت شاه خد انجش قلندر الہ آبادی

ایشان خلف اصغر و خلیفہ برحق والد ماجد خویش سیدی حضرت شاه باسط علی قلندر الہ آبادی اند  
 از بدو شعور بسعادت حضور پر نور والد ماجد خویش مشرف مانده کتب درسیہ فقہ و تصوف غیر حضرت  
 ایشان با تمام رسانید چنانکہ بایرہ عشق الہی در ذات وی از ازل نہادہ بودند پس یکایک ست افشاند  
 و در سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ بر دست حق پرست حضرت والد ماجد خویش محبت کردہ از کار و افتخار و آواراد  
 و مراقبات بمحور اخاندانی از حد متش فر گرفت و از اجلہ خلفاے و گشت پیوستہ بنظر رحمت مر رفت  
 پدیری و مرشدی مشغوف مالوف مانده جامع فضائل و کمالات و صاحب حالات عالیہ مقامات متعالیہ  
 گردید از کار و اشتغال قلندر یچنانکہ صحیح و درست وی میدانتست کم کسے را معلوم بود و نیز باین برادر  
 کلان یعنی حضرت شاه سعید علی قلندر رحم و ایشان چنان اتحاد و محبت بود کہ کمتر کسی آشنیدہ شد  
 برادر بزرگ اکثر می فرمودند کہ ہر کہ ایشان را راضی داشت مرا راضی داشت ایشان نیز برادر کلان را  
 بجای مرشد خویش می انگاشتند و ہمین وجہ ترک لباس در ایام حیات شان نہ کردند با بعد وفات  
 ایشان ترک لباس فرمودہ خرقة بفرمودند و در آستانہ بزرگانوں کہ از مضامین مگدہ و محل قامت  
 جد خود حضرت شاه محمد ماہ قلندر خلیفہ حضرت سید العرفا شاه مجتبی المعروف بشاه مجا قلندر لاهر پوری

سکونت در نینوا از حضرت شاه عبدالقادر لاهوری نیز اجازت و خلافت سلسل سبعه موافق رسم آبائی حاصل فرموده بودند بعد از وفات برادر بزرگ خویش شانزده سال بقید حیات مانده ابواب رشد و هدایت بر مردان و مسترشدان کشاد و اکثران او حاصل گشت گردانید بالاخر مقتضای آیه شریفه کُلُّ نَفْسٍ ذَاتُ الْفَلَقِ الْمَوْتَ بتاریخ نوژن دهم ماه ربیع الاول سال یک هزار و دصد و چهل و هفت هجری آغاز جازا امید وصال محبوب حقیقی پسندید از شریفش در مکه شریف من مضافات الکه آباد در روضه حضرت الداجه خود در پل واقع است یز از تنبیک به از خلفای مے مرشد مرشدنا حضرت شاه تراب علی قلندر کاکوروی و حضرت شاه بخشش علی قلندر خلف اکبر و جانشین ایشان بودند۔

ذکر عالم اطوار ارشاد و رهبری قائم با حکام شریعت نبوی مود فیوض  
کمالات لم یزنی مقبول فی لمن حضرت خواجه حسن و ددی ایشتی لکنوی

سلاطین خاندان سیادت و خلاصه و دیان کرامت بود نسب شریفش به نسبت اسطه حضرت امام علی موسی رضا رضی الله عنه ذات قدسی صفات مرجع اهل علم و کمال و قدوة ارباب سماع و وجود و حال بود در زمان سلطان غازی الدین حیدر فرمان و لے لکھنو منبع رشد و ارشاد و مرجع اصحاب صدق سدا بود و چنانچه سمیع است که سلطان موصوف و خد متش اخلاص اعتقاد بسیار داشت خود را از مخلصین صابین وی میندیشست فطیفه معقول با هزار نیز از نزد خود بحضور ایشان می گذرانید جمعیت و خلافت از حضرت شاه علی اکبر مودودی چشتی فیض آبادی که سلسله اش پجاده واسطه حضرت سلطان المشایخ نظام الدین اولیا محبوب الهی دهلوی منتهی می شود می داشت در بیان حقائق و معارف عمده و بابر تصانیف حضرت خاتم ولایت محمدیه شیخ اکبر محی الدین ابن العربی الطائی الاندلسی خصوصاً عجمی تام داشت از مرشد نامرشد العالم حضرت شاه محمد کلم قلندر روح بسیار اتحاد و اخلاص بود مکاتیب حضرت خواجہ صاحب کربنا حضرت صاحب موصوف حدی یافته اند بران شاهد عادل هستند و مقتضای همین خلوص اتحاد مرشد مرشدنا حضرت شاه تراب علی قلندر اجازت و خلافت سلسله عالیہ قادریه چشتیه نظامیه را ایشان اخذ فرموده بود چنانچه اجازت نامه که حضرت

خواجہ صاحب بنام نامی حضرت مرشد ناموصوف رقم فرموده اند احوال درین خاندان موجود است منجمله حضرت صاحب در کتاب مستطاب اصول المقصود و اظهارش فرموده اند حالات و جد و حال ایشان اکثر از بزرگان خود شنیده ام یکی از ان اینست که در سنه ۷۰۰ در دوازده واقع شهر لکنو بمجلس سماع گرم بود ایشان را حالتی در گرفت همدان حالت خود را از بالاس در دوازده بزرگان خواندند مریدشان که زیر آن در دوازده استاده بود جان فدائی پیر کرد و هر دو دست راست کرده او شان را بران بگمشت و ایشانرا خبر نموده وفات ایشان در سنه یک هزار و دویست و چهل و یک هجری واقع شد روضه شریفه در شهر لکنو متصل درگاه حضرت عباس رضی و واقع است بالین در اثر شریف شجره عالیہ حشمتیہ بغایت نفاست و لطافت و بر در دیوار آیات قرآنی بخط طغراچین خوبی و زیبائی کنده اند که جائی دیگر یافته نشدند دو قطعه تاریخ مخبر سال وفات که بر در دوازده روضه شریفه کتب و اندوختن ذیل از قطعه نیره گردید جهان در نظر اهل تقین گشت رخ رشید هدایت جهان بیت خاک گفتار بکمال فائز بافت جانشین علی اکبر حسن عارف پاک ایضاً و دیگر کرد و ملت جهان سومی جهان حضرت خواجہ حسن بابرکات حسب حالش شده تاریخ و معلول و اوجان بود بیکمیر و صلوة ۱۲۰۰ هجری -

## ذکر بهار بوستان سیادت و نق گلستان لایت ابرونی چمنستان کمالات باسطی حضرت شاه علی منظر قلم در آله آبادی

خلف اکبر و صاحب سجاد مرشدی حضرت شاه مسعود علی قلندر بن سید السادات سیدی حضرت شاه باسط علی قلندر آله آبادی و ولادت با سعادتش تقریباً در سنه یک هزار و یک صد و نود و پنج هجری شد ساره الحق پستی از غنطون شباب در سیامی سعادت او بهر دوستان او صفای علوی در نهاد سیادت او پیدا از ایام طفولیت مورد عنایت و رافت پدر بزرگوار و مطرح انظار جبر بزرگوار خویش مانده علوم ظاهری و باطنی اخذ کرد چنانچه سمیع است که حضرت شاه باسط علی قلندر در محتاج خود را بر سرش نهاده بود و بنام مجامیان خطاب فرموده بود و از آنجا که مقبولیت در خاطر بزرگان دین اثری تمام دارد و آنکه کسایت بجمیع امور در روشنی و آذکار و افکار و اسرار

قلندری از حضور والد ماجد خویش کامیاب و به تشریف کلمه دیدگاه گنبدی و نیز بر لب جانشینی سرفراز نشست  
چنانکه مرشد مرشدنا حضرت شاه تراب علی قلندر رح در کتاب ستطاب اصول المقصود و مؤلف خود رقم میفرماید  
که فقیر و فقیه که بخدمت پیرو مرشد خود رفته بود و روئے بدل آمد که بطول از حضرت پیرو مرشد دریافت کنم که چنان  
آنحضرت کدام صاحب ترازده خواهند شد اما این امر را مناسب ندانسته خاموش بودم بهمانجا شبی بخواب  
دیدم که از حضرت پیرو مرشد می پرسیم که آنحضرت چهار پسر اند و همه نیک بهترا از آنحضرت گرد دست میدارند  
فرمودند علی مظهر را صبح ادا آنحضرت نقل این خواب کردم فرمودند همچنین است چنانکه دیدی این ایاد باید است  
پس عای من حاصل شد انتهی باجملة ذات والا صفاتش در بهمت و سخا و ارفاق و عطا مصادق الوداد  
سیلابیه و در مراتب معرفت و دقائق و اسرار توحید و حقائق قریاضت و تجارده را سخن ترین لسان  
بود بجهت وفات والد ماجد خویش شرف ارادت و خرقه خلافت از دست حضرت شاه عبدالعزیز قلندر را پیروی یافت  
و نابت چهل و هشت سال در هدایت و ارشاد مردمان و افاضه فیوض ظاهری و باطنی طالبان کوشید  
بالآخر چونکه از جنگ بازمی آمدیم اللغات هیچ آفریده را بحال سلامت نیست تبارخ بستم ماه رجب المرجب  
یک هزار و دویست و شصت و نه هجری روز چهارشنبه وقت ظهر داعی اجل را الیک اجابت فرمود از شرف  
در باغ نصب کرده ایشان واقع موضع بزرگان فون پرگنه سورام من مضافات الاله آباد متصل مکان نجف و نجف  
گوشه مشرق و شمال زیارتگاه خلایق است از خلفایش برادر خود را ایشان حضرت شاه علی اکبر قلندر و حضرت  
شاه رضا علی قلندر و نیز حضرت شاه خدا بخش قلندر عم ایشان و حضرت شاه حیدر علی قلندر را کوروی بودند

ذکر تودة الاصاغر و الاکابر اجماع بین علم الباطن  
و الظاهر صاحب مقامات اعلیٰ بل فی المعنی مفاد لفظ اقلندی  
شیخنا و جدنا و مرشدنا مولانا الشاه علی اکبر قلندر

جان زندگی از سماع نامت دارد

دل تازگی از حسن کلامت دارد

هر جا که دله واقف سر از بود | او نور صفا لے زیامت دارد

ایشان از اعظم خلفای حضرت ابداجویش بودند بعبیت در سلسله عالییه قادریه رضویه از جدایان بود مشایخ  
 خود حضرت شاه تراب علی قلندر قدس سره اخذ فرموده بودند ولادت با سعادت ایشان بتاریخ یازدهم ماه  
 ربیع الاول سنه یک هزار و دویست و چهل و نه بوده حضرت ایشان در وقت خود با کلیه مصداق قول مشهور  
 صوفی آن بود که نبود - بودند یعنی بغایت درجه تنگ نفس و تحمل المزاج ظاهر با شریعت آراسته باطن با طریقت  
 پیراسته داشتند محسن اخلاق چنان افرمود که هر کس بجای خود گمان می برد که از من کس زائد مقبول نزد  
 ایشان نیست اصل اینست که ایشان را نه کس دانسته و نه شناخته همه عمر کتمان و اخفا و ملامت پسندیدند  
 و از شهرت بسیار محترز ماندند قول مشهور که الشهرة افة و الخمول داحة فقط حال ایشان بود بجهت  
 اکثر اهل دنیا بجز امور دنیوی سخنی دیگر بمیان نمی آوردند الحق که ایشان را اگر مفا و لفظ قلندریت بجهت  
 و اگر سرخیل حلقه ملائمتیه شمارند روا کتب در سید بخدمت عم کم خورش حضرت مولانا شاه تقی علی قلندر قدس سره  
 گذرانیدند و ریاضات و عبادات و کسب اذکار و آنگار و اشتغال معموله خاندانی هم بخدمت ایشان نموده  
 مورد عنایت بغایت شدند چنانچه ششده نمونه از خردا لے اینست که روز سوم از وصال حضرت ابداجو  
 خویش قدس سره بعد فاتحه حضرت مولانا صاحب ایشان را موافق ارشاد حضرت ابداجو قدس سره خرقه و  
 اجازت و خلافت عطا فرموده بر سجاده مشیخت نشاند خود بنفس نفیس نذر کرد و اینند من بعد از جانب خود هم  
 اجازت و خلافت سلاسل سببه عطا فرمودند شفقتهای که در آن وقت خاص دیده شدند از انسان کم است  
 که باین چنین شفقت خداوند نباید ایشان نیز مرتبه فنا فی الشیخ را چنان ظاهر ساختند که باید و شاید اکثر ارباب  
 حیات و متیکه نام نامی حضرت مولانا را می شنودند رنگ چهره شریفه متغیری شد آخر آخر یک سال قبل از  
 وصال بعض مریدین مخلصین کنایه از وصال خود خبر داده بودند در شب یازدهم ماه رجب المرجب باد فاج  
 بجانب ایمن عارض گردید و بعد از ارشاد چند و صیای ضروری سکونت در زیدند و در قبل از وصال چهره  
 شان مثل چهره جمیل حضرت مولانا شاه تقی علی قلندر رح گردیده از اینجا ظاهر است که ایشان ابا حضرت  
 مولانا صاحب چقدر نسبت عشقی بود که نسبت آن خود را صورت و سیره وقت وصال او شان فکرا فکرا

و مثل نشان با همون شوکت و شان پاس انفاس گویان در شب هفتم ماه مذکور هنگام نه نواخت شب  
بسوی عالم بقاشتا قند گویا از زبان حال ارشادی فرمودند که **من زتن عریان شدم و از خیال**  
**می خراهم تا نهایت الوصال** صبح آن که هفتم روز چارشنبه سنه یک هزار و سصد و چهارده بود  
بعد نماز ظهر در حرم روضه حضرت مرشد شاه تراب علی قلندر رحیم پهلوی حضرت والد ماجد و جانب مغرب خون  
شدند و آن گنبدی خوش اسلوب بنا ساخته شیخ محمد سعید الدین صاحب بران تمام است یزار و تیرک  
عمر شریف شصت و چهار سال شده اکثر حصه عمر خود در تدریس و افاده و ارشاد صرف نمودند از تصانیف  
اصل الاصول و هدیه التکلمین است که بحیر طبع آمده نظاره بخش چشم منظران گشته اوصاف و محاسن ایشان  
چندان اند که از حیرت و تقوی بیرون است هر که دیده است به استماع خاموشی از شنای توحشناهی است  
از خلفای ایشان خلف شید و جانشین ایشان شیخی و استادی و مرشدی و مولائی حضرت مولانا مظفر  
شاه علی التور قلندر و مولوی شاه فضل علی کاکوروی نمبره حضرت شاه کرامت علی صاحب کاکوروی  
و تیر سید حسین دهلوی ابن مولوی سید محمد دهلوی که از سادات صحیح النسب بودند و سید فردین حسین دهلوی  
لکهنوی که از اولاد حضرت خواجہ حسن لکهنوی بودند۔

### تاریخ وفات از جناب مولوی محمد محسن صاحب کاکوروی

|                                     |                                  |
|-------------------------------------|----------------------------------|
| از جهان افسوس شاه ماعلی اکبر گشت    | آنکه بود اندر بزرگیها علی و اکبر |
| جدا و بوده شریکیت جز و نام بود تراب | والدش ای توان گفتن ستمی حیدر     |
| در عبادت اسمی و در ریاضت کمالی      | در طلیعت مرشدی و در شریعت سوره   |
| در گلستان خموشی غنچه او گلشنی       | در دبستان تکلم حزن حرفش دفتر     |
| با خدای خود وصال او بقول عاشقی      | حسن را پروردگار عشق را پیغمبر    |
| بر زمین تکیه محو عالم باله قدس      | بود گویا این جهان و جهان دیگر    |
| اکبر با سعد اکبر بود بهر یادگار     | جای خود بگذشت نام نیک و نام اندر |

|   |  |
|---|--|
| <p>باد مثل بارش نسیان از آب گوهر ہے<br/>بر سپهر قرب حق دیدم سعد اکبر ہے</p>   | <p>نام نیکش با علی انور آسمی دلسا<br/>بہتر از بخش با محسن ملائک گفتہ اند</p>                         |
| <p>ذکر معدن شریعت و طریقت مخزن معرفت و حقیقت صدر العلماء و ابدال<br/>شیخی و استاد و من الیہ فی جمیع العلوم استنادی مرشدی مولائی مرا<br/>جمال خالق اکبر و المناقب الاشہر مولانا الحافظ شاہ علی انور قلندر ہے</p>   |  |
| <p>از زلف خویش گر گریہ کند کے<br/>زان سان کہ سیر عالم بالا کند کے<br/>چون شمس با زلف کہ محضے کند کے</p>   | <p>بقدر مشک و عنبر سارا کند کے<br/>ہستم بلند منزلت از یاد قامت<br/>معلوم می شود درخ تابان تو بخط</p> |
| <p>بتاریخ یازدہم ماہ ربیع الآخر سنہ یک ہزار و دویست و شصت و نہ ہجری پیکر شریفش تجلی فرشتہ ناسوت<br/>شد آثار اجتناب و انوار استاذ از صغیر سن و جہین کرامت و ولایت آگین پیدا ہویدا بود از آفتاب سال ولادت<br/>ب حفظ کلام مجید اشتغال و رزیدہ در عمر چارہ سالگی فراغت یافت و درین اثنا علا و حفظ کلام مجید کتب سید<br/>فارسیہ ہم تحصیل کرد زان بعد رجوع بعلم عربیہ نمود و اہل کتب محرف و متحجر تا مصباح بنی برت حضرت الداجد<br/>خویش و اواسط و اواخر یعنی کتب درسیہ تفسیر تہذیب و فقہ و منطق و کلام و معانی و بیان و تصوف و تصنیف و کلام<br/>مربوع لفضل او اکمل مولانا شاہ تقی علی قلندر قدس سرہ گذرانید سلامت طبع و وجودت فکر و فطانت و ذہانت<br/>جلی داشت در عرشش با مہمت سالگی بردست حق پرست حضرت ابوالجد خود شاہ تراب علی قلندر قدس سرہ<br/>در سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ بیعت نمود و بوجہ ظهور نور سعادت ازلی حضرت صاحب فی انوار بعد اقدیمیت<br/>کلام مبارک خود بر سرش نہاد و از اجازت و خلافت سلاسل سلبہ سرفراز و ممتاز فرمودند و بعد از ان او<br/>بسوی حضرت مولانا شاہ تقی علی قلندر قدس سرہ کوہ ارشاد فرمودند کہ وقتیکہ ایشان از حفظ کلام مجید<br/>فراغت یابند از جانب ما خرقہ مع تاج جعفری بالیشان پوشانیدہ شود چنانچہ حضرت مولانا صاحب</p> |  |

در مجلس ختم کلام مجید شعبیل ارشاد حضرت ایدماجد خویش خرقه پوشانیدند بجهت تعلیم انکار و افکار و اشتغال و  
 مراقبات خاندانی از جدا شدن خویش حضرت مولانا شاه حیدر علی قلندر قدس سره یا قلندر آقا ضیاء فیوض صوری  
 و معنوی و علوم ظاهری و باطنی چنانکه از ذات قدسی صفاتش شائع شد از احدی درین خاندان عظمت  
 ایشان ذائع نشد و عمر مفقوده سالگی فراغ یافته باب درس تدریس موافق معمول خاندان بر طالبان کشاو  
 اکثر بلیض درس و تعلیم دی عالم و چنان گشت آمد تعالی چنان قبول و جمعیت داد و فیض علوم از ذات  
 بابر کاتش شائع کرد که کسی نماند که زبانه خوان نیامد و خوشه چین خرمن فیوضات بیهمتی او نشد  
 در تدریس ایشان آنست که خاص بود که از شاگردانش کسی به بهره از علم نماند چنانکه اکثری فرمودند که این همه  
 اثر و علم حضرت استاد من است که فرموده بودند شاگرد شما به نصیب نخواهد آمد تا وضع دستجات و حکم  
 و راقبت چنان داد و داشت که حاجت بیان ندارد و صد ها کسان را تا حال از خاطر فراموش نگشته رقت قلب  
 و گدازگی طبع و حدیث می داشت که اکثر و مجلس پند و نصائح که زبان بسخن می کشاد و از در گلویش انگر بسته شد  
 و اشکها از هر دو چشمانش جوش می زد و به آن خوش بیانی و شیرین زبانی کلام می کرد که هر یک متأثر  
 می گشت به جمال با کمالش چنان سکن دلبا بود که اگر کسی زحمت یا کلفتی لاحق بود و حاضر خدمت می شد  
 آنهمه با کلمه کا فور می گشت گویا در فزاینده نماندانی نبود طینت شریفش بذکاء و سنجی و لطیفه گویی چنان  
 داشت که بسیارے را هم جماعت الم و اکثرے را باعث فرحت اتم می گردید با جملة الترام آداب و بلاغت  
 و تمسک بکتاب خدا و سنت رسول الله صلی الله علیه و سلم و سلوک بر طریق سلف صالح و ریاضت نفس  
 و صبر جمیل و طلب مولی و تحمل بر بلا و اشتغال بعلوم دینی و تحقیق و تدقیق شان با حسن وجه و تجالست  
 فقر و استغفار از اغنیاء و عز و طول در دل و بشتر تمام در وجه و تفقد اخوان و ترحم بر احوال مسکینان  
 و رعایت طریق اعتدال هر حال چنانکه در ذات شریفش بود که در کسی دیگر بنظر آمد  
 چه گویم آن شرف و بانی که از خوبی چه امید داشت بر عنائی و زیبائی همه شان خدا میداشت  
 طریق بلاست و کتمان موافق طریق اسلاف کرام معمول ایشان بود و همین اغشاء و حالات و درجات  
 عالیہ خویش دریافته چنان خمول و گمنامی و زهد که مدته لعمریه کسی ندانست که این چه ذات عالی است



و چه مرتبه کمال میدارد و چنان شان کفر مخفی ثابت کرد که وی را حُب ظهور متعلق به گشت جمعی بجای خود  
 می باشد گشت که ایشان عالم و فصل محض اند و از بوی فقر آگاه نه حالانکه اسرار باطنی و رموز سرمدی و اسرار  
 توحید و عرفان را چنانکه قلب شریفش گنجینه بود دیگر در زمان می نبود و پیش ازین اظهار گمنامی چه تواند بود  
 که کاتب الحروف رفته بعضی رسانید که خیال تحریر ملفوظات عالیہ از دست بنیاط جاگزین دست بار بار  
 در دل می گذرد که این را از توفیق فعلی آرم مگر عدم فرصتی معذور میدارد و جوابش ارشاد شد که چه ضرورت این  
 شعر بخیر زبان نیست چنانکه گشت پوشیده بگلاهی خون عاشق جانے دو بسلس به خاک آلود  
 بعد از آن حضرت فرمودند چه مضائقه الحال از خدای تعالی امیدوارم که چنان موفق سازد که ملفوظات ایشان  
 چنانکه کمون خاطر است از زبان قلم تراوید و فرحت بخش چشم مسترشدین و مخلصین گردد و چنانکه ذات یکانش  
 در عالم حیات ممکن قلوب مسترشدین بود و بعد وفات هم حالات عالیہ و مفرج دلها باشد خرقه خلافت اولاً  
 از ابوالجد خود حضرت مولانا شاه تراب علی قلندر قدس سره و ثانیاً از جد امجد خود حضرت مولانا شاه حید علی  
 قلندر قدس سره و ثالثاً از جد امجد و استاد اعظم حضرت مولانا شاه تقی علی قلندر قدس سره و رابعاً از حضرت  
 والد ماجد خویش مولانا شاه علی اکبر قلندر قدس سره یافته چنان جامعیت و حریت عامه خلافت دریافت  
 که زبان قلم و قلم زبان را احصای می عاجزست بعد وفات حضرت والد ماجد خویش موافق معمول  
 خاندانی ترک لباس کرده و ساده آراسته سجاده عالیہ کاظمیہ گشتند و عالمی را از مسترشدین و مقتصدین انوار  
 حضرت وجود بطایع فیوض کمالات بهره ویر ساختند علاوه طبع اهل اسلام بسیار است هنوز هم از مخلصین  
 ستاد یقین وی بودند خوش انصیب کسانی که از ابتدای انتهای حلقه ارادتش بگوش جان انداختند و خود را  
 پیروان و از بران شمع مجلس لامهوتی قرار کردند و در علم تصوف عموماً و علم حقائق و معارف خصوصاً تحریرات  
 کافی و تقریرات شافی می داشت تصانیف عالیہ که هر یک صوفی را حریز می جان می توانستند  
 برکن شاه عادل هستند الله تعالی کس را چنان موفق سازد که هر همه را طبع کانیده دهد که از ان کیفیت  
 تجر علی عموماً و بجز خائے در علم تصوف خصوصاً یافته می شود و ترقیات ظاهری و باطنی چنانکه از ذات  
 بابر کاش صدوریات از احادیث درین خاندان بد یافت ز رسید غنک تا کجا نویسم که هنوز نشسته از مردان

هم نیست آخر آخر چند سال قبل زوفات مخلصین صادقین از خبر وصال خود می آگاهانید مگر کسی را  
 بوجه غفلت خود که از افراط خلوص محبت بود یقین نمی شد با این همه که کسلندی مزاج که فی الحقیقت چاره  
 آگهی بود روزانه ماندن گرفت گردانک علاج سکون می شد تا اینکه از بخت و مقتضای ماه شوال المکرم منته  
 یک هزار و صد و بیست و سه هجری سلسله علالت مستقل گشت و یونانیو ما ترقی پذیرفت از حصص مجلس  
 برای تسلی تشفی می فرمودند که اندوگین مشوید مطمئن مانید ما عنقریب صحت می یابیم و اگر کسی را بدستش معلوم  
 می شد خیالش را چنان زدل وی دور می کردند که باز آن خطر مومل و مودی پیرامون خاطر وی نمی گشت  
 المختصر چونکه عشاق آگهی و مشتاقان جمال ایزدی می در فراق ماندن شوار و موقع وحدت حقیقی اطلبکار  
 می مانند از بخت و بخت می آنچه در علالت اشتداد شد و باز مزاج مبارک با صلح نگارید آنچه تکالیف  
 که درین روز با بوجه علالت دیده شدند بجه طور در تحریر آورده شوند بجز اینکه این هم بوجه صلابت فی الدین  
 و باعث رفیع درجات عالییه بود بلکه از لوازم مرتبه قطبیت زمان توان شمرده بمقتضای حدیث شریف که  
 انشد الناس بلاء الانبیاء شدا کما مثل و ناکما مثل تا پنج بستم ماه محرم الحرام روز جمعه که صبح  
 تاریک تر بود از شام غم و الم و در و زش روی بود از صبح قیامت زانند نظم از هنگام صبح نظام نبض متغیر  
 شد و ظاهر آن بجز قدس ضعف امری دیگر چنان نبود که از ان قیاس می توان بود که همین روز برای ما هم نهاده  
 قیامت خواهد شد و همین روز آفتاب فلک قلندر با نر و ل غروب خواهد تنافت و وقت نماز جمعه چند بار  
 بر زبان مبارک رفت که از نماز جلده فراغت باید کرد با آخر بعد نماز عصر از مرتبه تشبیهات عبدیت جسمانی عروج  
 بمرتبه اطلاق صفات الوهیت روحانی فرمودند یعنی روح مبارک گشت از قفس عنصری پرواز کرده به مشوق

حقیقی پیوسته افسوس صد افسوس

پروانه در سراق جدا سوخت من جدا

ریحان جدا بنفشه جدا ایاسمن جدا

مجنون جدا سر لفته شد که گوین جدا

تا گشت شمع روی تو از انجمن جدا

هر یک بیاد زلفت و زخمش می خورد خون

از یک نگاه ناز تو در کو مساره و دشت

آز رحلت بے هنگامش هر خرد و بزرگ را

لله بالکسر یعنی کیستون از خلق ۱۲

چنان صد مه فراق فرو خورده که نتوان گفت هر کس را المی و تلغی بود و هر کس را دردی و تاسفی بپای آید و دل  
 گریان بعضی از چشم ظاهرا شک میزان طائفه از حدوث این حادثه مضطرب و حایر از مشاهده این واقعه متعال  
 و تحیر علی الصبح تا پنج بخت و یکم از تجمیع و تکفین فراغت کرده بعد نماز ظهر جانب مشرق روضه بفرقی حضرت  
 اعضرات مرشدی شاه تراب علی قلندر قدس سرور بر زمین افتاده که اکثر آن را برای مزار خود و تجویزی که در حید  
 شریفش اینجا ک پیروز و الفراق گویان اشک میزان پس انداخته نمی یابم سراغ هر دو راه عدم ایدل  
 صبا گشتم غبار راه گشتم جستجو گشتم بعد پنج روز از وفات مخلص داتن و مرید صادق ایشان نواب عبدالکیم خان  
 صاحب بنای روضه و حرم انداخته خود را در محبشمان و زمره مریدان سر بلند ساخته و بعضی و کوشش  
 نواب صاحب موصوف و دیگر خدام همیشه قریب تیاری رسیده اکنون عمارت گنبد باقی ست خدا کند  
 که آن هم زودتر تمام رسد از آن زمان سوادش شایسته و عنوانش پیراسته چنان می نماید که تعلق ازین  
 دارد و وسعت و فرحت و برکت که در آن مقام است را چه توان گفت آری بر زمین که نشان کعبه پایش باشد  
 سالها سجد صاحب نظران انجام پذیرد از خلفای ایشان حضرت مولوی شاه ولایت احمد صاحب لاهوری  
 خواهرزاده مولوی شاه محمد اسماعیل صاحب لاهوری سجاده نشین آستانه فیض کاشاه حضرت شاه  
 مجتبی المعروف بشاه مجا قلندر لاهوری و جناب حکیم شاه محمد رضا المعروف به مسافر شاه ساکن آباد  
 نزیل حیدر آباد و دیگر غاصان و صاحبزادگان ایشان سلمه الله تعالی عن آفات الدارین اذ اقم حلاوة  
 الایمان والعرفان ورفاههم الی اعلی مراتب النشأتین۔

## قطعه تاریخ وفات حضرت الشیخ القاضی نور محمد صاحب صفی پوری متخلص هاشمی

|                         |                         |                            |
|-------------------------|-------------------------|----------------------------|
| دخل الجنة علی النور     | بکت الارض و السماء و ما | هاشمی قال عام رحلتہ        |
| فات من كان شجرة العلماء | الارض من                | مات من كان حافظ القرآن     |
| فاذی المخلد طالب المولى | نور النور بحسب عالم بود | همه تن نور بود و در جنت را |
| ما رأينا كخلق في الخلق  | ما سمعنا نظيره حاشا     | نور بر نور علم باطل است    |

|                          |                         |                            |
|--------------------------|-------------------------|----------------------------|
| قلب الزور بند و جلوس نما | مات من ليس مثله بشر     | كان في العلماء اكرم الفضلا |
| حافظ دين حمدي رفته       | بغشش مائے چشہ برپا      | نہ کنوم العروس قال له      |
| احوق قلبی الا داویلا     | بستین از مہم سرم آہ     | شد زوار فنا بک بقا         |
| گشت روز جهان سیاہ چوب    | رفت مہر سپہر وجود و سخا | ہر ایمان باہ عرفان داشت    |
| گشت پنهان بنیر ابر فنا   | ہاشمی و شن ست سال اصال  | مہر انور بہ اوج خلد صفا    |

## جدول تواریخ و سنین و لادت و فائیت عیسیٰ مدفن حضرت عیسیٰ ابن سلسل عالیہ ثمانیہ

| سلسلہ عالیہ قلندر یہ باسطیہ کاظمیہ |  |  |  |                                    |   |
|------------------------------------|--|--|--|------------------------------------|---|
| نمبر شمار                          | اسامی شریفہ  | سنہ تواریخ و لادت                                  | سنہ تواریخ و فائیت                                   | مدت عمر                            | مدفن  |
| ۱                                  | جناب سالت پناہ<br>محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم<br>صبح صادق م ام ای | ۱۲ ربیع الاول روز<br>دوشنبہ بعد طلوع<br>سلسلہ ہجری | ۱۲ ربیع الاول روز<br>دوشنبہ و وقت چاشت<br>سلسلہ ہجری | ۶۳ سال                             | دریہ منورہ حجرہ<br>حضرت عائشہ رض              |
| ۲                                  | حضرت امیر المومنین<br>علی رضی کرہ عنہ                                | ۱۳ ربیع فرحبہ                                      | ۱۳ ربیع فرحبہ  | ۶۳ سال                             | بجانب اشرف<br>و بعضے ۲۳                       |
| ۳                                  | حضرت شیخ عبد العزیز<br>المعروف بہ عبد اللہ<br>علیہ دار قلندر         | +  | ۱۲ ذی الحجہ  | ۶۰ سال<br>و تقو لے<br>دائرازاں     | شہر ٹنٹن من مضافات<br>ملتان                   |
| ۴                                  | حضرت سید خضر<br>رومی قلندر   | ۱۸ - رجب المرجب                                    | ۱۸ - رجب المرجب                                      | ۳۵ سال                             | شہر کیردان و ضلع<br>سید پناہ<br>فانچہ شہید ست |
| ۵                                  | حضرت سید نجم الدین<br>غوث الدہ قلندر                                 | ۶۳۷ ہجری   | ۲۰ ذی الحجہ ۸۳۳ ہجری                                 | ۲۰ سال<br>کوہ مانڈ و صوبہ<br>مالوہ |   |
| ۶                                  | حضرت شیخ قطب الدین<br>بنیاد قلندر                                    | ۷۷۷ ہجری   | ۲۵ شعبان   | ۱۴۹ سال                            | جونپور قریب<br>جیل خانہ                       |

| نمبر شمار | اسامی شریفی                               | سنه و تاریخ ولادت | سنه و تاریخ وفات                             | مدت عمر | مدفن                                  | اختلافات |
|-----------|---|-------------------|--|---------|---------------------------------------|----------|
| ۷         | حضرت شیخ قلیقلندر                         |                   | ۹ ذی القعدة                                  | ۹۰ سال  | چونپور                                |          |
| ۸         | حضرت شاه عبدالسلام قلندر                  | ۶۱۰ هجری          | ۵ ذی القعدة و ۱۱ ذی القعدة                   | ۱۱۱ سال | چونپور                                |          |
| ۹         | حضرت شاه عبدالقدوس قلندر                  | ۶۲۰ هجری          | ۱۲ شوال ۱۰۵۲ هجری و ۱۱ ذی القعدة             | ۱۱۱ سال | چونپور                                |          |
| ۱۰        | حضرت شاه مجتبیٰ المعروف بشاه مجتبیٰ قلندر | ۶۲۰ هجری          | ۵ ربیع الآخر ۱۰۸۲ هجری                       | ۶۳ سال  | لاہور و پسن مضافات سیٹاپور            |          |
| ۱۱        | حضرت شاه فیض قلندر                        | ۱۱۱۵ هجری         | ۲۲ شعبان ۱۱۱۵ هجری                           | ۱۱۱ سال | قلندر پور از توابع عظیم گڑھ           |          |
| ۱۲        | حضرت شاه الامید احمد قلندر                | ۱۱۲۰ هجری         | ۲۲ ذی الحجہ ۱۱۲۰ هجری                        | ۱۱۲ سال | لاہور پور و ضلع حضرت شاہ مجتبیٰ قلندر |          |
| ۱۳        | حضرت شاه باسط علی قلندر                   | ۱۱۲۰ هجری         | ۱۰ ذی الحجہ ۱۱۹۶ هجری و ۱۱ شعبان ۱۱۹۶ هجری   | ۸۲ سال  | دکنہ متعلقہ آلا آباد                  |          |
| ۱۴        | حضرت شاه محمد کاظم قلندر                  | ۱۱۵۹ هجری         | ۱۲ ربیع الآخر ۱۲۲۱ هجری                      | ۶۳ سال  | کاکوری                                |          |
| ۱۵        | حضرت شاه باب علی قلندر                    | ۱۱۸۰ هجری         | ۵ جمادی الاولیٰ و ۱۲ یکشنبہ ۱۲۴۵ هجری        | ۶۴ سال  | کاکوری                                |          |
| ۱۶        | حضرت شاه حیدر علی قلندر                   | ۱۲۰۵ هجری         | ۱۲ شوال ۱۲۸۲ هجری و ۱۲ شعبان ۱۲۸۲ هجری       | ۷۹ سال  | کاکوری                                |          |
| ۱۷        | حضرت شایقی علی قلندر                      | ۱۲۱۳ هجری         | ۱۲ ربیع الآخر ۱۲۸۲ هجری و ۱۲ شعبان ۱۲۸۲ هجری | ۷۰ سال  | کاکوری                                |          |
| ۱۸        | حضرت شاه علی اکبر قلندر                   | ۱۲۲۰ هجری         | ۱۲ ربیع الاول ۱۲۸۲ هجری و ۱۲ شعبان ۱۲۸۲ هجری | ۶۲ سال  | کاکوری                                |          |
| ۱۹        | حضرت شاه علی از قلندر                     | ۱۲۶۹ هجری         | ۱۲ ربیع الآخر ۱۳۶۹ هجری و ۱۲ شعبان ۱۳۶۹ هجری | ۱۰۰ سال | کاکوری                                |          |

| نمبر                     | اشنامی شریفہ                                | سنہ و تاریخ ولادت       | سنہ و تاریخ وفات        | مدت عمر   | مدفن           | اختلاف           |
|--------------------------|---|-------------------------|-------------------------|-----------|----------------|------------------|
| سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ |   |                         |                         |           |                |                  |
| ۱                        | حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ          | ۴ شعبان و قبلہ          | ۱۰ محرم روز شنبہ و قبلہ | ۵۶ و قبلہ | کر بلائے معلیٰ | نزد بعض          |
| ۲                        | حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ  | ۵ شعبان ۱۰ ہجری         | ۱۸ محرم ۵۰ سال          | ۵۸-۶۲-۶۱  | جنت البقیع     | نزد بعض ۹۳ ہجری  |
| ۳                        | حضرت امام محمد باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ     | ۳ صفر روز جمعہ          | ۱۳ ربیع الاول ۵۲ سال    | ۶۰-۵۴-۵۲  | جنت البقیع     | نزد بعض ۱۲۵ ہجری |
| ۴                        | حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ     | ۱۴ ربیع الاول ۵۳ ہجری   | ۱۵ اویں روز شنبہ ۶۸ سال | ۶۵-۶۸     | جنت البقیع     | نزد بعض ۱۶ شوال  |
| ۵                        | حضرت امام موسیٰ کاظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ    | ۲ صفر ۵۹ ہجری           | ۲۲ صفر ۸۳ سال           | ۵۵-۵۲     | بغداد شریف     | نزد بعض ۱۰۳ ہجری |
| ۶                        | حضرت امام علی موسیٰ رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ | ۱۱ ربیع الآخر روز       | ۲۱ رمضان المبارک ۵۵ سال | ۵۵        | مشہد مقدس      | نزد بعض ۹ صفر    |
| ۷                        | حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ     | ۱۳ جمادی الثانی ۵۹ ہجری | ۲۲ محرم ۸۳ ہجری         | ۵۵        | بغداد شریف     | نزد بعض ۱۰۳ ہجری |
| ۸                        | حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ     | ۱۳ جمادی الثانی ۵۹ ہجری | ۲۲ محرم ۸۳ ہجری         | ۵۵        | بغداد شریف     | نزد بعض ۱۰۳ ہجری |
| ۹                        | حضرت شیخ ابوالقاسم جنید بغدادی              | ۲۶ شعبان ۲۶۱ ہجری       | ۲۶ شعبان ۳۲۹ ہجری       | ۶۸ سال    | بغداد شریف     | نزد بعض ۱۰۳ ہجری |
| ۱۰                       | حضرت شیخ ابوبکر شافعی                       | ۲۶ شعبان ۲۶۱ ہجری       | ۲۶ شعبان ۳۲۹ ہجری       | ۶۸ سال    | بغداد شریف     | نزد بعض ۱۰۳ ہجری |
| ۱۱                       | حضرت شیخ عبدالعزیز                          | ۲۶ شعبان ۲۶۱ ہجری       | ۲۶ شعبان ۳۲۹ ہجری       | ۶۸ سال    | بغداد شریف     | نزد بعض ۱۰۳ ہجری |

| نمبر                    | اسامی شریفه                            | سنه تاریخ ولادت          | سنه تاریخ وفات                | دین عمر | مدفن                              | اختلاف                        |
|-------------------------|--|--------------------------|-------------------------------|---------|-----------------------------------|-------------------------------|
| ۱۲                      | حضرت شیخ ابوالفضل<br>عبدالواحد تیمی    |                          | ۵ جمادی الآخر<br>۲۲۵ هجری     |         | بغداد مقبره امام احمد<br>ابن حنبل | نزد بعضی<br>۲۲۶ هجری          |
| ۱۳                      | حضرت شیخ ابوالفرج<br>یوسف طرطوسی       | ۳ شعبان<br>۲۲۷ هجری      |                               |         | طرطوس                             |                               |
| ۱۴                      | حضرت شیخ ابوالحسن علی<br>هکامی         | ۲۰۹ هجری                 | ۲۰۹ هجری                      | ۷۷ سال  | هکامه                             | نزد بعضی ۲۰۹ هجری<br>۲۰۹ هجری |
| ۱۵                      | حضرت شیخ ابوسعید<br>مبارک خفروزی       |                          | ۱۳ محرم<br>۵۱۳ هجری           |         | بغداد شریف                        | نزد بعضی ۵۱۳ هجری<br>۵۱۳ هجری |
| ۱۶                      | حضرت شیخ محمد الدین<br>عبدالقادر بلانی | اول شیب مفان<br>۲۲۷ هجری | ۱۱ ربیع الآخر ۵۱۵<br>۲۲۷ هجری | ۹۰ سال  | بغداد شریف                        | نزد بعضی ۵۱۵ هجری<br>۵۱۵ هجری |
| ۱۷                      | حضرت شیخ شهاب الدین<br>حضر             | ۲۳۷ هجری                 | ۲۳۷ هجری                      | ۹۳ سال  | بغداد شریف                        |                               |
| ۱۸                      | حضرت سید نور الدین<br>مبارک غزنوی      |                          | ۱۳ ربیع الآخر<br>۶۲۷ هجری     |         | دلی جانب شرقی<br>حوض شمسی         | نزد بعضی<br>۶۳۲ هجری          |
| ۱۹                      | حضرت نظام الدین<br>غزنوی               |                          |                               |         |                                   |                               |
| ۲۰                      | حضرت محمد الدین بن علی<br>طغان         |                          | بالا گذشت                     |         |                                   |                               |
| سلسله عالیہ چشتیہ قطبیہ |  |                          |                               |         |                                   |                               |
| ۱                       | حضرت خواجه حسین بصری                   | ۲۱۰ هجری                 | غزه جنب المجرى ۲۱۰ هجری       | ۸۹ سال  | بصره                              | نزد بعضی ۲۱۰ هجری<br>۲۱۰ هجری |
| ۲                       | حضرت خواجه عبدالواحد<br>ابن لایدرم     |                          | ۲۷ صفر ۲۱۰ هجری<br>پنجشنبه    |         | بصره                              | نزد بعضی<br>۲۱۰ هجری          |

| تلفیظ | اسامی شریفہ                   | سنہ تاریخ ولادت | سنہ تاریخ وفات | مدت عمر | مدفن                | اختلاف             |
|-------|-------------------------------|-----------------|----------------|---------|---------------------|--------------------|
| ۳     | حضرت خواجہ فیصل بن عباس       | ۱۰۷۰ھ ہجری      | ۸۰۰ھ ہجری      | ۲۷۰ سال | مکہ معظمہ           | نزد بعضے ۷۲۰ھ ہجری |
| ۴     | حضرت خواجہ ابراہیم بن ابراہیم | ۱۰۷۰ھ ہجری      | ۸۰۰ھ ہجری      | ۲۷۰ سال | بلخ و نزد بعضے شام  | نزد بعضے ۷۲۰ھ ہجری |
| ۵     | حضرت خواجہ حذیفہ المشرقی      | ۱۰۷۰ھ ہجری      | ۸۰۰ھ ہجری      | ۲۷۰ سال | مرعش                | نزد بعضے ۷۲۰ھ ہجری |
| ۶     | حضرت خواجہ میرزا نصیری        | ۱۰۷۰ھ ہجری      | ۸۰۰ھ ہجری      | ۲۷۰ سال | بصرہ                | نزد بعضے ۷۲۰ھ ہجری |
| ۷     | حضرت خواجہ شمس الدین عظیمی    | ۱۰۷۰ھ ہجری      | ۸۰۰ھ ہجری      | ۲۷۰ سال | دینور               | نزد بعضے ۷۲۰ھ ہجری |
| ۸     | حضرت خواجہ ابوالحسن حسینی     | ۱۰۷۰ھ ہجری      | ۸۰۰ھ ہجری      | ۲۷۰ سال | عکہ                 | نزد بعضے ۷۲۰ھ ہجری |
| ۹     | حضرت خواجہ ابوالحسن حسینی     | ۱۰۷۰ھ ہجری      | ۸۰۰ھ ہجری      | ۲۷۰ سال | چشت                 | نزد بعضے ۷۲۰ھ ہجری |
| ۱۰    | حضرت خواجہ ابو محمد حسینی     | ۱۰۷۰ھ ہجری      | ۸۰۰ھ ہجری      | ۲۷۰ سال | چشت                 | نزد بعضے ۷۲۰ھ ہجری |
| ۱۱    | حضرت خواجہ ابوالحسن حسینی     | ۱۰۷۰ھ ہجری      | ۸۰۰ھ ہجری      | ۲۷۰ سال | چشت                 | نزد بعضے ۷۲۰ھ ہجری |
| ۱۲    | حضرت خواجہ ابو محمد حسینی     | ۱۰۷۰ھ ہجری      | ۸۰۰ھ ہجری      | ۲۷۰ سال | چشت                 | نزد بعضے ۷۲۰ھ ہجری |
| ۱۳    | حضرت خواجہ حاجی شریف زین      | ۱۰۷۰ھ ہجری      | ۸۰۰ھ ہجری      | ۲۷۰ سال | زندان و نواح سجارا  | نزد بعضے ۷۲۰ھ ہجری |
| ۱۴    | حضرت خواجہ عثمان ہارونی       | ۱۰۷۰ھ ہجری      | ۸۰۰ھ ہجری      | ۲۷۰ سال | مکہ معظمہ           | نزد بعضے ۷۲۰ھ ہجری |
| ۱۵    | حضرت خواجہ ابو الحسن حسینی    | ۱۰۷۰ھ ہجری      | ۸۰۰ھ ہجری      | ۲۷۰ سال | اجیر شریف           | نزد بعضے ۷۲۰ھ ہجری |
| ۱۶    | حضرت خواجہ طایب الدین حسینی   | ۱۰۷۰ھ ہجری      | ۸۰۰ھ ہجری      | ۲۷۰ سال | دہلی و قریب حوض شمس | نزد بعضے ۷۲۰ھ ہجری |
| ۱۷    | حضرت شیخ فریدی قلند           | ۱۰۷۰ھ ہجری      | ۸۰۰ھ ہجری      | ۲۷۰ سال | بالا گشت            |                    |

سلسلہ عالیہ شہروردیہ بعد حضرت قطب الدین بنیاد قلندر

|   |                                     |          |          |  |
|---|-------------------------------------|----------|----------|--|
| ۱ | حضرت شمس الدین طبرهن                | ۷۴۷ هجری | ۸۷۲ هجری | از اردیبهشت سال<br>طهر آبان تا مقبله یعنی نوروز<br>روزه نهم و دهم و یازدهم و شانزدهم |
| ۲ | حضرت شیخ کریم الدین ابن الفیاض کلبی | ۷۹۶ هجری | ۸۷۴ هجری | از روز بیستم هجری  |
| ۳ | حضرت شیخ صدیق بن علی طبرستان        | ۷۵۵ هجری | ۸۷۹ هجری | از روز بیستم هجری  |



[illegible]



| شماره | اسامی شریفه              | سنه تاریخ ولادت   | سنه تاریخ وفات         | دین عمر | مذہب                   | اختلاف                |
|-------|--------------------------|-------------------|------------------------|---------|------------------------|-----------------------|
| ۵     | حضرت شیخ بریل الدین      | ۱۱۵۰ هجری قمری    | ۱۸ جمادی الاولیٰ و ۲۲۵ | ۲۲۵     | مکن پورا از لواج       | نزد بعضی ۱۱ ماه       |
| ۶     | قطب المدار               | ۱۲۲۲ هجری قمری    | پنجشنبه ۱۲۲۲ هجری قمری | سال     | قنوج                   | مذکور                 |
| ۷     | حضرت بلقیور شامی         |                   |                        |         |                        |                       |
| ۸     | حضرت شیخ الدین شامی      |                   | ۱۹ صفر چارشنبه ۱۱۸۸    |         | بغداد                  |                       |
| ۹     | حضرت شیخ عبدالغزیز کی    |                   |                        |         |                        |                       |
| ۱۰    | المعروف بلسان اقلند      |                   |                        |         |                        |                       |
| ۱۱    | حضرت امیر المؤمنین سیدنا | ۲ سال ۱۱۸۸ بعد از | ۲۲ جمادی الآخره        | ۱۱۸۸    | درین شهر و در وقت نبوی | نزد بعضی آخر و در وقت |
| ۱۲    | ابی البرص دین رضی عنه    | ۱۱۸۸ هجری قمری    | ۱۱۸۸ هجری قمری         | ۱۱۸۸    | صلی الله علیه وسلم     | ۲۲ ماه مذکور          |

### سلسله عالیہ نقشبندیہ بعد حضرت شاه محمد کاظم قلندر رح

|    |                           |           |                      |      |                          |                      |
|----|---------------------------|-----------|----------------------|------|--------------------------|----------------------|
| ۱  | حضرت مولوی احمدی          |           |                      |      | کرسی ضلع بارہ بکی        |                      |
| ۲  | حضرت سید محمد عدل         |           |                      |      | راے بریلی تکیہ           |                      |
| ۳  | المعروف بشاہ اعلان بک     |           |                      |      | شاه علیم الد             |                      |
| ۴  | حضرت سید محمد رح          | ۱۰۴۲ هجری | ۲۲ ربیع الآخر و ۱۱۵۶ | ۱۱۵۶ | راے بریلی تکیہ           |                      |
| ۵  | حضرت سید شاہ علیم الد     | ۱۰۳۲ هجری | ۸ ذی الحجہ ۱۰۹۶ هجری | ۱۰۹۶ | شاه علیم الد             | نزد بعضی ۹ و ۱۰ و ۱۱ |
| ۶  | حضرت سید آدم بنوری        |           |                      |      | راے بریلی                |                      |
| ۷  | حضرت شیخ احمد سرندی       |           |                      |      | درین شهر و در وقت البقیع |                      |
| ۸  | محمد دالفت ثانی           | ۱۰۴۲ هجری | ۲۱ صفر ۱۰۳۲ هجری     | ۱۰۳۲ | سریند                    |                      |
| ۹  | حضرت فتح احمد باقی اسد رح | ۱۰۴۲ هجری | ۲۵ جمادی الآخره ۱۱۵۶ | ۱۱۵۶ | درین شهر و در وقت البقیع |                      |
| ۱۰ | حضرت فتح احمد کنگلی رح    | ۱۰۴۲ هجری | ۲۲ شعبان ۱۱۵۶ هجری   | ۱۱۵۶ | کنگلی من مضافا استرخند   |                      |

| نمبر شمار | اسمائی شریفیہ              | سنہ و تاریخ ولادت | سنہ و تاریخ وفات           | دست عمر | دفن                    | اختلاف             |
|-----------|----------------------------|-------------------|----------------------------|---------|------------------------|--------------------|
| ۹         | حضرت مولانا درویش محمد     |                   | ۱۹ محرم ۹۵۰ ہجری           |         | اسفر                   | نزد بعضے ۹۵۰ ہجری  |
| ۱۰        | حضرت مولانا محمد زاہد      |                   | یکم ربیع الاول ۱۳۵۰ ہجری   |         | رخس                    |                    |
| ۱۱        | حضرت خواجہ عبداللہ احرار   | ۸۵۰ ہجری          | ۲۹ ربیع الاول ۱۳۵۰ ہجری    | ۹۰ سال  | سردقہ                  |                    |
| ۱۲        | حضرت مولانا یعقوب جج خجی   |                   | ۵ صفر ۸۵۰ ہجری             |         | ہانغون میں مضافات جھا  |                    |
| ۱۳        | حضرت خواجہ بہا الدین       | ۸۵۰ ہجری          | ۳ ربیع الاول ۱۳۵۰ ہجری     | ۳ سال   | قصر عارفان             |                    |
|           | نقشبندیہ رحم               | ۱۳۵۰ ہجری         | دو تہ ذی القعدہ ۱۳۵۰ ہجری  | ۶۳ سال  | من مضافات بخارا        |                    |
| ۱۴        | حضرت سید اسیر کمال         |                   | جمادی الاولیٰ ۱۳۵۰ ہجری    |         | سوقا میں مضافات بخارا  | نزد بعضے ۱۳۵۰ ہجری |
| ۱۵        | حضرت خواجہ محمد بابا سیاسی |                   | ۱۰ جمادی الاول ۱۳۵۰ ہجری   |         | سیاسی میں مضافات بخارا |                    |
| ۱۶        | حضرت خواجہ عزیزان علی      | ۸۸۰ ہجری          | ۷ رمضان المبارک ۱۳۵۰ ہجری  | ۳۰ سال  | خوارزم                 | نزد بعضے ۸۸۰ ہجری  |
|           | رستی                       |                   | ۱۶ صفر ۱۳۵۰ ہجری           |         |                        |                    |
| ۱۷        | حضرت خواجہ محمد یحییٰ قفزی |                   | ۷ ربیع الاول ۱۳۵۰ ہجری     |         | بخارا                  | نزد بعضے ۱۳۵۰ ہجری |
| ۱۸        | حضرت خواجہ عارف یوگر       |                   | یکم شوال ۱۳۵۰ ہجری         |         | ریوگر                  |                    |
| ۱۹        | حضرت خواجہ جان غنی         |                   | ۱۲ ربیع الاول ۱۳۵۰ ہجری    |         | غجدان                  |                    |
| ۲۰        | حضرت خواجہ یوسف ہمدانی     | ۱۳۵۰ ہجری         | ۲۷ رجب ۱۳۵۰ ہجری           | ۹۵ سال  | مرو                    | نزد بعضے ۱۳۵۰ ہجری |
| ۲۱        | حضرت خواجہ ابوعلی ناری     | ۱۳۵۰ ہجری         | ۲۷ ربیع الاول ۱۳۵۰ ہجری    | ۳۳ سال  | طوس                    |                    |
| ۲۲        | حضرت خواجہ ابوسعید ختائی   | ۱۳۵۰ ہجری         | ۱۰ محرم ۱۳۵۰ ہجری          | ۳ سال   | خرقان                  | نزد بعضے ۱۳۵۰ ہجری |
| ۲۳        | حضرت شیخ ابوبکر لبطانی     |                   | بالا گدشت                  |         |                        |                    |
| ۲۴        | حضرت امام جعفر صادق        |                   | بالا گدشت                  |         |                        |                    |
| ۲۵        | حضرت امام قاسم بن محمد     |                   | ۲۴ جمادی الاولیٰ ۱۳۵۰ ہجری |         | مدینہ منورہ            | نزد بعضے ۱۳۵۰ ہجری |
|           | بن ابی بکر الصدیق رض       | ۱۳۵۰ ہجری         | ۱۰ صفر ۱۳۵۰ ہجری           |         | ازھری                  | نزد بعضے ۱۳۵۰ ہجری |

| نمبر شمار  | اسمهای شرقیه   | سنه تاریخ ولادت | سنه تاریخ وفات             | مدت عمر             | مدفن             | کیفیت  |
|--|--|-----------------|----------------------------|---------------------|------------------|--|
| ۲۶   | حضرت سلمان فارسی   |                 | ۱۰ رجب ۳۲ هجری             | ۱۵۰۰ قمری<br>۲۵۰۳۵۰ | مدائن            | نزد بعضی از جمادی الآخره<br>۳۵ هجری          |
| ۲۷   | حضرت امیر المومنین پیدنا<br>ابی بکر بن الصديق رضي الله عنه |                 | بالا گذشت                  |                     |                  |  |
| جدول دیگر مشتمل بر سنین ولادت و وفات مدت عمر و مدفن حضرات<br>قلندران عظام که اسمای گرامی شان درین کتاب ثبت شده است |  |                 |                            |                     |                  |  |
| ۱  | حضرت شاه بعلی قلندر درم                                    |                 | ۱۲ ارستان پخش ۷۲۲ هجری     |                     | پانی پت          |  |
| ۲  | حضرت شاه نصیر الحق<br>قلندر درم                            |                 | ۲۵ جمادی الاولی ۹۱۵ هجری   |                     | نیگه صلیع        | خفا - حضرت شاه قاضی<br>بنیاد قلندر درم جمادی |
| ۳  | حضرت شاه نورالحق قلندر                                     |                 | ولقبه ۱۰۵ هجری             |                     | چونپور           |  |
| ۴  | حضرت شاه عبدالرحمن<br>جانب از قلندر درم                    | ۸۶۱ هجری        | ۲۲ صفر ۹۶۳ هجری            |                     | سمره بر لور      | خفا - حضرت شاه عبدالرحمن<br>قلندر درم جمادی  |
| ۵  | حضرت شاه محمود قلندر درم                                   |                 | ۱۲ ذی الحجه ۹۶۴ هجری       |                     | سیتا پور         |  |
| ۶  | حضرت شاه محمد قلندر درم                                    | ۱۰۲۰ هجری       | ۱۲ شعبان ۹۶۶ هجری          |                     | کهنه کجالی بارغ  |  |
| ۷  | حضرت شاه یوسف قلندر  |                 | ۲۶ رمضان ۱۰۲۰ هجری تقریباً |                     | میدان قاضی قلندر | خفا - حضرت شاه یوسف قلندر<br>قلندر درم جمادی |
| ۸  | حضرت شاه ابو نجیب<br>قلندر درم                             |                 | ۱۳ ذی القعدة ۱۰۲۰ هجری     |                     | میدان قاضی قلندر |  |
| ۹  | حضرت قاضی محمد مینا<br>قلندر درم                           | ۱۰۳۳ هجری       | ۲۸ جمادی الآخره و لک       |                     | میدان قاضی قلندر |  |
| ۱۰   | حضرت قاضی محمد حق قلندر درم                                | ۱۰۴۲ هجری       | ۲۶ ذی القعدة               |                     | کهنه             |  |
|  |  |                 | ۱۲ ربیع الآخر روز تقریباً  |                     | میدان قاضی قلندر |  |
|  |  |                 | ۱۲۹ هجری                   |                     | کهنه             |  |
|  |  |                 | ۱۰۴۲ هجری                  |                     | میدان قاضی قلندر |  |

| شماره | اسامی شریفه                  | سنة تاریخ ولادت | سنة تاریخ وفات | مدفن      | لیفیت                                  |
|-------|------------------------------|-----------------|----------------|-----------|--|
| ۱۱    | حضرت شاه صفی قلندر رح        | ۳۲۲ هجری        | ۳۲۲ هجری       | قلندر پور | خلیفه حضرت شاه فتح قلندر رح            |
| ۱۲    | حضرت شاه بهار قلندر رح       | ۳۲۲ هجری        | ۳۲۲ هجری       | لاہر پور  | خلیفہ شہ فیض حضرت شاه فتح قلندر رح     |
| ۱۳    | حضرت سید محمد وصل رح         | ۳۲۲ هجری        | ۳۲۲ هجری       | لاہر پور  | برادر خرد و خلیفہ حضرت شاه             |
| ۱۴    | شاهنشاہ قلندر رح             | ۳۲۲ هجری        | ۳۲۲ هجری       | لاہر پور  | باسط علی قلندر رح                      |
| ۱۵    | حضرت عبدالعزیز قلندر رح      | ۳۲۲ هجری        | ۳۲۲ هجری       | لاہر پور  | خلیفہ حضرت شاهنشاہ عبدالعزیز قلندر رح  |
| ۱۶    | حضرت شاه مسعود علی           | ۳۲۲ هجری        | ۳۲۲ هجری       | لاہر پور  | خلیفہ حضرت شاهنشاہ مسعود علی قلندر رح  |
| ۱۷    | قلندر رح                     | ۳۲۲ هجری        | ۳۲۲ هجری       | لاہر پور  | بیعت خرد حضرت شاهنشاہ علی قلندر رح     |
| ۱۸    | حضرت شاه عبدالہ              | ۳۲۲ هجری        | ۳۲۲ هجری       | لاہر پور  | از ایشان اجازت خلافت سلاسل             |
| ۱۹    | قلندر رح                     | ۳۲۲ هجری        | ۳۲۲ هجری       | لاہر پور  | حضرت شاهنشاہ علی قلندر رح              |
| ۲۰    | حضرت شاه خدابخش              | ۳۲۲ هجری        | ۳۲۲ هجری       | لاہر پور  | خلیفہ حضرت شاهنشاہ خدابخش              |
| ۲۱    | قلندر رح                     | ۳۲۲ هجری        | ۳۲۲ هجری       | لاہر پور  | از ایشان اجازت خلافت سلاسل             |
| ۲۲    | حضرت شاه خدابخش علی قلندر رح | ۳۲۲ هجری        | ۳۲۲ هجری       | لاہر پور  | خلیفہ حضرت شاهنشاہ خدابخش علی قلندر رح |
| ۲۳    | حضرت شاه علی مظہر            | ۳۲۲ هجری        | ۳۲۲ هجری       | لاہر پور  | از ایشان اجازت خلافت                   |
| ۲۴    | قلندر رح                     | ۳۲۲ هجری        | ۳۲۲ هجری       | لاہر پور  | حضرت شاهنشاہ علی قلندر رح              |
| ۲۵    | حضرت شاه سلطان علی قلندر رح  | ۳۲۲ هجری        | ۳۲۲ هجری       | لاہر پور  | از ایشان اجازت خلافت                   |
| ۲۶    | حضرت شاه علاء الدین          | ۳۲۲ هجری        | ۳۲۲ هجری       | لاہر پور  | خلیفہ حضرت شاهنشاہ علاء الدین          |
| ۲۷    | حضرت شاه محمد                | ۳۲۲ هجری        | ۳۲۲ هجری       | لاہر پور  | از ایشان اجازت خلافت                   |
| ۲۸    | قلندر رح                     | ۳۲۲ هجری        | ۳۲۲ هجری       | لاہر پور  | حضرت شاهنشاہ علی قلندر رح              |
| ۲۹    | حضرت مولانا شاہ              | ۳۲۲ هجری        | ۳۲۲ هجری       | لاہر پور  | از ایشان اجازت خلافت                   |
| ۳۰    | حکایت علی قلندر رح           | ۳۲۲ هجری        | ۳۲۲ هجری       | لاہر پور  | حضرت شاهنشاہ علی قلندر رح              |

| نمبر شمار | اسم شریف                          | سنة تاريخ ولاد               | سنة تاريخ وفات             | دست عمر | دفن      | کیفیت  |
|-----------|-----------------------------------|------------------------------|----------------------------|---------|----------|--|
| ۲۴        | حضرت شاه کریم الدین<br>قلندر رح   | غره محرم الحرام<br>۱۲۲۲ هجری | ۱۹ شعبان شنبه<br>۱۳۳۲ هجری | ۶۲ سال  | لاہر پور | ایشان خلیفہ حضرت مولانا شاہ<br>تقی علی قلندر کا کوری بودند |
| ۲۵        | حضرت شاہ محمد اسماعیل<br>قلندر رح | ۹ اشعین<br>۱۲۴۲ هجری         | ۱۳ شعبان روز<br>۱۳۵۲ هجری  | ۳۹ سال  | لاہر پور |  |

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## تقریظ از تازہ افاضات جامع الکمال مولانا محمد فرید الدین خان صاحب محبت کا کوری

الحمد للہ فی الفضل والجد والکرم والصلوة والسلام علی من ارسلہ لهدایة البشر الی الصراط المستقیم الاقوم وشرقا بسبب  
بخطاب خیر الامم وعلی آلہ وصحبہ الذین نصر وادینہ وذلوا اموالہم و انفسہم بنصرہ بالوجہ الاثم الاکمل  
البر بان الاقوام اما بعد می گوید فقیر حقیر مقصود بحضرت متین ابوسلم محمد فرید الدین خادم حجاج  
وعلما و دیندار کثرتیم اللہ تعالیٰ وغفر لعلوی حنفی قادری ماتریدی پسر حاجی حرمین شرفین متدوہ  
علما و متبحرین مولانا مولوی ابوالفرید محمد مسیح الدین علیخان بہادر طاب ثراہ و جعل النجۃ مشواہ  
اکبر ضمیر مرآة نظیر روشن دلان صبح نفس واضح باد کہ این سطور چہ دست در وصف کتاب استطاب  
فصاحت آب و سلامت آیات محتوی بر فوز و فلاح سہمی نہ تصلح عن ذکر اہل الصلاح کہ  
بگلشن پردازی طبع بہار پیرانے نادرہ کار و بہیر نگ سازی خامہ جاد و طراز سخن نگار را یک آرای عالی  
و بیان زیبہ سجادہ فقر مقبلان بارگاہ سبحان حافظ کلام قدیم شاہ علی انور قلندر رح صاحب سجادہ  
مرشدی و مولائی قدوہ الکاملین بیدہ العارفین حضرت شاہ تراب علی قلندر قدس سرہ الاطہ کبریا  
سابق بحیر تصنیف آبدہ بعض طبع در آورده بودند تا چون غفلت کا پرہ از ان مطبع از کسوت صحت

عاری بودندین وجه جناب مصنف مدوح آن را بحیز اشتہار تیار و درینو لا بموجب قول عرب العولہ کما لایبہ  
صاحبزادہ عالی قدر کیخسرو بارگاہ علم و فن مہنورانی چہر سپہ کمال بدر بلند قدر اوج بے زوال کشت  
مشکلات حقائق و معارف شاد کن ارواح آبار و احیاء عالی مقدار مفتاح مغلفات فائق منبع آثار  
عز و شرف مطلع خورشید من عرف نفسه فقد عرف سربہ شاہ حبیب حیدر قلند  
سلمہ اللہ تعالیٰ خالق القوی و القدر و زاد علمہ و استقام علی المنہج الارشد الاظهر تصحیح کتاب موصوف  
پرداختہ و بسیاری از فوائد و عوائد نفیحات کتبتہ الا و اثل لا و اخذ اشیاء مہمہ باز یاد مضامین  
فیض آگین جہد بلیغ فرمودہ حقا کہ اکنون کتاب مشار الیہ قابل انتفاع ہر خاص عام گردیدہ بخصوص  
متوسلان سلسلہ عالیہ کاظمیہ راجائی تازہ و فرحت بے اندازہ بخشیدہ حالانکہ کلام می نہایم و برین

اشعار و عالیہ طبع سکوت بر زبان می رانم

|                              |                           |                                |
|------------------------------|---------------------------|--------------------------------|
| مہین نجبت او چرخ برین باد    | بل باری مباد از آسمانش    | خرو باد دلت او نمیشین باد      |
| بو در روشن تہ از خورشید جانش | مباد اکیسہ مود در دشمن غم | ہمہ دلہا ازو باشند خرم         |
| شبش مانند روز وصل دلدار      | مبادش ہرگز اندوہی ز گردون | بود شامش چو صبح و عدہ یار      |
| دل خصمش بود دایم پرازون      | ز جانش بویار چشم بدور     | نہمان و گشتہ چون خورشید پر نور |

الموسلین صل وسلم علیہ کما ذکرہ و ذکرہ الذاکرون و غفل عن ذکرہ و ذکرہ الفافلون

بسم الرحمن الرحیم

تقریظ از انجی اعز مولوی حافظ محمد اکرام علی کاوری سلمہ اللہ لقوی

لسان ناطقہ کہ ترجمان جنان ست لال - و جنان است کہ میزان لسان است بے مقال - در عوارف  
ذات بے ہامی و معارف صفات بے مثالی کہ قدس است از ادراک عقول و افہام و منور اشواق  
نقص لواحق اجسام - انحصار نعمات جلیلیہ و احصاء عطایا بے جزئیہ و افزون است از اندازہ و ہم  
و خیال - و بیرون از احاطہ قیل و قال - خیر و جزئیہ را چہ پایہ و فکر بشیری را چہ پایہ کہ در جاہ تعریف نم نہ



در راه تصوف قدم نهاده خود سراسیمگی و گشتگی نقد حال دارد اگر خیال آسمان سیر یابند از عروج اوستی  
 معارج حمدش هزار سال تردد بجای نماید چهره به الفحال و عجز شوی تا برسانی ادراک باستش چه رسد و اگر فکر  
 ملک پیا بقصد طی یک نلخن از پای نبرد بان حقیقتش عمری بصعود گرید مینوز زیر پائے نخلت نارسائی خود  
 باشد پادریافت کنش چه کشدنی انجا گفتگوئی اینجا لب بهم بستن ست و معرفت اینجا لب به خبر از خود  
 نشن آتنا قدرتش بر سر پیدایان و آواز حکمتش بر سر بنشاد نمایان در ذات صحرای گیهان عوّه توحید  
 کند و قطرات دریائے جهان که تفرید زند آری چشمم اگر بینا شود هر سو جمال یار هست  
 گوش اگر بشنوا شود در هر سخن هزار هست و در دو سعادت و در دو بران زیرب مزب که نمود و  
 نمود ناسوت ست و وجود وی وجود ملکوت جمالش آئینه جمال لایزال و جلالتش نمونہ جلال و ابجالی  
 صراطش شمع صراط ربانی و بساطش بساط بر زم نورانی مخاطب خطاب اندک لعلی خلق عظیمه لقب  
 بالقباب بالموئین و وف رحیم مصباح طالبین حاج عابدین باعث آفرینش عالم و علت پیدایش نبی اکرم  
 بی نشانی که از و نام و نشان می طلبی بسنگری آئینه حسن رسول عربی  
 صلی الله تعالی علیه و سلم ما قام السما علی العالم و برآل و اصحاب اخبار که صد آرای انجمن شریعت  
 و طریقت اند و در وفق افروا به بزم معرفت و حقیقت آتیاع آئمان مطلوب طالبین ست و اقتدای آنها  
 سیر عارفین اما بعد می گوید عزت گزین گوشه گننامی و سرگشته وادی ناکامی متصرف بعجز و تصور نادانی  
 امیدوار رحمت یزدانی محمد اکرم علی تجا و از الدین ذلوه انحنی و ابجلی که تذکار اولیا و اخبار و اذکار  
 صلحای ابرار ارفع که درات خواطر و خائرسرست و واقع خطرات صفائرو کبار محمل مشکلات قلیل سعادت  
 مقوی قلوب عارفین مصفا روح سالکین انیس اعطین مونس ذاکرین موجب حصول کت عبت  
 نزول رحمت و نعم اقبل عند ذکر الصالحین تنزل الرحمة و از همین است که اخلاق ناسی و اسکات گرامی  
 صحتی الفت متعدد و ملا فیض مختلف در جوارق عظیمه و بوارق کریمه ساکان طریقه الهیه و عارفان قائل  
 نامتناهی در سلک تحریر کشیده دامن مراد مریدین را از گلهای بولمونی انباشتند و کمالان بجمعی و  
 طالبان راهتمی ارزانی داشتند هر یکی از ان مخبر حالات عجیب و مشعراقات غریبه اند اما از پنجه کتاب

کمال انصاف مقید بر شیخ و شاب آید ارتجاع نسخہ انشراح اعنی تمصاح عن کراہل اصلاح  
 شائے عجیب بیایے غریب اردو حرف حرفش لاجواب و لفظ لفظش انتخاب عنوان نفیس اردو بیان  
 سلیس صفحہ وی عارض جمال خوب رویان و نقطہ وی خال رخ مجسمین غواصان بحر معرفت دلیل  
 و خواصان کما حقیقت را سبیل قدمندان الم عشقیہ را دوا و مرصیان حب الہیہ را شفائی فی گوشت  
 حسن معانی بلکہ صدف و دریاے سہمہ دانی قلم معانی را سفینہ و جہاں مرصانین انجینہ است مہر  
 نباشد کہ از تالیف لطیف و تصنیف شریف سلطان عرفا زملون برہان کلاز تکیہ تمنع از ہارکتائی  
 مطلع انوار کبریائی واقف حقائق علوم کاشف قائق علم و معلوم مروج قانون شریعت مصطفویہ حمی  
 مراسم طریقت مرصیوہ آفتاب آسمان ولایت ماہتاب نامان ہدایت نمودن اسرار الہی مخزن تجلیات  
 نامتناہی جامع ملکات النبیہ حاوی کمالات قدسیہ مخزرا صاحب علم و عمل مرکز ارباب ملل و مخسل  
 جنید زمان شبلی آوان امام ہمام مقتدرے امام سالک سالک شاد ہادی مراحل فیض و رشاد  
 ہجائے غریبان ماوای بکیان مرشدی و استادی سیدی و سندی شیخی و مولائی محب سائی کوثر  
 محبوب داور حضرت مولانا حافظ شاہ علی النور قلندر نور اللہ تربتہ بانوار الازہر و افاض علینا فیضات  
 الاطرہ بچون ملک العلّام درین ایام فیض التیام آن کتاب مستطاب بار دیگر تصحیح و تصحیح کلکت اعانت  
 سلک عالم اجل جمال اکمل جامع معقول و منقول حاوی فروع و اصول خلاصہ دودمان کاظمیہ  
 نقاد و خاندان باسطیہ شمس تجلای حیدری پدیرمایے نوری نگشتہ شناس شریعت اسرار دان طریقت  
 مطرح فیوض فیاض کبر سیدی و استادی انجی المظہم مولوی شاہ حبیب حیدر بسط اللہ تعالی  
 ظلال رافقہ الانور بحال حسن خوبی و خوش اسلوبی باضافہ مضامین ضروریہ بطور تہذیب آراستہ  
 و پیرایہ گشتہ سرمدیدہ اہل عرفان و احسن بخش دل ارباب ایقان شد و بہ حسن کارپردازی اہل مطبع نجف  
 رونق تازہ و زینت بے اندازہ یافت کہ **و** زرق باقہم ہر کجا نظر سنگنے  
 اگر تہذیب دامن دل مسکینہ کہ جایست یارب تا قطرہ افشائی کلک گہر بار سحاب جدول کش بیاض  
 روضہ امکان ست سبز و جان بخش معانی این کتاب بشیم نظر اگیان صدیقہ سخندان و معنی سان

گلکہ تخت انبیائی جلوہ مند و زباده قطعه تاریخیہ ۵ + مقدمے اکرامت انتساب  
کرد تصنیف کتاب ستطاب ۵ گشتہ از روی بلاغت الجواب ۵ تذکرہ تاریخ طبع این کتاب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

## تقریظ از برادر عزیز مولوی محمد تقی حیدر سلمہ تعالیٰ خالق القوی ولہ قدرت در خلف شیعہ حضرت مصنف

آب و رنگ گلستان سخن گستری بہ آبیاری ستایش نیایش حضرت احدیت و احدیت ست جل جلالہ کہ  
در عین وحدت مائل بہ کثرت ست در عین کثرت قائم بوحدهت بے مثلی کہ مثالی ندارد و از ہر مثال سر بہ آرد  
بے مکانے کہ مکانے ندارد و ہر مکان جلوہ گری فرماید با وجود خدادہ ہر نظر عیان ست با وجود ظہور از  
دیدہ مردم نہان کریمے کہ اسم شریفش باعث تسکین قلوب عارفان و کاملان ست و رحیمے کہ ذکر جمیلش  
راحت دلہائے طالبان و واصلان حکیمے کہ شمع زبان ابھودریان روشن فرمود و عظیمے کہ ہزاران قائل  
معانی را در پردہ الفاظ و دجیت نمود خالق صباح و رول خود مدوح و خود مدح و زینت ہر دم مکتہ پروری  
بدستاری نعت جلیبے ست کہ حبش سبب ظہور ہر بود و نابود گشت و تودش علت بودن ہر موجود و  
مشہود و وجود با جودے کہ نقطہ دائرہ شہود ست و موجودات عالم را مقصود خاک درش کحل لبصر  
لاہوتیان و فاشاک رہش سرفراز ہا ہوتیان نقش قدم سیمت از روش سجدہ گاہ انس و جان و  
نعلین پای مبارکش تاج سر کرہ پویان و عرشیان کوین لعلہ الیت از برق نور او دارین شمع الیت از  
نور ظہور او نقطہ نبوت مختصر فتوت سرور انبیا سارا اراصفیا احمد مجتبی محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم  
خواجہ کوین رسول امین ۵ خاک درش سرہ چشم یقین ۵ و آل اطہار و صحابہ اخبارش  
کہ نجوم ہایت و خشمیہ علوم ہایت و نہایت اند عارفان حقیقت اند و کاملان طریقت متابعت آنها  
وسیله نجات ازلی و موافقت آنها در یہ حیات ابدی مقدمے اکرام علیہم السلام الی اللہ تعالیٰ

اما بعد از آنجا که تذکره علمای ابرار و صلحای اخیار موجب سعادت و باعث خیر و برکت است از همین  
جاست که حضرات اهل تحقیق و تدقیق مکتوبات و ملفوظات حضرات صوفیه کرام و علمای عظام تصنیف  
فرموده بامرنت بر خلق نهاده اند که هر یک بر روش خود خوب است و نزد صاحب دلان و طالبان مغرب از انجمل  
کتاب مستطاب نقاوت لصاب که نظر ارباب بصیرت مشاهده انوار الهی را توتیای حقیقت نما و قلوب  
مکاشفه یا وحدانی را سدید الی معرفت افزا در لایع فلاح و نجاح عینی تمصاح عن ذکر اهل اصلاح  
مصنعه قطب سپهر ولایت آیه برج هدایت تحزن نقود کمالات معدن جواهر حسنات شمع شبستان تحقیق  
مرجع نشین بر مرقم دقیق هبط انوار ربانی منظر اسرار قرآنی خواص بحر حقیقت در تنجیم دریای شریعت  
صدر نشین شریعت مصطفویه راس و رئیس طریقه مرقصیه حسنه من حسنات سید المرسلین و معجزه من  
معجزات خاتم النبیین ثانی شیخ اکبر حضرت مولانا حافظ شاه علی النور قلندر قدس الله سره و الاطهر  
بظاهر شمولش بخلق خدا + بیاطن ز رنگ دلی هم جدا + بوحده گرا گیده شد آغختان  
حجاب دوی رفته از دیوان + الحق کتابی ست که بیان روشنش تجلی افروز دلهای حقیقت آگاه  
است و گم گشتگان منازل طریقت را چراغ هدایت بر راه آتشفشان بخش امراض و جانی و شمع ظلمت کده  
جبل نادانی بر نقطه اش مرمک دیده اولوالالبصار و هر لفظش بر سرق معنی گوهر نثار  
حروفش چهره آرای گلستان + سطورش و نمایی سنبلستان + سوادش چون سواد کل حجر  
بیاضش چون بیاض صبح پر نور + چهره کشای ملاحی لیلای سخن بر کسوت عبارتش آماده شد و چه  
دلربائی ست و رنگ افروزی صباحت عذرای معنی ادا ینیم بانش در انداز و نمائی گلستان که در دست  
راست طلبان حقیقت بوی قلیله که از گلزار معرفت سخن گوید بوی گل محل نزار که تلهای خیالش کشیده  
و صورت بلبل در جلوه فصاحت بانش دویده و دیده و روان دانند که بوی مشک انتظار تعریف عطار نمی کشد  
و ستایش سخن خوب چشم جنبش لب قائل نمی دوزد آن مشک چه مشک است که تا عطار بر زبان  
نیارد از دکان خمول بیرون نتواند شتافت و آن سخن چه سخن که تا صمدی از گلود عوی بلند نگردد و در صفه  
گوشه باز نتواند یافت + بسوگند گفتن که ز مغرب است + چه حاجت محک بگوید که بصیت

لئے اذین و شنیدین را فرزدہ کہ الحال آن کتاب مستطاب دوبارہ تصحیح کافی و توضیح شافی ماہ فروزندہ آسمان  
 بلند اختر سی و موج سرکشیدہ دریائے والاگوہری نور حدیقہ مصطفوی نور حدقہ نور تصوی نو باوہ بوستان کاظمی  
 زیب سادہ باسطی استاذ العظم و اخو المکرم حضرت مولوی شاہ حبیب حیدر ظہنہ رالازالت  
 شمس فیضہم المے الشمس و القمر مع اضافہ حالات بعض نرگان کہ در نیمہ و تہمتہ مندرج ست طبع شدہ  
 نظارگی بخش چشم نظارگیان تارگی بخش قلوب عرفانیان گشت یارب الفیض این کتاب مستطاب کا شاد افروز  
 قلوب ہر شیخ و شاب در روشنی بخش دیدہ و ران حقیقت اک طریقت انساب بادی یوم التناجی انون انصاف  
 وانا العبد الاحقر المقتدر الی ربہ برحمۃ الادفر محمد تقی الشہیر باحمید رفقہ اللہ العلی الاکبر۔

### قطعات و تاریخ طبع اولیٰ انصالح عن ذکراہل اصلاح

قطعہ تاریخ چکیدہ کلک جواہر سلک فصیح اللسان بلین لبیان  
 جناب مولوی محمد تقی صاحب مغفور ساکن کاکوری

|                           |                         |
|---------------------------|-------------------------|
| شدہ مطبوع کتاب بے غور شتر | از تصانیف جناب ذیشان    |
| خضر سرچشمہ سیردان طلبی    | مرجا ہادی راہ ایمان     |
| حافظ و صوفی و مراض و ولی  | قبلہ اہل صف شاہ زمان    |
| بے سربہ بگفت تاریخ        | رہبر راہ خدا بے دو جہان |

دیگر از مورخ بے عدیل سخن سخن عظیم البیدیل مولوی قاضی  
 منظور الدین صاحب سرور سلمہ الاکبر ساکن کاکوری

|                           |                            |
|---------------------------|----------------------------|
| طبع جو نسخہ انصالح        | نشان دار تسہیل تدقیق ہر    |
| لکھا سال تاریخ سرور نے یہ | اکہ اسماء شجرہ کی تحقیق ہر |

قطعات تواریخ طبع ثانی انتصاح عن ذکری اهل الصلاح  
از سرآمد سخنوران نامی قافله سالار دقیقه سنجان گرامی بنیض شناس غایب کامل  
الافاده جناب موی حکیم محمد حبیب علی صاحب وکیل اٹاوه ساکن کج کوری

|  |   |
|--|---|
| ابن ابن علی شہ مردان<br>زاهد و عالم و خجسته اتصال<br>نسخہ انتصاح اہل صلاح<br>تصحیح و ہم اصنافہ حال<br>و ذکر آورد زیر قالب طبع<br>سعی او در جهان شد مشکور | اسم پاکشن حبیب حیدر دان<br>نور عرفان در دست جلوہ کمان<br>یادگار جناب والد ایشان<br>کز اب و جد خویش داد نشان<br>تا رسد فیضها بخلق عیان<br>ہمہ عالم بود تائیسر خوان |
| سال طبعش حبیب علوی گفت<br>خاص گلہ ستہ اولیایہ جهان<br>۱۳۲۰ھ  |   |
| دیگر از جناب ممدوح   |   |
| آمن حبیب حیدر پاکیزہ ذات<br>صدوقی پاکیزہ نسبت سیدی<br>تصحیح کتاب انتصاح<br>طبع اول بود نقش اولین   | وان گرامی پور اسلام نکو<br>لین فی الدنیا نظیر مثل او<br>بار دیگر داد تازہ رنگ و بو<br>طبع ثانی ہست نقشہ خوب ازو   |
| بہر سال عیسوی گفتم حبیب<br>شد مکمل انتصاح انضیل او<br>۱۹۰۹ھ  |   |

قطعة تاریخ از نغمہ سرائی بلبل شاخسار شیوا زبانی طوطی شکرستان  
شیرین بیانی صاحب فکر سلیم مولوی شاہ عصیم الدین صاحب عصیم

|   |  |
|---|--|
| تاریخ او عصیم از غور و فکری جو<br>باغ جناب انور آبادی گویا<br>۱۳۲۴ھ | شد طبع بار دیگر چون انتصاح مرشد<br>قلب عدد در کن از سینه نکینہ |
| دیگر  | دیگر   |
| ہو سن انتصاح گر مطلوب<br>نسخہ انتصاح ہو محبوب<br>۱۳۲۴ھ              | ہاقت غیبی کہا در طبع<br>لکھدے سال عائیہ بے جد                  |
| دیگر  | دیگر   |
| چھیتی جو کتاب مطہر ہو<br>لکھ فیض دل قلب در ہو<br>۱۳۲۴ھ              | ایضاح کے ساتھ عصیم پھر<br>تاریخ زردی دانش اب                   |

قطعة تاریخ از حافظ علی حیدر سلمہ خلف صغر حضرت مصنف

|   |   |
|---|---|
| ایضاح لکھی بہت خوش اسلوب<br>دل کو ہوا سال طبع مطلوب<br>کیا عمدہ کتاب سب کو مرغوب<br>۱۳۲۴ھ | صحت ہوئی انتصاح کی خوب<br>چھپ کر ہوئی جب کتاب طیار<br>بولایہ فرشتہ شمسادی |
|---|---|

قطعة تاریخ از ناظم پیشال نباض با کمال شیرازہ بند فرہنگ نقشن بریغ  
و طرز نوی جناب مولوی حکیم محمد وصی علی صاحب ساکن کاکوری

|  |   |
|--|---|
| حبیب حیدر پاکیزہ پیکر<br>بجائے شاہ کاظم شیخ اکبر | محمد اللہ ز فیض شاہ حیدر<br>محدث عالم و صوفی کمال |
|--|---|

|  |   |
|--|---|
| <p>قیسے خوش سیر پاکیزہ پیکر<br/>چرخ خوش تصحیح و تطبیق کتابت<br/>کہ بودہ انتصاح اسش گرامی<br/>بسمع جد و جد بے نہایت<br/>ہمہ احوال پیران سلاسل<br/>اضافہ ہم شد احوال ابجد<br/>مکر طبع شد از صحت خوب<br/>وصی بودم برائے فکر تاریخ<br/>پنی تاریخ طبعش گو بزو وی</p>                                      | <p>تقی سیما تراب سا قلندر<br/>نمودہ در کتاب شاہ انور<br/>پنی حالات پیران قلندر<br/>ز پور شاہ مولانا نے انور<br/>در آوردم تصاح شاہ انور<br/>شہ انور شہر اکبر قلندر<br/>نے ہے این نسخہ پاکیزہ منظر<br/>چنین گھنٹہ ز فیض شاہ انور<br/>کتاب نادر و قد مکرر</p>  |
| <p>دوش دیدم رسالہ مقبول<br/>مخزن فیض وہم ہایت و رشد<br/>یا دگار شہر علی انور<br/>خلف اکبر و حبیب پاک<br/>شاہ ذیجاہ و سید علوی<br/>دست او دست احمد مسل<br/>یا کہ شمع ست در لکن تابان<br/>از عطا یائے غوث جیلانی<br/>گل گلزار بوستان تراب<br/>مسترة العین انور و اکبر<br/>فائل و عاقل و ستودہ صفات</p> | <p>مشعر حال ادلیاے غول<br/>حادی جملہ از منور و جہول<br/>ذکر اہل صلاح و اہل قبول<br/>آئینہ وار بر زم حسن قبول<br/>عالی در فقہ حدیث و اصول<br/>یا کہ سیف بجا فرمان سلول<br/>یا طلانی ست در سبوح سلول<br/>ہست تازہ ثمر بدست قبول<br/>یا کہ روشن چراغ ابن رسول<br/>نور ہمال ز گلستان قبول<br/>ہادیے خلق از ظلم و جہول</p> |



|   |   |
|---|---|
| <p>عارف و کامل و کمال دین<br/>         زیب سجاده بشهر گانم<br/>         تو شهر طبع نایش آورد<br/>         گویند طبع اتصال و حسی</p>   | <p>حالم و حاوی منبر و اهل قبول<br/>         حبذ انائب خدا و رسول<br/>         تصحیح و بعد و قبول<br/>         ذکر اهل صلاح اهل عقول</p>   |
| <p>قطعه تاریخ از رختیه خامه سحر آمیز علی بن شاهدانش و فرهنگ<br/>         و حید فن فرید من جناب موسی رضی علی صاحب حسرت کاکاوری</p>   |   |
| <p>قبله کعبه مستان صدر نشین لایکان<br/>         بدو مصنفان و نسخه انتضاح نام<br/>         جمع شدست اندر و ذکر خدا رسیدگان<br/>         آنکه گویش جهان شاه حبیب حیدرست<br/>         حسن و جمال تیش سر رکش بصیرتست<br/>         آنکه سمس است بانی آنکه سمس است با علی<br/>         روح روان مرشدان جان و دل قلند ان<br/>         هست زاکل مصنفه چشم و چراغ مرقعه<br/>         نشه ساغوش کنون از من و انجات داد<br/>         دامن کوه و هم کلیم درید موسوی به بین<br/>         عرض ز حال پر کمال شد با میدم حمت<br/>         اخگر آتش فراق تیز مشو به پیش شاه<br/>         بار و گر چو طبع شد راق تازه باز یافت<br/>         شد با ضا و بعد بد لفظ بلطف صحتش</p> | <p>نامش علی انور و جان قلندری بگو<br/>         نامه اهل معرفت سیمپیری بگو<br/>         جام جهان نما بگو ساغر حمیری بگو<br/>         پیرو جان بکله تاج قلندری بگو<br/>         خضر ره طریقت و اختر مهری بگو<br/>         تازه نهال نورس گلشن کبیری بگو<br/>         صورت و تیش بین قلندری بگو<br/>         گوهر تاج سروری طره فیهی بگو<br/>         دروئی عنایتش باد طهری بگو<br/>         در بطور و هم قیس جلوه آنگری بگو<br/>         جان و دل ست چاره خواه رحمت آوری بگو<br/>         هر کتاب مستطاب مطلب بر سرری بگو<br/>         شاه حبیب حیدرم کرد چه یادری بگو<br/>         جلوه نوع و دس یاقوت نادرش دلبری بگو</p> |

|   |                                     |
|---|-------------------------------------|
| طبع شده است خوش خط و صاف و صحیح و خوشتر | هر ورق کتاب را حور بگو پری بگو      |
| فکر بسال طبع او بود که ناگهان رضی       | گفت ملک که نام او نعمتی بود پری بگو |

قطعه تلخ از چمن طراز بهارستان بخموری آبیار بوستان معنی  
پروری جناب مولوی شریف الدین صاحب تخلص شریف کاکوری

|                                |                                  |
|--------------------------------|----------------------------------|
| گر ترا یک دم حضور اولیاست      | در حقیقت هم نشینی با خداست       |
| جلوه گر شد حق میان آب و گل     | و اند آئین کس کو ازین مزار شناست |
| جلوه وحدت میان کثرت است        | آفتاب بے در هزار آئینه باست      |
| هر کس که دوست جام عشق شد       | هر دم او را صد فنا و صد بقا است  |
| ساعتی نبود جدا از اصل خویش     | در خود می و بی خودی او با خداست  |
| فانی از خود گشته بود باقی بحق  | جو در شان کل گشت کل کمال خداست   |
| گرچه اندر خاک باشد جسم شان     | تا ابد حاصل حیات جا نه است       |
| از خود می بگذاشتن و بی خود شدن | این خیال صوفیان با صفاست         |
| ذکر شان باشد سفر اندر وطن      | ذکر شان از ذکر جان من جداست      |
| فکر حق بهشت بسیار اهل دل       | فرق در است میانش نادر است        |
| خوشن بگو فکر این مردان حق      | مولوی معنوی نعمت سر است          |
| این خیالات که دام اولیاست      | عکس هر دیان بستان خداست          |
| گر میسر ناید صحبت ترا          | حاصل از محفوظ شان هم فیض است     |
| پاک مشرب صوفی صافی منش         | قطب الارشاد و رئیس الاولیاست     |
| قبله جان کعبه هر دو جهان       | سر گروه صفیاء و اتقیاست          |
| نام پاک او علی انور است        | چون علی انور به نور مصطفی است    |

دشت تصنیف بنام تصالح  
 گرچه بد مطبوع هر پیر و جوان  
 لاجرم واجب شده تصحیح او  
 آن حلیب حیدر الاجنب  
 دل یار و دست اندر کارها  
 صورت و صورت پاک حلیب  
 خوش قلندر شرب صوفی منش  
 عالم حله علوم ظاهرست  
 واقف ذکر خفی و هم جلیست  
 مستقدش چون تصحیح کتاب  
 هم مضامین جدید افزون نمود  
 طبع شد بار دیگر چون این کتاب  
 آمده مطبوع طبع خاص عام  
 ساقی می خانه نوش معرفت  
 نمی کشند و دم زستیه از نند  
 باده در جوش آمده مستان بشور  
 می پرستان در طواف میکده  
 تا بد با شد دست جام می  
 مستی این کز رنگ انگور نیست  
 شیخ مست در دست و تحتب  
 باده مست و جام مست و هم صبوی

یاد گر خوشتر از پیران ماست  
 لیکه چون نقص کتابت جایاست  
 خدمت پیران بجان دل و دست  
 آنکه ابن و جانشین پیراست  
 ظاهرشن با خلق باطن بخداست  
 سیرتش چون حیدر شیر خداست  
 جامع تزییه و تشییع خداست  
 عارف سر علی مرتضی است  
 کاشف راز دردن اولیاست  
 نمیش راصد هزاران مجاست  
 حروف حرفش لفظ لفظش کیاست  
 ظاهر و باطن ز سابق خوشناست  
 قامت معشوق از سر تا پایست  
 باز بر می کشان صبر آزماست  
 باده نوشان ای می اصل است  
 چار سو جام و صبوی شیهاست  
 گرد ایشان گردش پیماناست  
 مستی این می زستیهاست  
 مستی این می زستان خداست  
 مستیش در کوچه و بازار است  
 مست نین می شیشه و پیماناست

|   |  |
|---|--|
| <p>هر خم می مست در خشت سبزه<br/> تستی می مست و هم بختیانه مست<br/> نیت اندر شرع فتوای حرام<br/> هان و هان دست طلب کوته کن<br/> فایز از اندیش که کونین باش<br/> جرعه کو یافته از می فروش<br/> همدرین بیوشی و مستی می<br/> جرعه در کام جانش ریختند<br/> پسچ آگه نیت از او توئی<br/> گرچه از هوش و خرد بیگانه شد<br/> بهر طبع این کتاب مستطاب<br/> ساغر نو بدیده پس معنایان<br/> باش گین دعوی مستی شراب<br/> مستیت پیدا شده از مستیت<br/> بے نشان گشتی اگر از خویشتن<br/> بیخودی دورست اکنون خودی<br/> بے ادب رفتن بکوئے میکده<br/> دور کن و هم دینی را صاف گو</p> | <p>مست از وی هر در و دیوار هست<br/> این همه مستی نتیج جام ماست<br/> هم محمد راز حق این می و است<br/> شیشه و جام و سبزه در کار هست<br/> چون تراره در چنین بختیانه است<br/> رفت از خویش و فغان در فاست<br/> مست افتاده شریف بدینواست<br/> مست شد زان می هزاران الهام است<br/> مست شد بخیر از ماسواست<br/> لیکن اندر بهشتی طبع آزماست<br/> آمده کز بخودی این سالهاست<br/> کز بیستان شراب دگشت<br/> خود نشانی میداد کز ابتلاست<br/> ورنه این پندار مستی از کجاست<br/> پس ترا این شورش مستی چراست<br/> دعوی مستی به مستی صد بلاست<br/> در طریق می پرستان نارواست<br/> سال او مفلوظ صیال صفاست</p> |
| <p>چون نسخه انتصاح شد طبع<br/> از برنخ پیر سال طبعش</p>   | <p>مطبوع به شیخ و شاب آمد<br/> میحان به لو تراب آمد</p>  |

دیگر

|   |  |
|---|--|
| طبع شد انتصاح بار دیگر<br>بود از بهر سال طبع شریف<br>دید چون جلوه رخ انور | تازه شد ذکر پاک اهل الله<br>در بیان نکر چشم براه<br>گفت تاریخ اولیاء الله<br>هـ ۱۳۲۴ |
|---|--|

قطعه تاریخ از مشاطی غازه شش رخسار لیلیا زیبا یانی

چهره آرای سلمای آتش زبانی جناب مولوی شرف الدین  
صاحب تخلص شرف ساکن تهلنیدی من مضافات راکریلی

|  |  |
|--|--|
| بنام آن نقشبند عالم که کرد تصویر قد آدم<br>بقصر تن شمع جان نهادش بطنع خود دید پاکش<br>چو دم بر دکلک زبان زد که پیکر نقش هم زبان زد<br>جهان از و شد نگار خانه فسون حسن تابان<br>تبارک اسد زر لے انور زواج طبع رسالے انور<br>ز خط خوبان دد انتخابی نوشت نام خدا کتابی<br>رقم رحالات اولیاء و قلم مقالات صفیاء<br>بیا صبح متصل ماند که سینه زد و انشرح یابد<br>جمال اوزنگ دل نداید بچشم جان روشنی فزاید<br>ز سه کرات خوش مقامی و خرق عادات طبع عالی<br>فسانه اش نریب انجمنها که ذکرش افتاده در دهنها<br>ز چشمه نوش تر زبانی بیاد پیران چناندانی | که چشمش آمد چو ساغر جم رخسار چو آئینه سکند<br>زبان بی ذوق ذکر داشت کز دهن گشت مشک<br>ز صنف نقاشان استان زد که جان فزایت روح پر<br>که نقش گرفت جادو وانه ز ملک سحر فرین انور<br>ز حسن طرز ادله انور کلیم هم هست دست بر سر<br>بطر ز تحریر لاجوابی چو صورت خوش خطان دلبر<br>که در خیالات اذکیا ز دست لم بر آئینه مصدور<br>زد که اهل صلاح باشد شگفته دل صورت گل تر<br>دل نظر باز را باید که هست مرآت رسالے انور<br>که نه آه آورد چون لآلی نثار غرض ز چرخ اختر<br>ترا نه اش و نیت چپنها که بلبس لافند از ان لوگر<br>بخور دوداد آب زندگانی که مرد در حشرش سکند |
|--|--|

|   |  |
|---|--|
| <p> یابانگ زونی بز سرودی رساند بر فنگان دوی<br/> سرود داده بیاد مستان نویدر قصی بکجستان<br/> بجز آنکه گوش دارد گشت دل تخم او بکار<br/> فغان که عرش و فاکرده مکر این قفس را نکرده<br/> بجان آن فغان پایش بجاک پیوست جسم خاکش<br/> مزید و تمیز داده او که هست نسیب ساده او<br/> دُرس که ناسفته بود سفته ز هر چه ناگفته بود گفته<br/> طراز او ارجمند آمد که طسره او دلپسند آمد<br/> ز خط و خلل رخ مضامین کتاب گشته مرقع چین<br/> مرقع نامه نگارین که نقش زد خامه نگارین </p> | <p> مشام روحانیان بر عودی که سوخته ساخته معنبر<br/> چه راه در پرده زبدستان که فیتنی بجا لیت امر<br/> بروید و بار نیک آرد که کام جان تازه سازد و تر<br/> چو دیده بر بست و آنکرده می وصالش که بود و هر<br/> نخواب شد چشم خوابناکش که بود مستصال لبر<br/> دو آتشه کرد داده او که داد دیا دی ز آب کوثر<br/> ببناگ ز گوهر نهفته که بود در کان را س اوزر<br/> قلم نگر نقش بند آمد قلمزن آمد اگر قلم در<br/> مصنوع چین و دینش بین چو نقش دیوار باشد شدر<br/> چون خطان جامه نگارین زیر طاقوس کرد و بر </p> |
|---|--|

چو غازه طبع کرد بر روز موفتم و ستم تاب برو  
بسال گفتش شرف چو طبع شد نصیاح اوزر

قطعه تاریخ از شاعر نکته پرور ماهر سخن ستر  
جناب مولوی محمد عام صاحب سلمه الله الوهب

|   |   |
|---|---|
| <p> اینک بطبع موزون چون بیت خوش کلام<br/> شریت بخشک حلقی تر یاق تلخ کلام<br/> آئینه جمال شاهان جسم غلام<br/> از این بو تراب ست این جام لاله فام<br/> بالای تخت عرفان اسکندر احتشام<br/> در لامکان مستی ز صورت و نه نام </p> | <p> آمد چه خوب و دلکش این نامه کرامت<br/> نم نام بلکه جام ست از بادیه حقیقت<br/> جام جهان نمائی جمشید تخت یزدان<br/> بین شک آفتاب ست پیر از شراب ناب ست<br/> سلطان کشور جان در ملک دل سلیمان<br/> در بزم نظم هست اسمش علی اوزر </p> |
|---|---|

|   |  |
|---|--|
| <p>آن شمع بزم زندان آن ست شمع بجائے<br/>پورے لے انور رشک میر تہا مے<br/>صوفی و ہم قلم در شاہ جہا مے<br/>آمد بہ طرہ مستی قیس کین غلامے<br/>شد زمرہ سہ رایان گہ صبح و گاہ شامے<br/>مطبوع انتصاعے یا شریر بجا مے</p>         | <p>وین بادہ کمن را انور کد ساقی ما<br/>پیر خجسته پیکر پناہ عشق داور<br/>شاہ حبیب حیدر زبیر سیر کاظم<br/>آن سیر چشم ساقی بخشید جہدے<br/>در بچ آن شر دین اینک شوق آئین<br/>اورے جان میگشس تاریخ طبع آمد</p>                          |
| <p>چہ ایضاح از حبیب حیدر مہر منور شد<br/>کہ سال رونق طبعش فروغ دیوہ تر شد</p>   | <p>دو عالم گشت روشن از جمال اکبر و انور<br/>ہما یون چشم نورت بادای قیس سینہ نامہ</p>   |
| <p>سخرہ دل راست ہر لفظش فنون ہامی<br/>رہے ہر صفحہ آن غیرت حور و پری<br/>از فروغ شاہ انور ہر اوج سردری<br/>گشت تابان بردلان چون اختر یک اختر<br/>آمدی از لفت جانفش چون زلیخا شتری<br/>قدر گوہر شاہ داند بابد اند جوہری</p> | <p>مرحبا این سخن بردار کش کتاب دلربا<br/>از خط و خال و حروف نقطہ روے دلبران<br/>پیکر نورست الحق در جہان روشن شدہ<br/>یا رضو آگین شدہ از نیر فیض حبیب<br/>شاہی آمد کہ بودی گر مہ کنعان بہر<br/>سال آن در یتیم از عاصم بی سر شدہ</p> |
| <p>بلکہ خود در جلوہ گاہ سرخوشی از قلب ذوق<br/>شاہ انور کرد الفت انتخاب انوری</p>  | <p></p>  |
| <p>بہ طفت بستی بزمہ چون طبع لاجواب این کتاب<br/>کہ از لب پرینخ تراود عجیب و آتشہ خراب</p>   | <p>بحسن چمن گل بہ طلق بلبل اعجاز چمن لب لبو چو کمال<br/>بہ طبع ثانی چو شکر آرد ز قیس تاریخ آن چہ آید</p>   |

قطعه تیارخ از طلیق اللسان لایق البیان مولی محمد عالم صاحب سلمہ اللقا

|  |  |
|--|--|
| خوشاد و فرخ که اینک کتابے<br>ز تالیف شاه علی النور آمد<br>حبیب شد قدسیان بارگاهے<br>زانو از فیض چشمیست روشن<br>پے سال طبعش بطعم ثبات | دل جان روح و روان غریبان<br>توان دل ناتوان غریبان<br>که شد عقبه اش لامکان غریبان<br>پے دار بے خانان غریبان<br>شد از روی الهام جان غریبان |
|--|--|

دیگر

|  |  |
|--|--|
| الحمد لک الحمد لک یارب که از الطاف تو<br>کز خانقاه پیرنخشا و علی النور کنون<br>شاه حبیب حیدرم چون تختین کاها<br>یفے مکر طبع شد اینک گرامی نامه<br>از عیسی گردون نشین شد بهر سالش این ندا | سرسختی آخر شده دور فلاحے آمده<br>این ساغر آب بقا جان اصلا حے آمده<br>در جسم زار خستگان وحی در اسے آمده<br>جان و دل مشتاق رازان انشراحے آمده<br>مطبوع دل مقبول جان عشق تصاحے آمده |
|--|--|

دیگر

|   |  |
|---|--|
| این نسیم شکر افزا چون باد نایب آمد<br>برآمده دل بنجد چون شاد سنش گفتم | هنگامه بستان شد از کثرت شتائی<br>جلے زمینی باقی بردست خوش ساتی |
|---|--|

تیارخ طبع از مولوی منظور الدین خان صاحب فرس کوری

|  |   |
|--|---|
| بارک الله شد کمل این کتاب<br>بیشتر حال بزرگان سلف<br>بعض از ایشان کتاب مستقل | گویش قد مکرر بالصواب<br>هست التفصیل در اکثر صحف<br>بعض را فن سیر شد مشتعل |
|--|---|



یک حال اولیای آفرین  
 نیز کجائی با کثر خاندان  
 کم همین داند حالات کرام  
 کیستند این چشتیان و نقشبند  
 با کس پیوسته است این سلسله  
 همچنین دان اینچنین و آنچنان  
 گوهر تاج گرامی با لگان  
 سرور غنائی گلستان بهشت  
 حضرت حافظ علی التوحیدان  
 تاب خور از چرخ چارم بر زمین  
 آن اگر زنگین کند سنگ و حجر  
 نورش افزون از ثریا و از سها  
 فخر عالم بود در حبله علوم  
 برگرفت از جمله اصحاب صفا  
 بر نوشت این نامه نامی نشان  
 تا شود چون سر منظر نظر  
 دو دانش صاحب علم و فن است  
 آبیاری هست بهر کشت خشک  
 بار دیگر بعد یک ثلث صدی  
 مختصر هستند اکثر دعا  
 نسخ باید که باشد حسب حال

گرجوی کم بسیار بی بهشتین  
 مختصر از صحت نام و نشان  
 کمتر بود دست معلومات عام  
 با که مسید از ایشان پیروند و بند  
 هست این شیخ که امین سلسله  
 مشکله پدر از پیر ناواقفان  
 روشنی بزم عالی پانگان  
 انجمن آرایه خوبان بهشت  
 بر زمین بد افتاب صوفیان  
 نور او بالای جرح هفتین  
 این نماید قلب را شمس و قمر  
 کان کالد و الدجش شمس الضحی  
 کان کالد و المنور فی النجوم  
 اولیای بهشتگان خویش را  
 تا که باشد در بنامی طالبان  
 تا بهمنزاید از نور نظر  
 از صحائف خانه هم پرده امن است  
 فارغ از توصیف باشد بوی مشک  
 خطره در خاطرش شد منزوی  
 ترک کردم حال بعضی اولیا  
 هر چراخت را نسیان مال

چون غلط بود انطباعش ناگزیر  
 در مضامین اندکے ترسیم کرد  
 آه شد رنجور آن عالی مقام  
 جان او پیوست با نور احد  
 بود او پیر من و استاد من  
 تالہ بالقہ جگر در جست و خیز  
 نالہ می خواہ چوناوک سرزم  
 آہ گوید می گنج گم در درون  
 سخت تر شد بر ہمہ این افتراق  
 لے بسا کر ضعف چون موری شرن  
 لے دل محزون چنین بت چون قضا  
 جانشین او گرامی گوہرست  
 زینت سجادہ آن خاندان  
 یا کہ لے یوسف در پیر من  
 در جنبش نور ایمان نور دین  
 کسب نورش کردہ ماہ و آفتاب  
 لے پاکش ہمد صبح امید  
 جوش دل با خامہ در گرگوشے ست  
 گویدم این عندلیب گلن من  
 گفتمش خاموش باش از این آن  
 اگر خدا خواہ تو باشی ہمسفر

سختش شد نیز مگر ز ضمیر  
 ہم سوانح جا بجا تر قسیم کرد  
 روح پاکش رفت در دار السلام  
 جاے موزون یافت بہ قرب صمد  
 رہبر دین صاحب ارشاد من  
 آہ دارا درون من ستیز  
 چون دول خیزم ز سحر بر زم  
 سینہ را بشگافم و آیم برون  
 تلخ آمد بگنایان این فراق  
 وے بسا کہ زندہ در گوری شدند  
 پس چہ باید پس چہ بہش جز خدا  
 حضرت شاہ چلیب حیدرست  
 بدر انور در میان روشنان  
 یا کہ موسیٰ اعضاے بدن  
 تلک آیات من آیاتہ المبین  
 تلک آیات من آیاتہ الکتاب  
 ہر کہ دید او را بہ مقصد رسید  
 کہ ہما نا این دم می نوشے ست  
 گوہر نغمہ بسے در سلک من  
 بگذر و بگذر مار از این زمان  
 فی ریاض القدس والروض الکبیر

|                              |                              |
|------------------------------|------------------------------|
| چونکه اجزا سوسه کل راجع شوند | در باره انور خود ساطع شوند   |
| میل تکمیلش شد از شاه حبیب    | بوستان را خوش کد یورش نصیب   |
| پاک کرد از وی حسن خاشاک را   | صاف کرد این گلستان پاک را    |
| بر فراز اید از مضامین مفید   | خوش رقم منسوبه حالات جدید    |
| شد و چند از بیشتر حجم کتاب   | تا مرتب شد سواد لاجواب       |
| فائده گیرند سیاحان فن        | لطفها یا بنداز سیر چین       |
| بود تا رنجیم چو در طبع نخست  | بر من آن سنت گذاری شد درست   |
| مدتی شد شاعر یارم نبود       | با سخنگوی سرور کارم نبود     |
| خامنه من وضع داری می کند     | و ده که باز آهنگ یاری می کند |
| مطلع تاریخ این طبع نوی       | در سنین هجری و در عیسوی      |
| هم فصلی و سمیت شد عیان       | با دستبیل گرامی خاطر ان      |
| از سن فیصله الف بار بگیر     | با الف باگشت از سمیت بشیر    |
| انصا ذکر ی لاریاب الجلیل     | قل ملن شاء یخذ به فی سبیل    |
| خامنه من فکر اصحاب الفلاح    | و انصح عن ذکر ارباب الصلاح   |
| ۱۶۳۱۴                        | ۶۱۹۰۹<br>۱۹۶۴ هجری           |

قطعه تاریخ از طبع بلند فکر آسمان پویند شاعر فصیح اللسان ناظم  
بلوغ البیان جناب لوی محمد تاج الدین صاحب کاکوری حج ناو

|                         |                          |
|-------------------------|--------------------------|
| این نامه بر اے طالب حق  | از سیدنا حبیب حیدر       |
| سر لایب نور انور        | در کار معارج جلیله       |
| پوشید کتاب زیور طبع     | جدا قدرش بجز بملکوت      |
| کرمی دلین در انشراح است | کین جنس یب از ان فرج است |

منقوطة زینت چیده تاریخ  
زین انصاح انتصاح است

تقریظ جناب حکیم مولوی محمد عبدالاحد صاحب صوفی ابن  
مولانا مولوی محمد حامد علی صاحب کاکوروی ثم لکھنؤوی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله تعالیٰ والصلوة والسلام علی من لم یزل شرعاً تیللاً الاصلوة والسلام علیمان صحباً واکلاً  
مختفی سبباً وکرم غنم خاندان وسطوت دودمان والاشان قلندر ریاض من الشمس واین من الشمس  
است مشاغل لطیفه که طالبان را لباس تجرید و تفرید بیاراید و میکا شفت غریبه که سالکان بهمت  
بفرزاید از خصوصیات فیضان جاذبه این طبقه عالی می انکارند و توحید و استقامت میراث این  
سلسله می شمارند منسلکان این سلسله در کثرت افکار و افکار و انماک اشغال در همه حال پیشانی باده  
پس پرده باد که درین زمان فرخنده عنوان شمع هدایت این سلسله ذکیه از ذکیه شریفه کاظمیه تریه کا کوری  
روشن و لامع ست و فیضان عام این خالواده بزرگ اعیان و اقران هر دو را جامع الحق صوفی عباد  
از صاحب اخلاق مع الاحلاق ست که در علم و عمل یک رنگ موده باشد و وجود آن گوهر شریف مجبور  
لطیف فی زمانه خاصیت کبریت احمر دارد و اما ضرورت زمانه هر کس را داعی ست به چنین فرد  
اکمل شخص افضل در سیدن و گل مقصود و برچیدن چون بیشتر مردمان سبب ترقی علوم مغربیه  
خصوصاً فلسفه جدید و گرفتار عقائد باطله و مقید اوام و مانع اندام لازم آمد که تحقیق مقامات لطیفه  
قد قیق نکات عجیب این گروه حقه که ائمه حجت رموز آسمی اند و کلیه خزینه دولت نامتناهی بطور  
نقش بند و احوال سلف صالحین و بزرگان سابقین رحمة الله علیهم جمعین بنوعی انشا پدید و کباب  
فیضان عام مصادق عند ذکر الاولیا تنزل الرحمة بکشیاید و بین نفوس قدسیه با وجود حجب مکانی  
و زمانی کشت را از امید هجران را سر سبزی و شادابی جاودانی بخشد - مژده باد که این مقصود از کتاب  
انتصالح عن ذکر اهل الصلاح که از تالیف بنیف حضرت شیخ الشیخ امام ارباب تکلیف در سوغ

بقیہ السلف حجۃ الخلف بیدۃ الواصلین قدوة السالکین الولی الاشر حضرت مولانا حافظ شاہ علی نور  
قلندر قدس سرہ العزیز الاکبر بجدول بیوست برکات مضامینش مطلوب ضمائرو انوار فیضانش مرغوب  
بصائر الحق نسبت الیہ بجناب مدوح بر صحت تائید کتاب مذکور دلیل کافی ست و خصوصیت  
اجتماع حالات ب حضرت موصوف برکے نفاست تائید برہان وافی الحمد لہ کہ خلف لہ صدق  
جناب الا یعنی حضرت رمزا گاہ مقام شناس حق جو عرفان اساس غواص بحر توحید آشناسے  
یم تجربہ جامع رموز و دقائق حقیقی و مجازی مخزن کنوز حقائق و بیان اعجاز طرازی الفرو الاکمل والاثر  
مولانا شاہ حبیب حیدر قلندر کان اسدہ ولیا و بہ حفیاً الحال بار دیگر مع اضافہ محالات جدیدہ  
و فوائد عجیبہ و نکات غریبہ صورت نقش اولین را بمصدق نور علی نور حسن و بالا بخشیدہ  
بمنصف بطبع جلوہ داد اما از انعکاس شعلہ عرفان قلوب ارباب زمانہ طور تجلی انوار حقیقت گردد  
امید کہ برکت و وسیلہ حضرت فروا کمل منظر اول از مطالعہ این رسالہ نافعہ شغشہ لعلان حقیقی  
بر جان مشتاقان پر تو اندازد کہ ذرہ ذرہ آفتاب گردد۔ آمین۔ آمین۔ آمین۔

آفتاب آمد دلیل آفتاب | اگر دلیلت بایران و روتاب |

قطعة تاریخ مصنفہ حاجی سید شریف احسن دودھی چشتی بنیر  
جناب کرامت آ ب حضرت سید شاہ قطب اعظم صاحب قدس

|  |  |
|--|--|
| شد چہ مطبوع انتصاح لاجواب بمیشال       | ہست در تعریف و ذکر عاشقان کبریا        |
| نقطہا پر نور ہر نگ دل شہر قیان         | حر فہاد در شمیم حق بین ست چمن شمس اضحا |
| بیچ و خم در کاکل صوفیست یا در سطر حروف | معنی در لفظ پہنان یا کہ را ز اولیا     |
| بے نظیر و ہمیشہ لاجواب بمیشال          | دل کشا و حق نامہ عالم افروز از ضیا     |

مصرعہ تاریخ طبعش گفت ہاقت با حبیب

فرحت دل جام ہمیشہ شمع بزم اولیا

# غلطنامه متصل عن کراکل اصلاح مع تہمتہ الايضاح فی ترجمہ اہل اصلاح

| صفحہ | سطر | غلط       | صحیح      | صفحہ | سطر | غلط       | صحیح      | صفحہ | سطر | غلط   | صحیح  |
|------|-----|-----------|-----------|------|-----|-----------|-----------|------|-----|-------|-------|
| ۳    | ۱۱  | صفت       | صفت       | ۱۲   | ۲۰  | شغب       | شعب       | ۳۲   | ۱۲  | بیاید | باید  |
| ۴    | ۱۷  | سخن       | سخن       | ۱۳   | ۱۵  | مخافظ     | مخافط     | ۱۹   | ۱۹  | قاری  | قاری  |
| ۵    | ۱۳  | فرامہ     | فرامہ     | ۱۴   | ۸   | ازکانین   | ازکانین   | ۳۳   | ۱۷  | خواجہ | خواجہ |
| ۶    | ۲۱  | لبعض      | لبعض      | ۱۴   | ۱۴  | صاحب      | صاحب      | ۳۶   | ۸   | خواہد | خواہد |
| ۷    | ۱۰  | صل        | صلی       | ۱۶   | ۵   | اندر      | انند      | ۱۱   | ۱۱  | امام  | امام  |
| ۸    | ۱۵  | طائفہ     | طائفہ     | ۱۱   | ۱۱  | منہج      | منہج      | ۳۸   | ۵   | اشناس | اشناس |
| ۹    | ۱۶  | دردور     | دردور     | ۱۷   | ۱۵  | تروہ      | تروہ      | ۳۹   | ۱۴  | موبن  | موبن  |
| ۱۰   | ۱۸  | تاجدین    | تاجدین    | ۱۸   | ۱۵  | گوپاموی   | گوپاموی   | ۴۲   | ۱۹  | بود   | بود   |
| ۱۱   | ۱۶  | باین ہم   | باین ہم   | ۲۲   | ۱۱  | دکد       | دالد      | ۴۳   | ۵   | کار   | کار   |
| ۱۲   | ۲۰  | جان       | جان       | ۲۶   | ۳   | یا        | با        | ۱۱   | ۱۱  | خوفا  | خوفا  |
| ۱۳   | ۲۱  | دچی       | دچی       | ۲۷   | ۱۱  | فرمود     | فرمود     | ۱۱   | ۱۴  | نہیب  | نہیب  |
| ۱۴   | ۶   | عجلا      | عجلا      | ۲۸   | ۶   | عبدالقادر | عبدالقادر | ۴۵   | ۱۲  | جیل   | جیل   |
| ۱۵   | ۱۶  | دہشد      | دہشد      | ۲۹   | ۱۱  | ار        | ار        | ۱۱   | ۱۸  | بشین  | بشین  |
| ۱۶   | ۱   | ردائل     | ردائل     | ۳۰   | ۱۱  | یر        | یر        | ۴۶   | ۲   | مخزم  | مخزم  |
| ۱۷   | ۱۸  | آورد      | آورد      | ۳۱   | ۱۴  | مرد       | مرد       | ۱۱   | ۵   | بمدار | بمدار |
| ۱۸   | ۲۰  | برادرزادہ | برادرزادہ | ۳۲   | ۸   | دور       | دور       | ۱۱   | ۱۹  | رہاد  | رہاد  |
| ۱۹   | ۳   | عربی      | عربی      | ۳۳   | ۵   | لوکان     | لوکان     | ۴۸   | ۱۰  | موانق | موانق |
| ۲۰   | ۸   | الانظر    | الانظر    | ۳۴   | ۶   | گرفت      | گرفت      | ۴۹   | ۱۲  | اسروہ | اسروہ |

| صفحه | سطر | غلط      | صحیح      | صفحه | سطر | غلط    | صحیح   | صفحه | سطر | غلط     | صحیح    |
|------|-----|----------|-----------|------|-----|--------|--------|------|-----|---------|---------|
| ۴۹   | ۱۳  | شبنه     | تنبلیه    | ۴۲   | ۶   | متم    | تیم    | ۹۹   | ۲۱  | سلانه   | سلانه   |
| "    | ۱۴  | هفت      | هشت       | ۴۵   | ۱۶  | سلانی  | مسلمان | ۱۰۲  | ۳   | فرمودند | فرمودند |
| ۵۰   | ۸   | گفته بود | گفته بودی | ۴۴   | ۱۰  | نخبه   | نخبه   | "    | ۵   | ارادت   | ارادت   |
| "    | ۱۹  | پیشوا    | پیشوا     | ۸۲   | ۹   | نقطه   | نقطه   | "    | ۸   | نارنج   | نارنج   |
| ۵۳   | ۵   | ابن خبان | ابن خبان  | "    | ۱۶  | فایده  | فایده  | "    | ۱۰  | گردید   | گردید   |
| "    | ۱۵  | رجلا     | رجل       | ۸۷   | ۱۵  | توشه   | توشه   | ۱۰۳  | ۱   | نباع    | اتباع   |
| "    | ۱۹  | نمادی    | نمادی     | ۸۶   | ۴   | آید    | آید    | "    | ۴   | برلوی   | برلوی   |
| ۵۲   | ۱   | هرچند    | هرچند     | ۸۴   | ۱۳  | حیفه   | خلیفه  | ۱۰۵  | ۴   | ندا     | ندا     |
| "    | ۱۹  | چهل      | چهل       | ۸۸   | ۱۱  | اجمع   | جمع    | ۱۰۶  | ۱۳  | نمادی   | نمادی   |
| "    | ۲۰  | روشان    | روشان     | "    | ۱۶  | لطاقت  | لطاقت  | ۱۰۷  | ۹   | قره     | قره     |
| ۶۰   | ۱۵  | تقولان   | تقولان    | ۸۹   | ۶   | باردشت | باردشت | "    | ۱۸  | عز      | عز      |
| ۶۳   | ۱۱  | السبحر   | السبحر    | "    | ۱۹  | بوند   | بوند   | "    | "   | لمفتو   | لمفتو   |
| ۶۵   | ۵   | دهوی     | دهوی      | ۹۵   | ۵   | یوسی   | یوسی   | ۱۱۳  | ۱   | نیاید   | نیاید   |
| "    | ۱۰  | دشمنه    | دشمنه     | "    | ۲۱  | اران   | اران   | ۱۱۴  | ۱۰  | جبال    | جبال    |
| ۶۶   | ۵   | زندنجی   | زندنجی    | ۹۶   | ۲۰  | دوم    | دوم    | ۱۱۵  | ۵   | درار    | درار    |
| "    | ۱۲  | ال       | ال        | ۹۷   | ۱   | نشدند  | نشدند  | "    | ۹   | دیرا    | دیرا    |
| ۶۷   | ۱۰  | سجری     | سجری      | "    | ۸   | خورده  | خورده  | ۱۱۹  | ۱۵  | الی     | الی     |
| ۷۱   | ۴   | خداوند   | خداوند    | ۹۸   | ۲   | جلانی  | جلانی  | ۱۲۱  | ۱۲  | دیار    | دیار    |
| ۷۳   | ۱۹  | روانقی   | روانقی    | ۹۹   | ۹   | اطاعت  | اطاعت  | ۱۲۷  | ۱۳  | داشت    | داشت    |
| ۷۴   | ۶   | حنظله    | حنظله     | "    | "   | سمع    | سمعه   | ۱۲۹  | ۷   | برنج    | برنج    |

| صفحه | سطر | غلط     | صحیح    | صفحه | سطر | غلط     | صحیح       | صفحه | سطر | غلط      | صحیح     | صفحه | سطر | غلط | صحیح |
|------|-----|---------|---------|------|-----|---------|------------|------|-----|----------|----------|------|-----|-----|------|
| ۱۲۹  | ۸   | فزا     | فرا     | ۱۲۸  | ۱۳  | بملکها  | یلکها      | ۱۶۹  | ۱۱  | عنه      | عنه میرد |      |     |     |      |
| "    | ۱۷  | سارت    | سارت    | "    | ۱۷  | حامل    | حائل       | ۱۷۱  | ۴   | صاخراوه  | صاخزاده  |      |     |     |      |
| ۱۳۱  | ۲۱  | روسم    | مراسم   | ۱۲۹  | ۱   | ایهاها  | ایهاها     | ۱۷۷  | ۷   | ومی را   | رادی     |      |     |     |      |
| ۱۳۵  | ۱۱  | اجوی    | اجوی    | "    | ۱۷  | ذکه     | ذکر        | "    | ۹   | تخیر     | تخیر     |      |     |     |      |
| ۱۳۶  | ۲۱  | پیری    | پیری    | ۱۵۱  | ۱۶  | یاخذ    | باخذ       | ۱۷۸  | ۱۷  | وما      | وما      |      |     |     |      |
| ۱۳۷  | ۱۲  | مجانبت  | مجانبت  | ۱۵۵  | ۲۱  | مغفی    | مغفی       | ۱۸۱  | ۱   | اشمای    | اشمای    |      |     |     |      |
| ۱۳۸  | ۹   | همیدون  | همیدون  | ۱۵۶  | ۵   | راه رست | در راه است | ۱۸۷  | ۱۵  | سسته چری | سسته چری |      |     |     |      |
| "    | ۱۳  | سعدیه   | سعدیه   | "    | ۷   | خلادولا | خلادولا    | ۱۹۰  | ۲   | سسته چری | سسته چری |      |     |     |      |
| "    | ۱۵  | سطونی   | شطونونی | ۱۵۹  | ۱۵  | الیاس   | الباس      | "    | ۱۳  | اقوام    | اقوم     |      |     |     |      |
| ۱۳۹  | ۴   | حموی    | حموی    | ۱۶۰  | ۱۳  | رعلیه   | علیه       | "    | ۱۷  | آیاب     | ایاب     |      |     |     |      |
| "    | ۱۲  | نیاجی   | نیاجی   | ۱۶۲  | ۱۲  | مازار   | بازار      | ۱۹۲  | ۱۲  | اخبار    | اخبار    |      |     |     |      |
| ۱۴۰  | ۱۳  | حط      | حط      | ۱۶۲  | ۲   | قواصده  | قواصده     | ۱۹۵  | ۱۰  | گراکیده  | گراکیده  |      |     |     |      |
| ۱۴۱  | ۱۶  | نالیعی  | نالیعی  | "    | ۵   | رداده   | رداده      | ۲۰۰  | ۱۶  | اقبس     | اقبس     |      |     |     |      |
| ۱۴۲  | ۴   | همدان   | همدان   | ۱۶۲  | ۱   | فی تته  | فی ترجمه   | ۲۰۱  | ۱۳  | ذکر      | فکر      |      |     |     |      |
| ۱۴۳  | ۱۶  | بشرحانی | بشرحانی | "    | "   | الانصاح | الانصاح    | "    | ۱۲  | فکر      | فکر      |      |     |     |      |
| "    | ۸   | اسمان   | اسمان   | "    | ۷   | وحی     | وحی        | ۲۰۲  | ۱   | یادگر    | یادگار   |      |     |     |      |
| ۱۴۵  | ۷   | یا      | با      | "    | "   | فی تته  | فی ترجمه   | ۲۰۳  | ۱۲  | ذکر      | ذکر      |      |     |     |      |
| ۱۴۶  | ۱۹  | اد      | او      | ۱۶۶  | ۲۰  | الانصاح | الانصاح    | ۲۰۵  | ۴   | دورنکرده | دورنکرده |      |     |     |      |
| ۱۴۷  | ۲۱  | صلوت    | صلوت    | ۱۶۹  | ۱۰  | فخاندان | فخاندان    | ۲۱۰  | ۱۹  | کزدی     | کزدی     |      |     |     |      |

تمت





## مختصر فہرست کتاب صحیح المطابع آسی پریس لکھنؤ

| قیمت | نام کتاب                          | قیمت | نام کتاب                         | قیمت | نام کتاب                   |
|------|-----------------------------------|------|----------------------------------|------|----------------------------|
| ۱۲   | حقیقی ترقی                        | ۱۲   | فتح المبین مع تہذیب البیان وغیرہ | ۱۲   | حدیث شریف                  |
| ۱    | القول الصواب فی تحقیق مسئلہ کجباب | ۱۲   | نصرۃ المحدثین مع حیاتہ المقلدین  | ۱۲   | مسند امام عظیم مع شرح      |
| ۱۲   | تذکرۃ احکام                       | ۱۲   | نصرۃ المقلدین مع جامع الشواہد    | ۱۲   | تمسیق النظام بر حاشیہ      |
| ۱۲   | مسند خیالی                        | ۱۲   | تقریر بالمعقزی                   | ۱۲   | مشکوۃ شریف                 |
| ۱۲   | علم اخلاق و تصحیح معاملات         | ۱۲   | وہابی نامہ                       | ۱۲   | بعض الناس                  |
| ۱۲   | محاسن الابرار مترجم عربی          | ۱۲   | دیوان حقیقی                      | ۱۲   | انجاء السؤل                |
| ۱۲   | مع ترجمہ اردو                     | ۱۲   | تاریخ                            | ۱۲   | علم ادب                    |
| ۱۲   | صفائی حاشیہ اور مسائل کمال اردو   | ۱۲   | البدیان المہجری کشف المستعجم     | ۱۲   | الطریف للادیب الطریف       |
| ۱۲   | ناول اردو                         | ۱۲   | الزلزال                          | ۱۲   | المنطوق المعرفۃ الفروق     |
| ۱۲   | فلورافلورنڈا                      | ۱۲   | آئینہ اودھ                       | ۱۲   | سفینۃ البلاء               |
| ۱۲   | پر قضا                            | ۱۲   | درسیات صرف و نحو عربی فارسی      | ۱۲   | مظہر الفوائد               |
| ۱۲   | عزیز ہند                          | ۱۲   | مجموعہ میزان و شعبہ کجاشی جدیدہ  | ۱۲   | زینۃ الدہانہ بالعزیزۃ      |
| ۱۲   | تعلیم خوشنویسی                    | ۱۲   | صرف میر مع رسالہ اصول جموں       | ۱۲   | الدر النضید فی غرر الفہرید |
| ۱۲   | مرقع نگارین                       | ۱۲   | مصباح                            | ۱۲   | تحریر الطالب بحصول الآداب  |
| ۱۲   | تعلیم النسخ                       | ۱۲   | مجموعہ نوید                      | ۱۲   | مجلة الادیب الحاجۃ السندیہ |
| ۱۲   | پارہ ہای قرآن شریف و اعیہ و اوردو | ۱۲   | مفصل                             | ۱۲   | جاستان                     |
| ۱۲   | پارہ عم                           | ۱۲   | شرح مائتہ عال                    | ۱۲   | علم منطق بطرز جدید         |
| ۱۲   | جرب الاعظم                        | ۱۲   | کافیہ                            | ۱۲   | المنطق الجدید              |
| ۱۲   | قصیدہ مضربہ                       | ۱۲   | ہدایۃ النحوی                     | ۱۲   | سہاج المہراج               |
| ۱۲   | مجموعہ منطق                       | ۱۲   | شرح جامی مع حاشیہ مفیدہ          | ۱۲   | شرح مرقاة                  |
| ۱۲   | صغیر کتب ایساغوجی میزان منطق      | ۱۲   | شرح اشعر عصام اسفرائینی          | ۱۲   | فقہ اصول فقہ عقائد         |
| ۱۲   | تہذیب جدول اشکال اربعہ            | ۱۲   | تہذیب کتب                        | ۱۲   | مقدمۃ الہدایہ              |
| ۱۲   | شرح انضابطہ مختصر المہذب ان       | ۱۲   | اردو فارسی کی دیکھپ کتابین       | ۱۲   | حسامی مع تعلیق حامی        |
| ۱۲   | رسالہ تعریف الالہیہ و قال قول     | ۱۲   | اصلاح ترجمہ دہلویہ               | ۱۲   | عقائد ششیہ                 |
| ۱۲   | اسکو فاصل ستام سے طبع کیا ہے      | ۱۲   | ذخیر المعارف                     | ۱۲   | فہرست الفاضل و حساب        |
| ۱۲   | مجلۃ البیان                       | ۱۲   | شجرۃ الامم عظیم                  | ۱۲   | وجیز                       |
| ۱۲   | بابت سال دوم                      | ۱۲   | ارژنگ حضور                       | ۱۲   | حسابا بیبرا                |
| ۱۲   | بابت سال سوم                      | ۱۲   | مثنوی ید بیضا                    | ۱۲   | قصوف                       |
| ۱۲   | بابت سال چہارم                    | ۱۲   | تواریخ نامہ                      | ۱۲   | کشف الرموز                 |
| ۱۲   | بابت سال پنجم                     | ۱۲   | مسند فاروقی                      | ۱۲   | مناظرہ و مباحثہ مذہبی      |



ف ۹۲.

CALL No. { ۹۲. ACC. No. ۱۳۵۹۲

AUTHOR شاه حبیب حبیب قلندر

Class No. ۹۲. Acc. No. ۱۳۵۹۲ انتہا

Book No. ۱۱۱

Author شاه حبیب حبیب قلندر

Title انتہا عن ذریعہ اصلاح

TIME

| Borrower's No. | Issue Date | Borrower's No. | Issue Date |
|----------------|------------|----------------|------------|
|                |            |                |            |
|                |            |                |            |
|                |            |                |            |
|                |            |                |            |
|                |            |                |            |
|                |            |                |            |
|                |            |                |            |
|                |            |                |            |



## MAULANA AZAD LIBRARY ALIGARH MUSLIM UNIVERSITY

### RULES:—

1. The book must be returned on the date stamped above.
2. A fine of Re. 1-00 per volume per day shall be charged for text-books and 10 Paise per volume per day for general books kept over - due.

